معراجِ تخیل



آل انڈیا اعلیٰ حضرت تاج الفحول اکیڈمی بدایوں شریف

هو القادر

معراجِ تخیل

کلام مبارک

تاجدار اہل سنت حضرت الشیخ عبد الحمید محمد سالم القادری بدایونی مدظلہ العالی

ناشر

تاج الفحول اکیڈمی، مولوی محلّہ، بدایوں شریف

سلسلۂ مطبوعات ( )

نام کتاب: معراجِ تخیل

کلام مبارک: تاجدار اہل سنت عبدالحمید محمد سالم قادری مدظلہ العالی

طبع اول: جمادی الاخریٰ ۱۴۱۹ھ مطابق اکتوبر ۱۹۹۸ء

(بموقع عرس صد سالہ اعلیٰ حضرت تاج الفحول قادری بدایونی قدس سرہ)

طبع دوم: شعبان ۱۴۴۰ھ/اپریل ۲۰۱۹ء

Publisher

TAJUL FUHOOL ACADEMY

(A Unit of Qadri Majeedi Trust)

Madrsa Alia Qadria, Maulvi Mohalla, Budaun-243601 (U.P.) India

Mob.: +91-9897503199, +91-9358563720

E-Mail: contact@qadri.info, Website: www.qadri.info

Distributor

Maktaba Jam-e-Noor

422, Matia Mahal, Jama Masjid, Delhi-6

Phone : 011-23281418

Mob. : 0091-9313783691

Distributor

Khwaja Book Depot.

Matia Mahal,

Jama Masjid, Delhi-6

Mob. : 0091-9313086318

عرضِ ناشر

آج سے ۶؍سال قبل تاج الفحول اکیڈمی نے اپنی اشاعتی خدمات کا آغاز کرتے ہوئے حضور صاحب سجادہ کا نعتیہ ومنقبتیہ کلام ''نوائے سروش'' کے نام سے پہلی مرتبہ شائع کیا تھا۔ چوں کہ حضرت کا کلام مختلف نعت خوانوں کے پاس مختلف شہروں میں منتشر تھا، اس لیے اس وقت جتنا بھی کلام دستیاب ہوسکا شائع کردیا گیا۔ اس کے بعد اراکین اکیڈمی نے لوگوں سے رابطہ کرکے کلام کو جمع کرنا شروع کیا اور اب اس کلام کو جدید ترتیب کے ساتھ ''معراجِ تخیل'' کے نام سے اہل محبت کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔

چوں کہ اس دوران ''نوائے سروش'' کا پہلا ایڈیشن ختم ہوگیا تھا اور دوسرے ایڈیشن کے لیے لوگوں کا مسلسل اصرار ہورہا تھا، بایں وجہ اس مجموعہ میں وہ کلام بھی شامل کرلیا گیا ہے جو نوائے سروش میں شائع ہوچکا ہے۔ اب بھی بہت سا کلام منتشر ہے ان شاء اللہ اسے بھی بہت جلد منظر عام پر لایا جائے گا۔

تاج الفحول اکیڈمی، اعلیٰ حضرت تاج الفحول کے سو سالہ عرس کے موقع پر اہل ارادت و محبت کی خدمت میں یہ مبارک مجموعہ پیش کرتے ہوئے فخر محسوس کررہی ہے۔

محمد عبد القیوم قادری
جنرل سیکریٹری تاج الفحول اکیڈمی
بدایوں

احوال واقعی

خادم آستانہ اور مہتمم مدرسہ حافظ عبدالقیوم صاحب قادری سلّمہٗ نے مجھے بتایا کہ اراکین ''تاج الفحول اکیڈمی'' فقیر کی تک بندیوں کو دوبارہ منظر عام پر لانا چاہتے ہیں۔ اپنی کم مائیگی جب ایک دفعہ ظاہر ہو ہی گئی تو اب اس کو چھپانا بے کار ہے، لہٰذا کہہ دیا چھپوالیں۔ باوجود اپنی نااہلی کے فقیر کا پختہ خیال ہے کہ ؎

جو اک حرف بھی ان کو آئے پسند
تو سمجھو ہوئی ساری محنت وصول

یہ تو اپنی جگہ ایک حقیقت ہے کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت اور خاصان خدا کی منقبت کا حق ہم سے ادا نہیں ہوسکتا۔ مگر اتنا تو ہے کہ اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیا اللہ قدست اسرارہم سے وابستگی کا اظہار ہوتا ہے۔ من احبَّ شیا اکثرَ ذکرَہٗ اور خلوص ومحبت سے ان کا ذکر کرنا دنیا و آخرت میں ان کے غلاموں میں شمار کیے جانے کے قابل اور اجر کا مستحق بنائے گا۔

مجھے عرس مقتدری شریف کے موقع پر بزم منظور کے طرحی مشاعرے میں پڑھا گیا ایک شعر بے اختیار یاد آگیا، شاعر کا نام بھول رہا ہوں ؎

ہم اپنی کوششیں کیوں چھوڑیں یہ سوچ کر یارو
ادا حقِ ثنا ان کا کسی سے ہو نہیں سکتا

فقیر سالم قادری

۱۶/ جمادی الثانی ۱۴۱۹ھ

۸/ اکتوبر ۱۹۹۸ء

یہ نصیب

کس قدر خوش نصیب ہیں حضرت سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کے لیے مسجد نبوی شریف میں ممبر بچھایا گیا اور آپ نے اس پر بیٹھ کر بارگاہ رسالت مآب میں نذرانۂ عقیدت پیش کیا۔ اور سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہو کر ان کو دعا سے نوازا، اللّٰھم ایّدہ بروحِ القُدس.

واحسنُ منکَ لم ترَقطُّ عَینی

واجملُ منکَ لم تَلدِالنساء

اور امام بوصیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جن کو فالج ہو گیا، اسی حالت میں قصیدہ بردہ شریف نظم کیا۔ شب میں بحالت خواب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کرم فرما کر قصیدہ سماعت فرمایا، مسرور ہو کر چادر مبارک عطا فرمائی، دعا دی، مفلوج جسم پر دست مبارک پھیرا۔ آنکھ کھلی تو گھر خوشبو سے معطر تھا، چادر مبارک موجود تھی اور بیماری کا نام ونشان بھی نہ تھا ۔

محمد سیّدُ الکونینِ والثَّقَلینِ

والفَرِیقَینِ من عُرب ومن عَجم

☆☆☆

نذر

به دربار نبی الانبیا صلی اللّٰہ علیہ وسلم

و

بحضور ولی الاولیاء قدس سرہ

سلام آپ پر آپ کی آل پر

سلام آپ کے وارث حال پر

بہ وسیلۂ پیرانِ عظام (**قدست اسرارھم**)

شیخ المشائخ حضور قادری دولہا،

سرکار صاحب الاقتدار،

اعلیٰ حضرت تاج الفحول فقیر نواز،

حضور سیف اللہ المسلول،

قدوۃ العارفین حضور شاہ عین الحق عبد المجید

گر قبول اُفتدز ہے عزّ و شرف

فقیر سالم قادری

اعتراف

محقق علی الاطلاق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدِّس سرُّہ نے برصغیر میں عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بھولا ہوا سبق مسلمانوں کو یاد دلایا۔ بدعقیدگی کے طوفان میں خوش عقیدگی کی شمع کو فروزاں رکھا اور رہنمائی کا حق ادا کرتے ہوئے بتادیا ۔

اگر خیریتِ دُنیا و عقبیٰ آرزو داری
بدرگاہش بیا و ہرچہ می خواہی غنا کن

بے شک برصغیر میں آپ اسلام کو تازگی بخشنے والے اور مسلمانوں کے امام و رہنما ہیں۔

فجزاہ اللہ عن الاسلام والمسلمین خیرالجزاء

فقیر سالم قادری

هوالقادر

شرفِ انتساب

عاشقانِ رسول کے علمبردار صوفی شاعر

سیدنا ابن الفارض قدس سرہ

کے نام

جن کا یہ شعر گنگناؤ تو نیا لطف آتا ہے

يُحْشِرُ الْعَاشِقُوْنَ تَحتَ لِوائی

وَجَمِيْعُ المِلاح تحتَ لِواکَ

فقیر سالم قادری

تمنّا

حضور سیف اللہ المسلول قُــدِّسَ سِــرُّہٗ کے دامنِ کرم سے وابستہ مشہور نعت گو شاعر حضرت شہیدی علیہ الرحمۃ کے الفاظ میں فقیر کی بھی یہی آرزو ہے ۔

تمنا ہے درختوں پر ترے روضے کی جا بیٹھے
قفس جس وقت ٹوٹے طائر رُوحِ مقیّد کا

آمین، اللّٰھُمّ آمین، بحق طٰهٰ یٰسین ،وآلہٖ الطیّبین واصحابه الطاهرین وبجاه وارثِ حاله الامین المکین.

فقیر سالم قادری

عرضِ فقیر

فقیر اس حقیقت کے اعتراف میں کوئی باک محسوس نہیں کرتا کہ فقیر شاعر نہیں ہے۔ فنی رموز و غوامض ہی سے واقفیت ہے، نہ زبان و بیان پر قدرت۔ یہ ضرور ہے کہ طیبہ مطیبہ **علیٰ صاحبھا الف الف تحیّۃ**، دارالسلام بغداد المحمیۃ اور آستانہ ہائے پیرانِ عظام کے سلسلے میں بے اختیار اشعارِ نعت و منقبت زبان پر جاری ہو جاتے ہیں اور اس کو میں ان حضرات کا کرم ہی سمجھتا ہوں۔ ورنہ تجربہ ہے کہ بعض مواقع پر باوجود کوشش کے اور دماغ پر زور ڈالنے کے شعر کہنے میں کامیابی نہیں ہوتی۔ بقول نور القادری ؎

وہ کہلوائیں تو اے نوؔر نعت ہوتی ہے
نہیں تو شعر بھی ہوتا نہیں مہینوں میں

یہی وجہ ہے کہ نہ اس کلام کو محفوظ رکھنے کی کوشش کی گئی اور نہ ہی ذہن کے کسی گوشہ میں یہ تصور موجود تھا کہ کبھی یہ کلام شائع بھی ہو سکتا ہے۔ تقریباً تمام ہی کلام مختلف نعت خواں حضرات کے پاس بمبئی، پونہ، جنیر، حیدرآباد، اورنگ آباد، منگلور اور ناگپور وغیرہ میں منتشر ہیں۔ چند غزلیں حافظ عبدالقیوم سلّمہٗ کے پاس موجود تھیں۔ مولوی محمد حنیف صاحب سلمہ اور اراکین "اعلیٰ حضرت تاج الفحول اکیڈمی" نے حافظ صاحب سے مل کر جو غزلیات ان کے پاس تھیں وہ حاصل کر لیں۔ پھر اہل محبت کا یہ قافلہ فقیر کے پاس طباعت کی اجازت لینے کو آیا۔ ہر چند ان کو سمجھایا کہ یہ دل کی آواز ہے شاعری نہیں۔ پتہ نہیں فنی اعتبار سے کیا کچھ خامیاں ہوں گی اور زبان و بیان کے اعتبار سے کتنی غلطیاں، بقول شخصے ؎

نالہ پابند نے نہیں ہے
فریاد کی کوئی لے نہیں ہے

یہ تو بس پیرانِ عظام کے آستانوں اور مخصوص محافل میلاد شریف اور اعراسِ مبارکہ میں

پڑھنے اور سننے کے لیے ٹھیک ہے، مگر نہ ماننا تھا نہ مانے،

عشق سب کچھ ہے مگر منطق نہیں

بالآخر اپنے پیاروں کے آگے فقیر کو ہی ہتھیار ڈالنا پڑے۔ بقول انیس ؎

خیال خاطر احباب چاہیے ہر دم
انیسؔ ٹھیس نہ لگ جائے آبگینوں کو

اہل نقد ونظر اور زباں داں حضرات کی خدمت میں گزارش ہے کہ ان جذبات کو فنی ولسانی پیمانوں سے ناپنے کی کوشش نہ کریں تو فقیر پر کرم ہوگا۔ اور اہل دل بزرگوں سے درخواست ہے کہ فقیر کو دُعاؤں سے نوازیں اور کوئی غلطی محسوس ہو تو بے تکلف مطلع فرمائیں۔ اس نوازش کے لیے فقیر ممنون و متشکر ہوگا۔

نعت گوئی اور نعت خوانی بہت بڑا اعزاز بھی ہے اور بہت بڑا امتحان بھی۔ بھلا اس بلندی کا ذہنِ انسانی کیا ادراک کرسکتا ہے کہ خود خالقِ کائنات جل جلالہٗ کے مقدس کلام میں نعت موجود ہے۔ بھائی ہلالؔی مرحوم نے کیا خوب کہا ہے ؎

ہم کیا لکھیں گے نعت رسالت مآب میں
نعت نبی لکھی ہے خدا کی کتاب میں

اور اعزاز کی یہ معراج کمال کہ مسجد نبوی شریف میں آنحضور علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کے حکم سے کرسی پر بیٹھ کر نغمہ سرائی کرنا اور نبی امی فداہ ابی و امی کی خوشنودی اور دُعائیں حاصل کرنا ایک نعت گو اور نعت خواں ہی کی قسمت میں تھی، رضی اللہ عنہ۔ امام وقت اعلیٰ حضرت تاج الفحول قدس سرہٗ کا واقعہ یاد آیا کہ فارم کی خانہ پُری کرتے وقت مردم شماری کے کارکنوں نے دریافت کیا کہ پیشے کے خانے میں کیا لکھا جائے؟ فرمایا: ''نعت خواں'' لکھ دو۔

وہیں دوسری طرف نعت کہنا حقیقت میں پُل صراط پر چلنے سے زیادہ سخت ہے۔ اگرچہ علامہ بوصیری علیہ الرحمۃ نے بہت اچھا اصول بیان فرمادیا ہے کہ ؎

دع ما ادّعتہ النّصاریٰ فی نبیّھم

مگراس منزل سے کامیابی کے ساتھ گزر جانا ہر کس و ناکس کے بس کی بات نہیں ۔

بر کفے جامِ شریعت بر کفے سندان عشق
ہر ہو سنا کے نہ داند جام و صہبا باختن

اور بقول برادرم مولانا انور چشتی سلّمہٗ ۔

خدا کہہ دیں تو مشرک ہوں جدا کہہ دیں تو مجرم ہوں
یہاں تو صرف توفیق خداوندی اور رحمۃ للعالمین کی رحمت ہی کام آتی ہے ۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست

ربِ مقتدر و قدیر ان ''نعت خوانوں'' کے صدقے میں یہ ٹوٹے پھوٹے الفاظ اور تُک بندیاں قبول فرمالے اور جو کچھ غلطی اور خامی ہو اس کو اپنے فضل و کرم سے اپنے حبیب رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں اور نعت خوانانِ رسول کے طفیل میں معاف فرمائے اور انہی نعت خوانوں کا دامن تھامے ہوئے محشر میں ہم اپنے رب کے سامنے حاضر ہوں اور وہاں بھی نعت پڑھیں ۔ بقول فلکؔ مرحوم ۔

موقع اگر ملا تو پڑھوں گا ادب کے ساتھ
نعت رسولِ پاک خدا کی جناب میں

اِن شاءاللہ تعالیٰ

فقیر سالکؔ قادری

اشاریہ

☆ **سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ:**

شیخ الکل، شاہ اولیا، وارث حال، باز اشہب، غوث، محبوب سبحانی

☆ **حضرت سیدنا بہاء الدین شطاری انصاری دولت آبادی:**

امام الاولیا

☆ **صاحب البرکات سیدنا شاہ برکت اللہ مارہروی:**

عشقی، پیمی

☆ **حضور شمس الدین ابوالفضل آل احمد مارہروی:**

اچھے، اچھے میاں، اچھے صاحب، شمس مارہرہ، شمس دیں

☆ **حضرت مولانا شاہ عین الحق عبدالمجید قادری بدایونی:**

عین حق، عین الحق

☆ **سیف اللہ المسلول سیدنا شاہ فضل رسول قادری بدایونی:**

معین الحق، مست، مست ساقی

☆ **حضرت مولانا شاہ مظہر حق عبدالقادر بدایونی:**

اعلیٰ حضرت، تاج الفحول، فقیر، فقیر قادری، فقیر نواز، فقیر غوث، محب رسول

☆ **حضرت مولانا شاہ عبدالمقتدر مطیع الرسول قادری بدایونی:**

سرکار، صاحب الاقتدار، محبوب حق، غلام پیر، خاک نشین، خاک نشین در غوث، مقتدر آقا

☆ **حضرت مولانا شاہ عاشق الرسول عبدالقدیر قادری بدایونی:**

محبوب غوث، قادری دولھا، عاشق، مفتیٔ اعظم، پیر، مرشد

☆ **آستانۂ عالیہ قادریہ بدایوں شریف:**

درگاہ، درگاہِ قادری، درگاہِ مجیدی۔

هُوَ المُقتَدِرُ

صاف آتا ہے نظر گنبدِ خضریٰ مجھ کو

تاج اور تخت نہیں چاہیے حاشا مجھ کو
دے مدینے کی گدائی مرے مولا مجھ کو

کہہ دیا جب مرے سرکار نے اپنا مجھ کو
فکر دنیا ہے نہ اب کچھ غم عقبیٰ مجھ کو

دے دے وہ آنکھ خدا وند تعالیٰ مجھ کو
جو دکھائے ترے جوبن کا تماشا مجھ کو

میری بالیں پہ دمِ نزع جو آجائیں حضور
عید سے بڑھ کے ہو پھر تو مرا مرنا مجھ کو

ہر گھڑی پاس میں سامانِ سفر رکھتا ہوں
جانے کس وقت بلالیں مرے آقا مجھ کو

جس نے دی ہے مرے اجداد کو ہر اک نعمت
ہاں اسی آقا سے اب لینا ہے حصہ مجھ کو

غوثِ اعظم بمنِ بے سر و ساماں مدد دے
تنگ کرتے ہیں بہت اب مرے اعدا مجھ کو

میرے حامی ہیں شہِ سنجر و بغداد و نجف
سوچ کر گردشِ وقت آنکھ دکھانا مجھ کو

لاکھ دیکھا کرے دنیا مجھے بد نظروں سے
پیار سے دیکھتے ہیں قادری دولہا مجھ کو

اپنا پیالہ مجھے دنیا میں پلایا جس نے
دے وہی حشر میں کوثر بھی خدایا مجھ کو

کیسا در ہے مرے مُرشد کا جہاں سے سالمؔ
صاف آتا ہے نظر گنبدِ خضریٰ مجھ کو

☆☆☆

خدا والے محمد مصطفیٰ کی بات کرتے ہیں

نبی کے چاہنے والے خدا کی بات کرتے ہیں
خدا والے محمد مصطفیٰ کی بات کرتے ہیں

کسی کے کاکل و رُخسار ہوتے ہیں تصور میں
ہم واللیل کی یا والضحیٰ کی بات کرتے ہیں

تکلم کی، تبسم کی، عطا کی، غم گساری کی
مزے لے لے کے ہم ہر ہر ادا کی بات کرتے ہیں

کریں کیا بات دُنیا کے حسینوں، مہ جبینوں کی
جو کرتے ہیں تو محبوبِ خدا کی بات کرتے ہیں

اِدھر لب سے دعا نکلی اُدھر گھر سے عمر نکلے
اثر کہیے جسے ہم اس دعا کی بات کرتے ہیں

جو نکلے وہ کلام حق سنیں تو جی اُٹھیں مردے
ہم ایسے اک لب معجز نما کی بات کرتے ہیں

صراطِ مستقیم ان کو ہی ملتی ہے بحکم رب
جو رہرو مصطفیٰ کے نقش پا کی بات کرتے ہیں

ستائیں گی بھلا کیا مشکلاتِ دو جہاں ان کو
جو اُٹھتے بیٹھتے مشکل کشا کی بات کرتے ہیں

جہاں میں جس قدر بھی پیکر صبر و رضا پائے
وہ سب کے سب شہ کرب و بلا کی بات کرتے ہیں

تجربہ ہے کہ پہنچاتے ہیں طوفاں ان کو ساحل پر
جو طوفانوں میں غوث دوسرا کی بات کرتے ہیں

اگر پوچھے کوئی جنگل میں منگل کس کو کہتے ہیں
تو ہم عرس امام الاولیا کی بات کرتے ہیں

کوئی جب شاعروں کی بات کرتا ہے تو ہم اپنے
ولی و لطف و میخوار و ضیا کی بات کرتے ہیں

چھڑے گر بات پیرانِ زمانہ کی تو ہم سالم
شہ عبدالقدیر با صفا کی بات کرتے ہیں

☆☆☆

مئے حُبّ نبی سے جس کا دل سرشار ہوتا ہے

مئے حُبّ نبی سے جس کا دل سرشار ہوتا ہے
ہمیشہ موردِ لطفِ شہِ ابرار ہوتا ہے
وہ پیارا ہے خدا کا جس کو ان سے پیار ہوتا ہے
جو دشمن ہے نبی کا وہ ذلیل و خوار ہوتا ہے
جو کچھ بھی آپ فرمائیں وہ فرمانِ الٰہی ہے
خدا کا حکم حکم احمد مختار ہوتا ہے
بوقت مرگ عاشق کی محبت کا ٹھکانہ کیا
سنا ہے قبر میں سرکار کا دیدار ہوتا ہے
ہزاروں مشکلیں ہوں، سخت کیسے ہی مراحل ہوں
زباں پر ان کا نام آتے ہی بیڑا پار ہوتا ہے
کرم ہے مجھ پہ سرکارِ دو عالم کا بحمداللہ
جب ہی ناکام مجھ پر ہر عدو کا وار ہوتا ہے
جو عاصی آ گیا ہے آپ کے دربار عالی میں
شفاعت کا بزورِ حشر وہ حق دار ہوتا ہے
بلایا ہے مرے آقا نے پھر مجھ کو مدینے میں
عطا سرکار سے کیا دیکھئے اس بار ہوتا ہے
کرم جس پر بھی ہو جائے مرے سرکار کا سالمؔ
اُسے دونوں جہاں میں اور کیا درکار ہوتا ہے

☆☆☆

تمہاری دید ہے اللہ کا دیدار کیا کہنا

تمہاری شان کا اے سید ابرار کیا کہنا
مرے آقا مرے مولا مرے سردار کیا کہنا
نہیں ہے حاجتِ جام و سبو کچھ ان کے مستوں کو
نظر سے ساقیٔ کوثر کی ہیں سرشار کیا کہنا
نظر گر خواب میں آئے شہِ لولاک کا جلوہ
تو سمجھو بختِ خفتہ ہو گیا بیدار کیا کہنا
کوئی پہنچا ہے کب عرشِ معلیٰ تک بایں شوکت
یہ ہے مخصوص اوجِ احمد مختار کیا کہنا
تمہارا ہی یدِ اقدس خدا کا دستِ قدرت ہے
تمہاری دید ہے اللہ کا دیدار کیا کہنا
کرم یوں تو ہمیشہ ہی مرے سرکار کرتے ہیں
مگر اکرام کی کیا شان ہے اس بار کیا کہنا
شہِ بغداد کی جس پر نگاہِ لطف ہوتی ہے
رسول اللہ کا حاصل ہے اس کو پیار کیا کہنا
نمازِ صبح کے سجدے میں وصلِ حق سے ظاہر ہے
کمالِ شانِ عبدیت مرے سرکار کیا کہنا
حضور عاشق شاہِ رسل کے دستِ اقدس سے
ملے ہیں ہم کو کاسات وصالِ یار کیا کہنا
جہاں سالم گدا سب نعمتِ دارین پاتے ہیں
وہ ہے اللہ کے محبوب کا دربار کیا کہنا

مدینہ ہے ہم میں مدینے میں ہم ہیں

لیے داغ اُلفت کا سینے میں ہم ہیں
مدینہ ہے ہم میں مدینے میں ہم ہیں

نبی کا مدینہ نبی کا مہینہ
مدینے میں کیسے مہینے میں ہم ہیں

یہ کہتے ہیں جھولی کو بھر بھر کے منگتا
بڑے برکتوں کے خزینے میں ہم ہیں

جسے کہتے ہیں رحمتوں کا خزینہ
مدینہ ہے وہ اس خزینے میں ہم ہیں

پلاتے ہیں جی بھر کے ساقیٔ کوثر
تو مصروف جی بھر کے پینے میں ہم ہیں

نگہبان ہیں جس کے غوثِ دو عالم
بفضلِ خدا اس سفینے میں ہم ہیں

کبھی غوثِ اعظم کے در پر ہیں سالمؔ
کبھی دیکھئے تو مدینے میں ہم ہیں

☆☆☆

آئے ہیں ہم گنبدِ خضریٰ کا منظر دیکھ کر

کیا مزہ آئے ہمیں رضواں ترا گھر دیکھ کر
آئے ہیں ہم گنبدِ خضریٰ کا منظر دیکھ کر

شاد ہیں حاجی تو وہ دربارِ اطہر دیکھ کر
رشک آتا ہے ہمیں ان کا مقدر دیکھ کر

سر ہے یہ سردار کا اونچا اسے رب نے کیا
بولے قدسی نیزے پہ شبیر کا سر دیکھ کر

گردنیں خم ہوگئیں ان کے قدم کے سامنے
گردن غوث الوریٰ پر پائے سرور دیکھ کر

زائرینِ خواجہ اجمیر کہتے ہیں تمام
آئے ہم اجمیر سے طیبہ کا منظر دیکھ کر

اتنا آیا پیار رحمت کو کہ واصل کر لیا
مقتدر آقا کا میرے سجدے میں سر دیکھ کر

تو تو خود کچھ بھی نہیں سالم یہ ہے ان کا کرم
ہوتے ہیں خوش غوث تجھ کو اپنے در پر دیکھ کر

☆☆☆

آ گیا اب تو بلاوا آ گیا

مژدۂ جانِ تمنا آ گیا
یعنی طیبہ سے بلاوا آ گیا
اللہ اللہ مجھ کو بلوائیں حضور
اوج پر قسمت کا تارا آ گیا
جس گھڑی پہنچے مدینے میں حضور
شور تھا مالک ہمارا آ گیا
جب گنہگاروں کو دیکھا حشر میں
جوش پر رحمت کا دریا آ گیا
ان کے عاشق مست و بیخود ہو گئے
جب خیالِ روئے زیبا آ گیا
المدد غوث اعظم المدد
ہم کو تو بس یہ وظیفہ آ گیا
ہاتھ میں ہے دامنِ عبدالقدیر
کام اپنے یہ وسیلہ آ گیا
کیوں نہ خوش ہوں میکشانِ قادری
موسمِ صہبا و مینا آ گیا
ایک مدت تک رہے ہم تشنہ لب
اب تو پینے کا زمانہ آ گیا
چل دیئے سالکم مدینے چل دیئے
آ گیا اب تو بلاوا آ گیا

مجھے اللہ کے محبوب بھی اپنا سمجھتے ہیں

بتائیں کیا رسول اللہ کو ہم کیا سمجھتے ہیں
خدا کے بعد ان کی ذات کو یکتا سمجھتے ہیں

انھیں بندہ سمجھتے ہیں مگر ایسا سمجھتے ہیں
خدا کا بندہ بندوں کا انھیں آقا سمجھتے ہیں

خدا ہے مالک کل اور وہ محبوبِ خدا ٹھہرے
جبھی ہم ان کو کل کا مالک و مولا سمجھتے ہیں

زمانے بھر میں جتنے علم ہیں ان سب کو اہل دل
نبی کے علم کے دریا کا اک قطرہ سمجھتے ہیں

الٰہی گنبد خضریٰ دکھا دے ہم کو جیتے جی
جسے عشاق حضرت کعبے کا کعبہ سمجھتے ہیں

اگر ہمت ہے اے خورشید محشر ڈھونڈ لے ان کو
جو دامانِ نبی کو مامن و ملجا سمجھتے ہیں

شہِ عبدالقدیرِ پاک کو اہلِ نظر سارے
محبّ غوث محبوب شہ بطحا سمجھتے ہیں

گدائے آستانِ مقتدر ہوں اس لیے سالمؔ
مجھے اللہ کے محبوب بھی اپنا سمجھتے ہیں

☆☆☆

مرے آقا کی عظمت دیکھ لیں ارض وسما والے

خدا والے ہیں بے شک جو ہیں محبوبِ خدا والے
محمد مصطفیٰ والے ہیں آلِ مصطفےٰ والے
بھٹک سکتے نہیں ہرگز صحابہ کی ولا والے
بارشادِ نبی ہیں سب صحابہ اھتدا والے
نظر آئیں گے اب ایسے کہاں صبر و رضا والے
بہت معیار اونچا کر گئے ہیں کربلا والے
نبی کی خاکِ در انسان کو انساں بناتی ہے
نہ اترائیں کبھی نسخے پہ اپنے کیمیا والے
فضائے عرش میں لہرا رہا ہے آپ کا پرچم
مرے آقا کی عظمت دیکھ لیں ارض و سما والے
کوئی غوث الوریٰ کا مرتبہ کیا خاک سمجھے گا
سمجھ میں آ نہیں سکتے ہیں جب غوث الوریٰ والے
یہ ہے فیض غلامئ قدیر و مقتدر ہم پر
ہیں ہم غوث و علی والے، نبی والے، خدا والے
بلاوا آگیا ہے جن کو بغداد و مدینے سے
وہی ہیں طالع بیدار اور بخت رسا والے
حریم غوث کی جھاڑو کا سایہ سر پہ ہے سالم
چڑھیں کیا خاک نظروں میں مری ظِلّ ہُما والے

☆☆☆

ہے یہ کہکشاں ان کے قدموں کی دُھول

جو بیٹھا ہوں لکھنے کو نعتِ رسول
تو اشعار کا ہو رہا ہے نزول
جو اک حرف بھی ان کو آئے پسند
تو سمجھو ہوئی ساری محنت وصول
ملک پیش کرتے ہیں صبح ومسا
سلاموں کے گجرے درودوں کے پھول
نہ تھا کوئی ان سا نہ ہوگا کہیں
یہی کہتے ہیں سارے اہل عقول
ہیں شمس و قمر عکس رُوئے نبی
ہے یہ کہکشاں ان کے قدموں کی دُھول
محبت نہ کیوں ہو نبی سے مجھے
کہ ہیں میرے آقا محبّ رسول
کہاں ان سا آقا رؤف الرّحیم
کہاں مجھ سا بندہ ظلوم و جہول
مجھے فخر ہے سالؔم قادری
کہ ہوں میں غلام مطیع الرّسول

☆☆☆

شبِ اسریٰ جو اقصیٰ میں رسولوں کا امام آیا

نوید زندگی آئی جو طیبہ سے پیام آیا
کہا میں نے مرے آقا غلام آیا غلام آیا
تمھیں کو باعثِ کن صاحبِ لولاک کہتے ہیں
تمھیں پر عرش اعظم سے درود آیا سلام آیا
ہوئے کون و مکاں پُرنور خورشید رسالت سے
ستارے چھپ گئے سارے جو وہ ماہِ تمام آیا
ہوئے تھے خیر مقدم کو تمامی انبیا حاضر
شبِ اسریٰ جو اقصیٰ میں رسولوں کا امام آیا
جو دین حق عطا کرنے تو اس کو زندگی دینے
کبھی خیر الانام آیا کبھی غوث الانام آیا
شہِ بغداد کے صدقے شہ بغداد کے قرباں
کہ ان کا نامِ نامی ہر جگہ مشکل میں کام آیا
شہ عبدالقدیر پاک کا اعزاز کیا کہنا
کہ ان کو غوث اعظم کا غلاف آیا سلام آیا
کھڑا گھبرا رہا ہے حشر میں کس لیے سالم
شفاعت کو تری وہ شافعِ روز قیام آیا

☆☆☆

شمار اپنا بھی دیکھو اُمتِ خیرالوریٰ میں ہے

زمین و آسماں اور جو بھی کچھ ملک خدا میں ہے
یہ ایماں ہے ہمارا سب وہ مِلک مصطفیٰ میں ہے
ہیں عاشق فارسی و رُومی و حبشی ہوں یا قرنی
نرالی شانِ محبوبی یہ محبوبِ خدا میں ہے
خجل شمس و قمر ہیں اور منور دونوں عالم ہیں
چمک ایسی مرے آقا کے رُوئے پُر ضیا میں ہے
تمہیں ہو قاسمِ نعمت ملے دارین کی دولت
کلیدِ گنجِ رحمت آپ کے دستِ عطا میں ہے
ملا ہے خیرِ اُمت کا لقب یوں خیر سے ہم کو
شمار اپنا بھی دیکھو اُمتِ خیرالوریٰ میں ہے
یہ ہے شانِ یدُاللّٰہی حضورِ شاہِ مرداں کی
درِ خیبر یدِ خیبر کشا شیرِ خدا میں ہے
جسے کہیے جمالِ ماہِ طیبہ اور مہِ جیلاں
وہی جلوہ رُخِ عبدالقدیرِ با صفا میں ہے
مرے آقا مرے مولا کرم کر دو کرم کر دو
بہت عاصی ہے سالکؔ غرق دریائے خطا میں ہے

☆☆☆

قسیمِ حوضِ کوثر شافعِ روزِ جزا بھی ہے

جو حامد احمد و محمود محبوب خدا بھی ہے
اسی کا نام دنیا میں محمد مصطفیٰ بھی ہے

مجھے خوفِ قیامت کس لیے ہو جب مرا آقا
قسیمِ حوضِ کوثر شافعِ روزِ جزا بھی ہے

یہ تو ناز و نیازِ عشق کا ادنیٰ کرشمہ ہے
سوارِ دوشِ پیغمبر شہیدِ کربلا بھی ہے

زہے قسمت ہمیں دامن ملا غوثِ دو عالم کا
یہی دامن تو دامانِ حبیبِ کبریا بھی ہے

حضورِ مقتدر کا لطف ہے ہر حال میں مجھ پر
تو فیضانِ شہِ عبدالقدیرِ با صفا بھی ہے

نہ ہو کیوں ناز ساآلم کو کہ وہ فیضانِ مرشد سے
فدائے غوث بھی ہے اور گدائے مصطفیٰ بھی ہے

☆☆☆

دیکھنا ہو جس کو جنت دیکھ لے طیبہ میں ہے

حق کا جلوہ صورتِ شاہنشہِؐ بطحا میں ہے
نورِ باطن ہے جو ظاہر اس رُخِ زیبا میں ہے
ہوں ہزاروں گلستاں صحرائے طیبہ پر نثار
ان میں کب وہ حسن وخوبی ہے جو اس صحرا میں ہے
ہر طرف خوشبو ہی خوشبو روشنی ہی روشنی
امتزاجِ نور و نکہت یہ شبِ اسرا میں ہے
کیا ضروری انتظارِ حشر جنت کے لیے
دیکھنا ہو جس کو جنت دیکھ لے طیبہ میں ہے
بچپنے کا ساتھ تھا اور تھے رفیقِ غار بھی
آج بھی صدیق کا گھر گنبدِ خضریٰ میں ہے
غوث کے ہاتھوں میں ہے اس وقت نظمِ کائنات
سکہ ان کا ہی رواں دنیا و مافیہا میں ہے
سر کو سجدے میں جھکا کر قربِ خالق پا گیا
بندگی کی شانِ کامل مقتدر آقا میں ہے
اس حسیں پیکر پہ کیوں کر جان و دل قرباں نہ ہوں
غوث کا جلوہ ہمارے قادری دُولہا میں ہے
اس طرف بھی غوث اعظم اک نگاہِ التفات
نام لیوا آپ کا سالم بھی اک دُنیا میں ہے

☆☆☆

سرِ محشر شفیعِ عاصیاں ہیں

محمد سرورِ کون و مکاں ہیں
کہ وہ محبوب رب دو جہاں ہیں
ذرا محبوبیت کی شان دیکھو
مرے آقا مکینِ لا مکاں ہیں
لبِ کوثر ہیں وہ ساقیِ کوثر
سرِ محشر شفیعِ عاصیاں ہیں
میں ہوں اس قافلے کا فرد جس میں
شہِ بغداد میر کارواں ہیں
نہیں کچھ حاجتِ تفصیل یا غوث
مرے حالات سب تم پر عیاں ہیں
خدارا اک نگاہِ لطف ہم پر
کہ ہم سب بھی گدائے آستاں ہیں
زمانہ گر مخالف ہے تو کیا غم
مرے حامی مرے اچھے میاں ہیں
شہِ عبدالقدیر پاک سالم
بلا شک نائبِ غوثِ جہاں ہیں

☆☆☆

ہمیں نسبت ہے ان سے اور انھیں سرکار تم سے ہے

مدینہ روکشِ فردوس اے سرکار تم سے ہے
یہ گل زار جہاں سارا گل و گلزار تم سے ہے

تمہیں ہو نازِ صدیقی و فاروقی و عثمانی
کمالِ ذوالفقارِ حیدرِ کرار تم سے ہے

یہ کہتے پھرتے ہیں دیوانے طیبہ کے گلستاں میں
ہمیں تو پیار تم سے ہے، ہمیں تو پیار تم سے ہے

واہ اوجِ طیبہ شانِ کعبہ ہو یا خلد کی زینت
تمہیں سے ہاں تمہیں سے سید ابرار تم سے ہے

ہیں ہم تو قادری فضلِ خدا سے سلسلہ اپنا
وہی تو ہے کہ جس کی ابتدا سرکار تم سے ہے

حضورِ غوث کے ہوکر تمہارے ہو گئے ہم تو
ہمیں نسبت ہے ان سے اور انھیں سرکار تم سے ہے

اگر بدکار ہے سالم شفیعِ عاصیاں تم ہو
طلبگارِ کرم وہ احمدِ مختار تم سے ہے

☆☆☆

ہم تو اپنے گناہوں پہ بھی اتراتے ہیں

پَر جہاں حضرتِ جبرئیل کے جل جاتے ہیں
مسکراتے وہاں سرکار نظر آتے ہیں

دیکھ کر ان کا گنہگاروں پہ مخصوص کرم
ہم تو اب اپنے گناہوں پہ بھی اتراتے ہیں

مالکِ کل نے بنایا ہے انھیں قاسمِ کل
ان کے ہی ہاتھ سے نعمتیں سب پاتے ہیں

کھائی قرآن نے جانِ شہِ بطحا کی قسم
سب سے جو پیارا ہو اس کی ہی قسم کھاتے ہیں

کتنے بدبخت ہیں نجدی و وہابی دیکھو
جس کا کھاتے ہیں اسی شاہ پہ غراتے ہیں

جب مصیبت میں زباں سے مری نکلا یاغوث
آئی آواز نہ گھبرانا کہ ہم آتے ہیں

غوثِ اعظم کے فقیروں کے کرم سے سالمؔ
ہم بھی سگ کوچۂ کار کے کہلاتے ہیں

☆☆☆

آئے جہاں میں ختمِ رسالت

رب نے کیا اتمامِ نعمت
آئے جہاں میں ختمِ رسالت

کون و مکاں کا جشنِ مسرّت
باعثِ کُن کی عید ولادت

دیکھو تو ان کی شان و شوکت
حاکمِ دنیا، مالک جنت

ان سے بغاوت، رب سے بغاوت
ان کی اطاعت، رب کی اطاعت

ان کے خدا نے دی ہے ان کے
خلق کو عظمت، ذکر کو رفعت

نام محمد لکھ کے لگا دو
گھر میں رہے گی خیر و برکت

جانِ ایماں، حاصلِ ایماں
ان کی غلامی، ان کی محبت

دید نبی، دیدارِ خدا ہے
یاد ہے ان کی عین عبادت

بخشش کا بس ایک سہارا
ان کی شفاعت ان کی شفاعت

حکم کے بندے عرشی و فرشی
ارض و سما سب زیرِ حکومت

یاد ہے تجھ کو مسجد اقصیٰ
نبیوں کی صف، ان کی امامت

ان کی ہی شانیں چاروں میں چمکیں
صدق و عدالت شرم و شجاعت

غوث الاعظم، شاہِ جیلاں
شیخ الکل اور مظہرِ قدرت

دین انھوں نے زندہ کیا ہے
غوث کی ہے یہ زندہ کرامت

ہند کے راجہ پیارے خواجہ
ہیں سب ہندی تیری رعیت

اچھے صاحب کا، کیا کہنا
اچھی عادت، اچھی صورت

مقتدر آقا، سجدہ تمہارا
نازِ شریعت، فخر طریقت

ہم نے اپنے پیر میں دیکھی
غوث کی صورت غوث کی سیرت

دیکھنا سالم چھٹنے نہ پائے
ہاتھ سے اُن کا دامنِ رحمت

انوار کی بارش ہے ہر آن مدینے میں

اللہ غنی دیکھی کیا شان مدینے میں
انوار کی بارش ہے ہر آن مدینے میں
جانے بھی تو کیا جانے سمجھے بھی تو کیا سمجھے
ہے عقل یہ بے چاری حیران مدینے میں
کیا بات ہے طیبہ کی سرکار کے دیوانے
سو جان سے ہوتے ہیں قربان مدینے میں
طیبہ کی حضوری میں دیدار بھی ہو جائے
اے کاش یہ پورا ہو ارمان مدینے میں
بس اتنی گزارش ہے آقا یہ کرم کر دو
ہر سال گزاروں میں رمضان مدینے میں
دن ہو تو میں کھو جاؤں گلیوں میں مدینے کی
اور شب کو سناؤں میں قرآن مدینے میں
لگتا ہے یہ سب دُنیا مہمان اُنھیں کی ہے
افطار کے سجتے ہیں جب خوان مدینے میں
جاتا تو ہوں گھر لیکن گھر جا کے کہوں گا یہ
ہوں ہند میں مَیں لیکن ہے جان مدینے میں
اے قادری دولہا یہ سب آپ کا صدقہ ہے
ہے آپ کا سالم بھی مہمان مدینے میں

☆☆☆

مزے لے لے کے ان کے گیت گاؤ یہ مدینہ ہے

محبت سے ادب کے ساتھ آؤ یہ مدینہ ہے
چلو سر سے یہاں آنکھیں بچھاؤ یہ مدینہ ہے

ہوں آنکھیں نم زبانوں پر درود پاک کا نغمہ
جو گلیوں میں یہاں کی آؤ جاؤ یہ مدینہ ہے

یہ طیبہ ہے یہ طابہ ہے یہاں کعبے کا کعبہ ہے
وہاں پر سر یہاں پر دل جھکاؤ یہ مدینہ ہے

یہ محراب اور منبر یہ سنہری جالیاں ان کی
یہ سب منظر نگاہوں میں بساؤ یہ مدینہ ہے

درِ سرکار پر یہ حاضری تم کو مبارک ہو
یہاں پلکوں سے اب جھاڑو لگاؤ یہ مدینہ ہے

مجھے نیند آئے اپنا سر جھکا کر ان کے قدموں میں
درود پاک کی لوری سناؤ یہ مدینہ ہے

یہاں پر رات دن اللہ کی رحمت برستی ہے
نہاؤ اس میں اور دھومیں مچاؤ یہ مدینہ ہے

ادب گاہیست زیرِ آسماں از عرش نازک تر
کوئی پوچھے کہاں ہے تم بتاؤ یہ مدینہ ہے

بارشادِ نبی اس میں شفا ہے خیر و برکت ہے
یہاں کی خاک آنکھوں میں لگاؤ یہ مدینہ ہے

یہاں خوشیاں ہی خوشیاں ہیں، یہاں رحمت ہی رحمت ہے
غم و رنج و الم تم بھاگ جاؤ یہ مدینہ ہے

مثال کعب و حسان و فقیر و جامی و محسن
مزے لے لے کے ان کے گیت گاؤ یہ مدینہ ہے

کبھی عجوہ(۱) کبھی برنی(۲) کبھی خضری(۳) کبھی شلبی (۴)
پڑھو صلِ علیٰ اور خوب کھاؤ یہ مدینہ ہے

یہیں ہے جینے مرنے دفن ہونے کا مزہ سالمؔ
یہاں آ کر تم اب واپس نہ جاؤ یہ مدینہ ہے

☆☆☆

۱۔۲۔۳۔۴۔ مدینہ منورہ کی کھجور کے اقسام۔

جسے کہتے ہیں جینا وہ تو جینا ہے مدینے میں

خدا کے فضل کا بادل برستا ہے مدینے میں
کہ محبوبِ خدا کا پیارا روضہ ہے مدینے میں

یہ دل قرباں، یہ جاں صدقے، ہے اس بندہ نوازی پر
مرے آقا نے پھر مجھ کو بلایا ہے مدینے میں

کھرے سکے تو دُنیا بھر کے بازاروں میں چلتے ہیں
کرم سے ان کے کھوٹا سکہ چلتا ہے مدینے میں

زمانے میں کہیں بھی یوں تو مر مر کے جیئے جاؤ
جسے کہتے ہیں جینا وہ تو جینا ہے مدینے میں

یہاں کی رات بھی دن سے سوا روشن نظر آئی
جدھر دیکھو اُجالا ہی اُجالا ہے مدینے میں

نظارہ خلد میں اب اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا
وہی دیکھیں گے جنت میں جو دیکھا ہے مدینے میں

مرے مرشد نے پہنچایا ہے مجھے بغداد تک سالم
مرے غوث الوریٰ نے مجھ کو بھیجا ہے مدینے میں

☆☆☆

بہت کافی ہے بے شک سنت و سیرت محمد کی

صحابہ جی رہے تھے دیکھ کر صورت محمدﷺ کی
دلِ کفار پر طاری تھی اک ہیبت محمدﷺ کی

خدا نے سورۂ کوثر میں یہ اعلان فرمایا
متاعِ عالم کثرت ہے ملکیت محمدﷺ کی

لگایا اس کو سینے سے جگہ دی اس کو جنت میں
مزہ دکھلا گئی حنانہ کو فرقت محمدﷺ کی

نبی ہی جانتے ہیں شان کیا ہے ان کے مولا کی
خدا ہی جانتا ہے عظمت و رفعت محمدﷺ کی

پریشاں ہوں نہیں مایوس لیکن ان کی رحمت سے
ٹلے گی خاک زحمت ہوگی جب رحمت محمدﷺ کی

رُخِ پُرنور پر یوں تو نگاہیں جم نہیں سکتیں
کن انکھیوں سے مگر دیکھیں گے ہم صورت محمدﷺ کی

قیامت تک جہاں کی رہنمائی کے لیے سالمؔ
بہت کافی ہے بے شک سُنّت و سیرت محمدﷺ کی

☆☆☆

نامِ نبی تو ہے مرے دل پر لکھا ہوا

جب مجھ پہ التفاتِ حبیبِ خدا ہوا
کہنے کا نعت پاک مجھے حوصلہ ہوا
اعمال اپنے نیک نہیں ہیں تو کیا ہوا
نامِ نبی تو ہے مرے دل پر لکھا ہوا
کیسا ہے علمِ غیب ہمارے رسول کا
سب آ رہا ہے سامنے ان کا کہا ہوا
ہوں سگ تو میں ضرور پر آوارہ تو نہیں
شکرِ خدا گلے میں ہے پٹہ پڑا ہوا
جب آیا میرے لب پہ کہ یاغوث المدد
فکر و الم کا نام بھی فوراً ہَوا ہوا
سلطان جی کے شاہِ ولایت کے ہوں نثار
ہے میرا شہر ان سے ہی جنت بنا ہوا
میدانِ علمِ ظاہر و باطن میں ہر جگہ
ہے قادری فقیروں کا جھنڈا گڑا ہوا
وہ شان وہ مقام ہے تاج الفحول کا
ہر ایک ان کی شان میں مدحت سرا ہوا
سالم نوازا غوث نے یوں میرے پیر کو
ہے میرا پیر قادری دُولہا بنا ہوا

☆☆☆

میں طالب ہوں فقط رب کی رَضا کا

نہ کیوں عاشق ہو یہ دل اس کا خدا کا
جو خالق ہے محمد مصطفیٰ کا
نہیں سائل ہوں میں تاج لوا کا
میں طالب ہوں فقط رب کی رضا کا
ہوا ہے ذکر جب بھی والضحیٰ کا
خیال آیا ہے رُوئے مصطفیٰ کا
بیاں ہو کیا لبِ معجز نما کا
ہے جس کی بات فرمانا خدا کا
بھلا محتاج ہو وہ کیوں دوا کا
ملے ذرّہ جسے خاکِ شفا کا
وہ بندہ ہے بہت پیارا خدا کا
جو پیرو ہے محمد مصطفیٰ کا
لکھیں تو کیا لکھیں وصف پیمبر
ہیں ہم بندے یہ ہے منصب خدا کا
ہے سورج میں چمک شمس الضحیٰ کی
بھکاری ہے قمر بدرالدجیٰ کا
جسے کہتے ہیں سب جنت کی کیاری
ہے پائیں باغ بیتِ مصطفیٰ کا
ہیں بوبکر و عمر عثماں نمونہ
صداقت عدل اور شرم و حیا کا
علی ہیں شاہِ مرداں شیرِ یزداں
ہے سر پر تاج ان کے لافتیٰ کا
رُخِ غوث الوریٰ میں دیکھا سب نے
عیاں جلوہ رُخ خیرالوریٰ کا
ہوں اُمّت حضرت خیرالوریٰ کی
ہوں خادم حضرتِ غوث الوریٰ کا
جسے چاہیں، جہاں چاہیں، جو چاہیں
وہ دیں یہ رتبہ ہے غوث الوریٰ کا
کسی کے سجدے میں دیکھا ہے ہم نے
فنا کو مل گیا درجہ بقا کا
یہ میری نعت گوئی نعت خوانی
ہے صدقہ عاشق خیرالوریٰ کا
وہ ہم جیسے گنہگاروں کو سالم
نوازیں یہ کرم ہے مصطفیٰ کا

☆☆☆

حضورِ شاہ بطحا کا پسینہ وہ پسینہ ہے

وہیں کا مرنا مرنا ہے وہیں کا جینا جینا ہے
مثال اس کی نہیں کوئی مدینہ پھر مدینہ ہے

میسر حاضری ہو جس میں دربارِ رسالت کی
وہ دن دن ہے حقیقت میں، مہینہ وہ مہینہ ہے

معطر ہو گئیں نسلیں دُلہن کی جس کے لگنے سے
حضورِ شاہ بطحا کا پسینہ وہ پسینہ ہے

بسر ہوتے ہیں روز و شب تمنائے مدینہ میں
پڑا ہوں میں بدایوں میں یہ جینا کوئی جینا ہے

بدایوں سے چلو طیبہ براہ سنجر و جیلاں
حصول منزل و مقصد یوں ہی زینہ بہ زینہ ہے

ہو جن میں جلوۂ جاناں، ہو جس میں جذبۂ اُلفت
وہی آنکھوں میں آنکھیں ہیں، وہی سینوں میں سینہ ہے

ہو سالمؔ پر نگاہِ لطف و رحمت یا رسول اللہ
تمہارا اُمّتی ہے گو نکمّہ ہے کمینہ ہے

☆☆☆

ابرِ رحمت ہیں ظلِ خدا آپ ہیں

زاہدِ کنجِ غارِ حرا آپ ہیں
مردِ میدانِ روزِ جزا آپ ہیں
واعظِ اوجِ کوہِ صفا آپ ہیں
بحرِ تخلیق کا سب سے اچھا گہر
اور گلِ گلشنِ آمنہ آپ ہیں
اک جگہ ہو تو اس کا تعین کریں
روحِ کونین ہیں ہر جگہ آپ ہیں
دیکھا خود کو ہی بو بکر و بو جہل نے
ایسا شفاف اک آئینہ آپ ہیں
جس کی ہر بات مانی گئی کون ہے
جس نے جو کچھ کہا وہ ہوا آپ ہیں
جس کی اُلفت مرا دین و ایمان ہے
جس پر قربان ماتا پتا آپ ہیں
آپ کے زیرِ سایہ ہیں کون و مکاں
ابرِ رحمت ہیں ظلِ خدا آپ ہیں
حشر میں سالمؔ قادری کا فقط
شافع المذنبیں آسرا آپ ہیں

☆☆☆

انھیں ہم دو جہاں کا مالک و مختار کہتے ہیں

رسول اللہ کو ہم مصدرِ انوار کہتے ہیں
انھیں ہر راز کا قدرت کے واقف کار کہتے ہیں

وہ ہیں محبوبِ ربِّ دو جہاں بیشک اسی باعث
انھیں ہم دو جہاں کا مالک و مختار کہتے ہیں

نہ پوچھو رحمۃ للعالمیں کی شانِ اقدس کو
کرم سو بار ہوتا ہے جو ہم اک بار کہتے ہیں

حضورِ غوث کو ہم تو بصد فخر و طرب اپنا
ولی و سرپرست و والی و سردار کہتے ہیں

حضورِ مقتدر محبوب ہیں محبوب سبحاں کے
یہی سب واقفان و محرم اسرار کہتے ہیں

شہِ عبدالقدیرِ پاک کو بغداد والے سب
مرے غوث الوریٰ کا دلبر و دلدار کہتے ہیں

تو کیسا ہی سہی سالم مگر اچھے میاں کا ہے
انھیں کہنے دے گر تجھ کو برا اشرار کہتے ہیں

☆☆☆

خاکِ در کا ان کی حاصل جس کو سُرمہ ہو گیا

مجھ پہ کیسا فیض نعتِ شاہِ بطحا ہو گیا
نعت خوانوں میں مرا بھی درج چہرا ہو گیا

فارسی و رومی و حبشی و دوسی کوئی ہو
آ گیا جو ان کے در پر بس وہ ان کا ہو گیا

دیکھتا ہے اک طرف تحت الثریٰ اک سمت عرش
خاکِ در کا ان کی حاصل جس کو سُرمہ ہو گیا

ان کا دامن چھوڑ کر دوڑا جو دُنیا کی طرف
وہ کہیں کا بھی نہیں دھوبی کا کتّا ہو گیا

معجزاتِ احمدی کی شان اللہ غنی
پیڑ سجدہ ریز ہیں کنکر بھی گویا ہو گیا

لے لیا پتھر نے سینے پر نشانِ پائے ناز
مرتبہ اس سنگ کا کیا جانئے کیا ہو گیا

ہاتھ میں سالمؔ کے ہے اب دامنِ اچھے میاں
گو برا تھا پہلے وہ پر اب تو اچھا ہو گیا

☆☆☆

بڑھ کے ہر عید سے ہے عیدِ ولادت ان کی

آنکھ والوں کو نظر آئے گی صورت ان کی
دیدۂ کور میں رہ جائے گی حسرت ان کی

کلمہ پڑھتے ہیں حجر وہ ہے نبوت ان کی
سجدہ کرتے ہیں شجر ایسی ہے عظمت ان کی

ان کے خادم ہیں ملک واہ رے شوکت ان کی
اوندھے منھ گر گئے بت چھا گئی وہ ہیبت ان کی

جو ہے صدیق میں وہ سب ہے صداقت ان کی
اور فاروق نے پائی ہے عدالت ان کی

دیکھی عثمان میں دنیا نے سخاوت ان کی
ذاتِ حیدر سے نمایاں ہے شجاعت ان کی

ان کی فرقت میں جو موتی مری آنکھوں سے گرے
کون دنیا میں لگا سکتا ہے قیمت ان کی

ہے یہ جلوت کہ ہیں اقصیٰ میں رسولوں کے امام
وہ ہیں اور رب ہے سرِ عرش ہے خلوت ان کی

ان کے صدقہ میں بنے ارض و سما کون و مکاں
وجہ تخلیق جہاں بن گئی خلقت ان کی

ہیں وہی ظلِ خدا، شانِ خدا، نورِ خدا
یاد آتا ہے خدا دیکھ کے صورت ان کی

نفسی نفسی جہاں ہر ایک کے لب پر ہوگا
کام آئے گی وہاں صرف شفاعت ان کی

چاند سورج کی اطاعت پہ یہ حیرت کیا ہے
یہ بتاؤ نہیں کس شے پہ حکومت ان کی

اس کے صدقے میں ملیں دنیا کو دو دو عیدیں
بڑھ کے ہر عید سے ہے عیدِ ولادت ان کی

عرصہ حشر میں لہرائے گا ان کا جھنڈا
لوگ دیکھیں گے قیامت میں وجاہت ان کی

سر سے تا ناف حسن، ناف سے تا پیر حسین
ان کے شہزادوں نے پائی ہے شباہت ان کی

شاہ بغداد ہمارے ہیں کفیل و والی
ہم کو دارین میں کافی ہے کفالت ان کی

کل بھی تھی آج بھی خواجہ کی حکومت ہے یہاں
اور تا حشر رہے گی یہ حکومت ان کی

کیوں نہ ہم قادری دولہا پہ ہوں قرباں سالم
جن کی صورت میں نظر آتی ہے صورت ان کی

☆☆☆

انھیں کا نامِ نامی لب پہ میرے بار بار آیا

سرِ محفل جو ذکرِ شافعِ روزِ شمار آیا
درود پاک ہونٹوں پر مرے بے اختیار آیا

بلا کی کیف و مستی ہے مدینے کی فضاؤں میں
وہاں تو سانس لیتے ہی سرور آیا خمار آیا

وہ کیا آئے زمیں پر رحمتِ پروردگار آئی
ہوئی کھیتی ہری، دل شاد، غنچوں پر نکھار آیا

جسے جس سے محبت ہے اسی کا ذکر کرتا ہے
انھیں کا نامِ نامی لب پہ میرے بار بار آیا

وہ لمحے حاصلِ عمرِ رواں ہیں میری نظروں میں
جو لمحے میں مدینے کے گلستاں میں گزار آیا

جو ہے محبوب خالق کا وہ محبوبِ خلائق ہے
وہ پیارا ہے خدائی کا خدا کو جس پہ پیار آیا

کبھی ہے پنجتن کے ذکر سے شیریں دہن میرا
کبھی عسلِ مصفا بن کے ذکرِ چار یار آیا

وہ شامل پنجتن میں ہیں وہ شامل چار یاروں میں
مقدر میں علی کے کس قدر اوج و وقار آیا

شہِ بغداد جب تشریف لائے بزمِ امکاں میں
کہا سب اولیا نے اولیا کا تاج دار آیا

بایامِ رضاعت رکھا غوثِ پاک نے روزہ
نہ ان کے بعد پھر ایسا جہاں میں شیر خوار آیا

میں پہنچوں جب مدینے میں کہیں اہل مدینہ سب
وہ آیا دیکھئے سالمؔ نبی کا جاں نثار آیا

☆☆☆

بجا ہے گر انھیں شاہنشۂِ ہر دو سرا کہیے

قیامت میں گنہگاروں کا ان کو آسرا کہیے
میں ان کے صدقے جن کو شافع روزِ جزا کہیے

حبیبِ کبریا کہیے کہ محبوبِ خدا کہیے
خدا کے بعد بس وہ ہیں اب اس کے بعد کیا کہیے

مکان ولامکاں کا ان کو ہی فرماں روا کہیے
بجا ہے گر انھیں شاہنشۂِ ہر دو سرا کہیے

ہیں صدیقین کے سردار جو صدیق اکبر ہیں
انھیں افضل تریں انسان بعد از انبیا کہیے

علیؓ مرتضٰی کا رُتبہٗ عالی تعالیٰ اللہ
انھیں حاجت روا شیرِ خدا مشکل کشا کہیے

ولایت بخش دیں یا سلب کرلیں جس سے جب چاہیں
شہِ بغداد کو تو بادشاہِ اولیا کہیے

ندا سن کر غلاموں کی مدد کو آئے جو فوراً
اُسی کو دادرس، فریادرس، غوث الوریٰ کہیے

معین الدین کو کہیے کبھی تو ہند کا سلطاں
بڑے ہی پیار سے ان کو کبھی خواجہ پیا کہیے

منور ہے زمانہ شمسِ مارہرہ کی کرنوں سے
یہ سورج وہ ہے جس کو پَر توِ شمس الضحیٰ کہیے

امام سلسلہ اچھے میاں جس سلسلے کے ہوں
نہ کیوں اس سلسلے کو سب سے اچھا سلسلہ کہیے

حضور عین حق کو بالیقیں اپنے زمانے کا
امام الاولیا کہیے، رئیس الاصفیا کہیے

ہیں جس کی مستیاں صدر شک ودانائی وہشیاری
ہمارے مست ساقی کو تو جانِ میکدہ کہیے

فقیر قادری ہم نامِ غوثِ پاک ہیں ان کو
فنا فی الغوث کہیے مظہرِ غوث الوریٰ کہیے

یہ دروازہ جو ہے عین و معین و مظہر حق کا
دکھاتا ہے زمانے کو یہ حق کا راستہ کہیے

مرے سرکار کے سجدے کو کیا سمجھیں جہاں والے
یہ وہ سجدہ ہے جس کو مژدۂ وصلِ خدا کہیے

جو پوچھے کوئی کس کا نام تسکینِ دل وجاں ہے
ادب سے زیرِ لب عبدالقدیر باصفا کہیے

ہے دربارِ شہِ بغداد کا جاروب کش سالم
یہی کہیے اسے کچھ اور مت اس کے سوا کہیے

☆☆☆

جان بھی اگر دے کر مل سکے تو سستی ہے

بادۂ الستی پھر بادۂ الستی ہے
مئے ازل میں پی تھی پر اب بھی اس کی مستی ہے

وہ جو ہے ہمیشہ سے اور رہے گا جو دائم
نیست سارا عالم ہے ہستی اس کی ہستی ہے

سائبان رحمت ہیں میرے مصطفیٰ ان کی
رحمتوں کے سائے میں ساری دنیا بستی ہے

ان کے سبز گنبد کو اور سنہری جالی کو
دل مرا تڑپتا ہے چشم تر ترستی ہے

عشق شاہِ بطحا کی عشق غوث کی صہبا
جان بھی اگر دے کر مل سکے تو سستی ہے

پی کے مئے جو ہو جائیں ہوش سے بھی بیگانہ
ان کی مئے پرستی بھی کوئی مے پرستی ہے

ہے مرا بدایوں شہر شاعروں ادیبوں کا
عالموں کا مسکن ہے اولیا کی بستی ہے

ہم گدائے عین الحق اور خادم معین الحق
اس لیے اصول اپنا صرف حق پرستی ہے

غوث نے پلائے ہیں ان کو دید کے ساغر
ان کی مست آنکھوں میں ساری اس کی مستی ہے

ڈھیر جام و مینا کے اور ہوائیں کیف افزا
عرس ہے کسی کا یا جشن مے پرستی ہے

دور مست ساقی کا اوج کا زمانہ تھا
دور یہ ہمارا ہے جس میں صرف پستی ہے

فتنہ ہائے دنیا سے کس لیے ڈرے سالم
اپنے غوث کی جب وہ زیرِ سرپرستی ہے

☆☆☆

ان کے قدم کی خاک کو خاکِ شفا بنا دیا

دیکھئے شانِ مصطفیٰ کیسوں کا کیا بنا دیا
وہ جو تھے راہزن انہیں راہ نما بنا دیا

ان کے قدم کی برکتیں دیکھو خدائے پاک نے
ان کے قدم کی خاک کو خاکِ شفا بنا دیا

کانپیں علی کے نام سے کیوں نہ جہاں کے شیر سب
ان کے خدا نے جب انہیں شیر خدا بنا دیا

کرب و بلا میں دے کے سر اپنا مرے حسین نے
کہتے ہیں جس کو سب فنا اس کو بقا بنا دیا

رب نے حضورِ غوث کو کیسے دیئے ہیں مرتبے
خیر الوریٰ کا جانشیں، غوث الوریٰ بنا دیا

اس کے کرم پہ جاں فدا مجھ کو مرے کریم نے
حلقہ بگوشِ سلسلۂ قادریہ بنا دیا

وہ جو معینِ دیں بنے ان کو خدائے پاک نے
والئ ہند کر دیا خواجہ پیا بنا دیا

اچھے میاں کا دیکھئے اچھا ہے کتنا مشغلہ
جو بھی برا ملا انہیں اس کو بھلا بنا دیا

ایسی پلائی آج مے مستِ مئے الست نے
رندوں کو جس نے پیکرِ قالوا بلیٰ بنا دیا

مست بنایا غوث نے فضلِ رسول پاک کو
ہم کو نگاہِ مست نے مستِ وِلا بنا دیا

مظہرِ غوث بن گئے، نائبِ غوث ہو گئے
رب نے فقیرِ غوث کو غوث نما بنا دیا

سالم قادری کرم تجھ پہ ہے تیرے پیر کا
جس نے مجھے حضور کا مدح سرا بنا دیا

☆☆☆

جو چاند تارے بھی دم بخود ہیں تو نبض دوراں بھی رُک گئی ہے

ہے پیاری بارہ ربیع اوّل، سہانہ ہے وقت، شبھ گھڑی ہے
کرم کا چھڑکاؤ ہو رہا ہے سواری آقا کی آ رہی ہے
یہ دیکھو شانِ رسولِ اکرم، عجب ہے محبوبیت کا عالم
جو کچھ بھی فرما دیا انھوں نے، وہ عینِ فرمانِ ایزدی ہے
کسی سے اسریٰ کا کیا بیاں ہو، جب ایسا مہمان و میزباں ہو
جو چاند تارے بھی دم بخود ہیں، تو نبض دوراں بھی رُک گئی ہے
وہ قادری ہو کہ سہروردی، وہ نقشبندی ہو یا کہ چشتی
انہیں کی خوشبو، انہیں کی رنگت، ہر اک میں ان کی ہی روشنی ہے
بڑا ہے غوث الوریٰ کا رُتبہ، ہے ذات ولیوں میں ان کی یکتا
کہ نام سنتے ہی ان کا گردن ہر اک ولی کی جھکی ہوئی ہے
حضور فضلِ رسول کیا ہیں؟ خدا کی تلوار برہنہ ہیں
سُنا ہے جب سے یہ نامِ نامی تو نجد میں کھلبلی مچی ہے
انھوں نے کی سنّیت کی خدمت بنے وہ مخدومِ اہل سنت
خدا نے دی ہے وہ ان کو ہیبت کہ ان کے دشمن کی مت کٹی ہے
غلامِ فضلِ رسول ہیں ہم، گدائے تاج الفحول ہیں ہم
قدیری گلشن کے پھول ہیں ہم، ہماری نسبت بہت قوی ہے
کرم ہو یا غوث اس پہ دائم کھڑا ہوا ہے جو در پہ سالؔم
غلام ہے آپ کا قدیمی یہ پانچ پشتوں سے قادری ہے

☆☆☆

وہ وجہِ وجودِ عالم ہے وہ باعثِ فخرِ آدم ہے

اترائیں ہم اپنی قسمت پر جتنا بھی حقیقت میں کم ہے
اللہ کی قدرت ہم ہیں اور دربارِ رسولِ اکرم ہے

ہاں ذات بھی ان کی اعلیٰ ہے اور بات بھی ان کی بالا ہے
جو کچھ بھی انھوں نے فرمایا فرمانِ خدائے عالم ہے

جو میرے نبی کا رُتبہ ہے، دیکھا نہ سُنا دیکھا نہ سُنا
وہ وجہِ وجودِ عالم ہے، وہ باعثِ فخرِ آدم ہے

ہوں ایسے نبی پر تن من دھن، ماں باپ فدا، اولاد فدا
جو یاد میں میری ہر پل ہے اور فکر میں میری ہر دم ہے

دونوں میں شفا ہے اور برکت، ہے دونوں کو پیاروں سے نسبت
طیبہ میں تو عینِ زرقا ہے اور کعبہ میں چاہِ زمزم ہے

سالمؔ کو بھلا کیوں ناز نہ ہو، پایا ہے وہ اس نے مرشد جو
عاشق ہے رسولِ اکرم کا اور نائبِ غوث اعظم ہے

☆☆☆

درِ خیر البشر ہے اور میں ہوں

مدینے کا سفر ہے اور میں ہوں
مقدر اوج پر ہے اور میں ہوں
درِ خیرالبشر ہے اور میں ہوں
جناں پیشِ نظر ہے اور میں ہوں
وہ صبح و شام ہو یا رات دن ہو
کرم آٹھوں پہر ہے اور میں ہوں
جہاں رہتے ہیں سرکارِ دو عالم
وہی پیارا نگر ہے اور میں ہوں
معطر اب بھی ہیں یہ پیاری گلیاں
نبی کی رہ گزر ہے اور میں ہوں
لٹاتا ہے جو رحمت کے خزانے
اسی داتا کا گھر ہے اور میں ہوں
شبِ فرقت کا اب کیا ذکر کرنا
کہ خوشیوں کی سحر ہے اور میں ہوں
نہیں مجھ کو خبر دُنیا کی لیکن
بس اک ان کی خبر ہے اور میں ہوں
مناؤ خوشیاں اور یہ گاؤ سالؔم
درِ خیرالبشر ہے اور میں ہوں

☆☆☆

ہجومِ قدسیاں ہے اور میں ہوں

نبی کا آستاں ہے اور میں ہوں
زمیں پر آسماں ہے اور میں ہوں
غلط کیا ہے کہوں گا فخر سے
کہ گلزارِ جناں ہے اور میں ہوں
وہ جس کے جسم کا سایہ نہیں ہے
وہی سایہ کناں ہے اور میں ہوں
ہر اک شام وسحر ان کے حرم میں
ہجومِ قدسیاں ہے اور میں ہوں
شبِ اسرا کے دولہا کا یہ در ہے
براتِ عاشقاں ہے اور میں ہوں
شفاعت کے لیے شافع کے در پر
گروہِ عاصیاں ہے اور میں ہوں
ہے محویت عجب لگتا ہے ایسا
کہ بزمِ کُن فکاں ہے اور میں ہوں
ہے پیری گرچہ لیکن ان کے در پر
مرا بختِ جواں ہے اور میں ہوں
نہیں ساؔلم کہیں جس کا کنارہ
وہ بحرِ بے کراں ہے اور میں ہوں

☆☆☆

دیارِ مصطفیٰ ہے اور میں ہوں

مدینہ طیبہ ہے اور میں ہوں
دیارِ مصطفیٰ ہے اور میں ہوں
عطا کا در کھلا ہے اور میں ہوں
نوازش کی گھٹا ہے اور میں ہوں
کرم کی بارشیں رحمت کے جھونکے
عجب آب و ہوا ہے اور میں ہوں
فضا میں کیف و مستی اور ساقی
پلانے پر تُلا ہے اور میں ہوں
کبھی جنت کی کیاری میں نمازیں
کبھی صفّہ کی جا ہے اور میں ہوں
کبھی منزل اُحد کی وادیاں ہیں
کبھی بابِ قبا ہے اور میں ہوں
کبھی گزرے تھے آقا جس گلی سے
وہ پیارا راستہ ہے اور میں ہوں
کرم ہے یہ مرے غوث الوریٰ کا
درِ خیرالوریٰ ہے اور میں ہوں
کہوں اگلے برس بھی کاش سالمؔ
دیارِ مصطفیٰ ہے اور میں ہوں

☆☆☆

حیات بخش ہے آب و ہوا مدینے کی

بیاں ہو کس سے فضیلت بھلا مدینے کی
خدا ہی جانے کہ عظمت ہے کیا مدینے کی

مثال اس کی زمانے میں مل نہیں سکتی
نرالی شان ہے صلِ علیٰ مدینے کی

کسی کے گیسوئے عنبر نشاں کی نکہت سے
مہک رہی ہے ابھی تک فضا مدینے کی

جو تازہ ہوتا ہے ایماں تو مردہ دل زندہ
حیات بخش ہے آب و ہوا مدینے کی

ہر اک مرض کی دوا ہے ہر اک الم کا علاج
خدا کے فضل سے خاکِ شفا مدینے کی

مدینہ چھوڑ کر عثمان شام کیوں جاتے
تھی ان کو جان سے بڑھ کر قضا مدینے کی

مدینے والے کے صدقے میں یہ کرم کر دے
دکھائے پھر ہمیں گلیاں خدا مدینے کی

جو پوچھا کون سی مٹی ہے عرش سے افضل
تو میں نے کہہ دیا بے ساختہ مدینے کی

جو جام دیتے ہیں خواجہ پیا مدینے کا
تو بھیک دیتے ہیں غوث الوریٰ مدینے کی

حضورِ عاشقِ شاہِ رسل کا ورثہ ہے
ملی ہے ہم کو جو حُبّ و وِلا مدینے کی

ہو لب پہ ذکر ہمارے سدا مدینے کا
ہو یوں ہی حاضری سالمؔ مدینے کی

☆☆☆

وہاں پر وہی تو ہیں کام آنے والے

میں قرباں ترے رب کو دیکھ آنے والے
تجلیِ رب سب کو دکھلانے والے

بشارت دی ہر دور میں انبیا نے
کہ ہیں سیدالانبیا آنے والے

کھلے ہیں جو گل گلستانِ نبی میں
کبھی بھی نہیں ہیں یہ مرجھانے والے

کہے گا جہاں ہر نبی نفسی نفسی
وہاں پر وہی تو ہیں کام آنے والے

حلال و حرام اب ترے حکم پر ہے
سُراقہ کو کنگن پہنوانے والے

ہے آرامِ جاں، راحتِ روح تجھ سے
مدینے میں آرام فرمانے والے

میں جاؤں گا ہر سال طیبہ کو سالم
سلامت رہیں مجھ کو بلوانے والے

☆☆☆

سلطانوں کا سلطاں ہے، سلطان مدینے کا

ہے خاک کا ہر ذرّہ ذیشان مدینے کا
سلطانوں کا سلطاں ہے، سلطان مدینے کا

رحمت ہیں جہانوں کی، سرکار مدینے کے
ہے سارے جہانوں پر، احسان مدینے کا

مت چھیڑو مرے آگے، اذکار زمانے کے
بس ذکر کیے جاؤ، ہر آن مدینے کا

سر ہے وہی سر جس میں سودائے مدینہ ہو
دل ہے وہی دل جس میں ہو ارمان مدینے کا

ہر سال سناؤں میں، قرآن مدینے میں
ہر سال ملے مجھ کو، رمضان مدینے کا

بغداد و مدینے سے، اجمیر سے کلیر سے
جاری ہے ہر اک در سے، فیضان مدینے کا

سرکارِ مدینہ نے، بلوایا مدینے میں
سالمؔ کو بنایا پھر، مہمان مدینے کا

☆☆☆

جس پہ اُن کی نگاہِ عطا ہو گئی، سمجھو اس پر خدا کا کرم ہو گیا

پھر بلا ہی لیا در پہ سرکار نے، دُور فرقت کا رنج و الم ہو گیا
یہ گنہگار تو اس کے لائق نہ تھا، سب پہ آقا کا لطف و کرم ہو گیا

اُن کے ہاتھوں بتوں کی صفائی ہوئی، ان کی مرضی سے پھر کعبہ قبلہ بنا
میرے سرکار کا مرتبہ دیکھئے، اُن کے قدموں سے یثرب حرم ہو گیا

ہے زمیں پر ہی جنت کی کیاری جہاں، وہ تو بس میرے آقا کا دربار ہے
جس جگہ آپ تشریف فرما ہیں اب، قطعہ وہ عرش سے محترم ہو گیا

ہے رضائے نبی ہی رضائے خدا، آپ کا فرمان فرمانِ ربُّ العُلا
جس پہ اُن کی نگاہِ عطا ہو گئی، سمجھو اس پر خدا کا کرم ہو گیا

خوب لکھی ہے یہ مدحتِ مصطفیٰ، سالمؔ قادری واہ وا مرحبا
سُن کے سب اہل سنت بہت خوش ہوئے، دل منافق کا جل کر بھسم ہو گیا

☆☆☆

عرشِ اعظم پہ ان کی مسند ہے

سب سے اچھی یہ حمدِ ایزد ہے
میرا رب خالقِ محمد ہے

اب مرے لب پہ نعتِ احمد ہے
ذکر یہ وہ ہے جو مؤبّد ہے

ان کی رفعت کی، ان کی عظمت کی
عقلِ انساں سے ماورا حد ہے

شان اُن کی یہ ہے شبِ اسریٰ
عرشِ اعظم پہ ان کی مسند ہے

ان کو راضی کرے گا رب ان کا
بات قرآں میں یہ مؤکّد ہے

کیا بیاں ہوں محامد سرکار
نامِ نامی ہی جب محمد ہے

جتنے گنبد ہیں سب براتی ہیں
سب کا دولہا وہ سبز گنبد ہے

سالمؔ قادری خوشا قسمت
اک سگِ کوئے آلِ احمد ہے

☆☆☆

وہ ایسا پیکرِ صبر و رضا ہے

نبی کا کتنا اونچا مرتبہ ہے
کہ رفعت عرش کی بھی زیرِ پا ہے

کہا اس نے جو وہ اب تک ہوا ہے
وہی ہوگا جو اس نے کہہ دیا ہے

وہ جس کے سر پہ تاجِ ھل اتیٰ ہے
زمانے کا وہی مشکل کشا ہے

یہ دیکھو خاکساری کا مزہ ہے
کہ دامن بو ترابی مل گیا ہے

تحیر میں زمینِ کربلا ہے
وہ ایسا پیکرِ صبر و رضا ہے

زباں پر میری اب اس کی ثنا ہے
جو شیخ الکل ہے شاہِ اولیا ہے

وہ شمع دودمانِ مرتضیٰ ہے
وہ فخرِ خاندانِ مصطفیٰ ہے

محی الدین ہے غوث الوریٰ ہے
وہی تو وارث آل عبا ہے

رُخِ خواجہ میں وہ نور و ضیا ہے
کہ سارا ہند جگمگ ہو رہا ہے

مرے اچھے کا اچھا مشغلہ ہے
بروں کو وہ تو اچھا کر رہا ہے

یہ عین الحق کا صدقہ ہے عطا ہے
بدایوں آج مارہرہ بنا ہے

ہے خود مست اور مستی بانٹتا ہے
مرا ساقی تو جانِ میکدہ ہے

وہ غوثِ وقت قدرت نما ہے
جو ہمنامِ شہِ غوث الوریٰ ہے

امام اپنے وہ بے شک دور کا ہے
سب اس کے مقتدی وہ مقتدا ہے

ضیا و لطف سہرہ پڑھ رہے ہیں
فقیر قادری دولہا بنا ہے

مدینے کے چھوارے لٹ چکے ہیں
اور اب بغدادی شربت چل رہا ہے

ہے مغرب میں تری درگاہ ہم کو
یہی قبلہ یہی قبلہ نما ہے

کھڑے ہیں دست بستہ دیکھو قدسی
کوئی سجدہ میں حق سے مل رہا ہے

جو عاشق ہے حبیبِ کبریا کا
ہمیں قسمت سے وہ مرشد ملا ہے

ہے تن پر غوث کی اُترن جبھی تو
یہ دولہا قادری دولہا بنا ہے

ہے سب یہ مستی صہبائے اُلفت
یہ سالم جانے کیا کیا کہہ گیا ہے

مدینہ رشکِ گلزارِ جناں ہے

مدینہ پائے تختِ دو جہاں ہے
مدینے والا سب پر حکمراں ہے

کس اونچائی پہ ان کا آستاں ہے
کہ زیرِ پا فرازِ آسماں ہے

فدا اس جانِ جاں پر مری جاں ہے
یہ جاں ہی کیا متاعِ دو جہاں ہے

زمیں پر ہے وہاں جنت کی کیاری
مدینہ رشکِ گلزارِ جناں ہے

حرم میں ان کے صبح و شام دن رات
جدھر دیکھو ہجومِ قدسیاں ہے

جو توہینِ نبی کرتا ہے اس کا
عمل ہر ایک سعیِ رائیگاں ہے

خوشا قسمت ملی اس کی غلامی
جو شیخ الکل ہے غوثِ دو جہاں ہے

ہے میرا رنگ رنگِ قادریاں
نہاں سینے میں سوزِ چشتیاں ہے

کرم ہے حضرتِ غوث الوریٰ کا
عطائے والیِ ہندوستاں ہے

برا ہوں میں مگر قسمت ہے اچھی
کہ سر پر دامنِ اچھے میاں ہے

لقب ہے عینِ حق جس کا وہ بے شک
امامِ وقت ہے قطبِ زماں ہے

بدایوں میں انہیں کے دم قدم سے
چراغ اہل سنت ضو فشاں ہے

اسے کیا کام ہوگا غیر حق سے
تصدق عینِ حق پہ جس کی جاں ہے

ہے دل میں ان کی یادوں کا خزینہ
یہی تو میرا گنجِ شائیگاں ہے

میں بوڑھا ہو رہا ہوں پھر بھی میری
عقیدت تو بحمداللہ جواں ہے

کٹانے والے سر راہِ خدا میں
ترا حصہ حیاتِ جاوداں ہے

بدایونی ہوں سالمؔ قادری ہوں
یہی کافی مرا نام و نشاں ہے

☆☆☆

خوشبو نرالی سب سے گلِ آمنہ میں ہے

ایسی نہ مشک و عود و گلاب و حنا میں ہے
خوشبو نرالی سب سے گل آمنہ میں ہے

شاید اسی کو کہتے ہیں صہبا دو آتشہ
ذکرِ خدا بھی ذکرِ حبیبِ خدا میں ہے

شرما کے منھ چھپایا ہے سورج نے ابر میں
وہ روشنی، وہ نور، رُخِ مصطفیٰ میں ہے

طیبہ میں سانس لیتے ہی مخمور ہو گئے
وہ کیفِ بے پناہ وہاں کی ہوا میں ہے

ہوگا طلوعِ شمسِ ہدایت یہاں سے اب
اُس کا مقام ان دنوں برجِ حرا میں ہے

راضی خدا صحابہ سے اور وہ خدا سے ہیں
لکھی ہوئی یہ بات کلامِ خدا میں ہے

آلِ عبا عبائے نبی میں ہیں دیکھئے
اور میرا غوث دامن آلِ عبا میں ہے

ہے ماورائے فہم مرے غوث کا عروج
وہ منفرد مقامِ وراء الورا میں ہے

کیا مرتبہ ہے حضرتِ تاج الفحول کا
دیدِ رسول و غوث انہیں سعیٔ و صفا میں ہے

سجدے میں مقتدر کو ملا ہے وہ قرب خاص
ہر لمحہ اُن کا منزلِ قربِ خدا میں ہے

سالمؔ خوشا نصیب ہے غوث الوراث کا تو
اور اس کے ساتھ اُمّتِ خیر الورا میں ہے

☆☆☆

نام حاتم کا نہ لو ان کی عطا کے سامنے

نام حاتم کا نہ لو ان کی عطا کے سامنے
ذکر کیا نوشیرواں کا مصطفےٰ کے سامنے

حبّ احمد آلِ احمد کی غلامی کی سند
لے کے جاؤں گا میں یہ ساماں خدا کے سامنے

واسطہ ہو ان کا اور ہو اوّل و آخر درود
سر جھکاتا ہے اثر ایسی دُعا کے سامنے

سُن کے اعلانِ قدم اُن کا ہوا کے دوش پر
ہر ولی کا سر جھکا غوث الوریٰ کے سامنے

ہے سگِ درگاہ غوثِ پاک سالم خیر سے
شیر آ کر دیکھیں تو اس بے نوا کے سامنے

☆☆☆

جو ہے بے سایہ لیکن دو جہاں پہ اس کا سایہ ہے

ہمیں اللہ نے اس شاہ کی اُمت میں بنایا ہے
جو ہے بے سایہ لیکن دو جہاں پر اُس کا سایہ ہے

نبی کا مرتبہ قرآں نے یہ ہم کو بتایا ہے
نہ ایسا کوئی آئے گا نہ ایسا کوئی آیا ہے

انہیں معراج کی شب عرش پر رب نے بلایا ہے
دکھایا ہے انھیں ہر جلوہ بے پردہ دکھایا ہے

ہمیں جب بھی غم و رنج و مصیبت نے ستایا ہے
حضور غوثِ اعظم نے وہیں آ کر بچایا ہے

تعالیٰ اللہ کیسا مرتبہ اللہ سے پایا ہے
شہِ بغداد نے ڈوبا ہوا بیڑا ترایا ہے

خوشا قسمت کہ ہم نے پیر و مرشد ایسا پایا ہے
حضورِ غوثِ اعظم نے جسے دولہا بنایا ہے

☆☆☆

عقل حیراں ہے کہ آخر انہیں کیا کیا کہیے

خالقِ کل کو تو اللہ تعالیٰ کہیے
اور سرکار کو اللہ کا پیارا کہیے

اس کو رزّاق و غنی معطی و داتا کہیے
ان کو ہر نعمتِ دیں بانٹنے والا کہیے

وجہِ تخلیق جہاں صاحبِ اسریٰ کہیے
عقل حیراں ہے کہ آخر انہیں کیا کیا کہیے

شان میں فیض وتصرف میں ہر اک عادت میں
غوث کو وارثِ سرکار مدینہ کہیے

راجدھانی ہے مرے ہند کی اجمیر شریف
اور خواجہ کو مرے ہند کا راجہ کہیے

نام و کام وتن وجاں حال ومقال اچھے ہیں
اچھے صاحب کو نہ کیوں اچھوں سے اچھا کہیے

صاحب مجد و کرم حضرت عین الحق کو
نائبِ غوث جہاں قطب زمانہ کہیے

سیف مسلولِ خدا شاہِ معین الحق کو
اہل سنت کی جماعت میں یگانہ کہیے

مظہر حق و یقیں حضرت عبدالقادر
ان کو شاہنشۂ جیلاں کا چہیتا کہیے

ہے مرے مقتدر آقا کا وہ رُوئے انور
جس میں آتا ہے نظر غوث کا جلوہ کہیے

غوث بغداد سے بھجوائیں شہانہ جس کو
ایسے دولہا کو نہ کیوں قادری دولہا کہیے

سارے اجداد ہیں بغداد کے خادم سالم
خود کو بھی فخر سے بغداد کا کُتّا کہیے

☆☆☆

ہر اک پہلو سے ان کی ذات، بس رحمت ہی رحمت ہے

تخیل مت کہو اس کو یہ اک زندہ حقیقت ہے
وجودِ خلق سارا میرے آقا کی بدولت ہے
وہ ہیں جنت کے مالک ان کے قدموں کی یہ برکت ہے
کہ فرشِ خاک پر بھی گوشۂ گلزارِ جنت ہے
نکوکاروں پہ شفقت ہے گناہگاروں کو ہمت ہے
ہر اک پہلو سے ان کی ذات، بس رحمت ہی رحمت ہے
ہمارا دین اور ایمان بس اُن کی محبت ہے
کہ جن کی ذات پر تکمیلِ دیں اتمام نعمت ہے
کہیں بھی ہاتھ پھیلانے کی ہم کو کیا ضرورت ہے
ہے رب معطی نبی قاسم اب آگے اپنی قسمت ہے
یہ وہ انسان ہیں انسانِ کامل ہے لقب جن کا
بنی آدم میں اُن کی ذات فخر آدمیت ہے
عَلَینا کہہ کے شامل کر لیا سرکار نے ہم کو
گناہگارانِ اُمت سے انہیں کتنی محبت ہے
جنہیں ہوگی انہیں ہوگی تپش خورشیدِ محشر کی
ہمارے واسطے کافی ترا دامانِ رحمت ہے
قیامت جس کو کہتے ہیں وہ جشنِ عید ہے ہم کو
مگر طیبہ سے مہجوری حقیقت میں قیامت ہے

جہاں ان کے قدم ہیں وہ جگہ تو رشکِ جنت ہے

ملی ہیں عیدِ رمضاں عیدِ قرباں جس کے صدقے میں
مرے آقا مرے مولا کی وہ عیدِ ولادت ہے
لواء الحمد محشر میں انہیں کے ہاتھ میں ہوگا
انہیں کے واسطے مخصوص اعزازِ شفاعت ہے
وہ پیارا شہر جس میں مصطفیٰ آرام فرما ہیں
وہیں جینے کی خواہش ہے وہیں مرنے کی حسرت ہے
کہیں کیسے فقط جنت کی کیاری ان کے روضہ کو
جہاں ان کے قدم ہیں وہ جگہ تو رشکِ جنت ہے
گواہی ہے یہ قرآں کی بوقتِ بیعتِ رضواں
بظاہر ہاتھ ہے ان کا بباطن دستِ قدرت ہے
نبی جتنے بھی آئے پیشتر سب کی زبانوں پر
نوید خیر مقدم ان کی آمد کی بشارت ہے
لکھے انسان کیا تعریف اس نورِ مجسم کی
کلام اللہ میں موجود جس کی نعت و مدحت ہے
نہ کیوں ہوں مطمئن ان کے گدا دنیا و عقبیٰ میں
یہاں ان کی حکومت ہے وہاں ان کی حکومت ہے
ہمیشہ وردِ لب یا غوث ہے اور یا رسول اللہ
مری عادت ہے یہ اور مرے آقاؤں کی سنت ہے
ہو سالم پر نگاہِ لطف و رحمت یا رسول اللہ
ہے عاصی تو مگر دل سے گدائے خود بدولت ہے

درشان اہلِ بیت واصحاب کرام

مرے دل میں ولائے آل اصحابِ رسالت ہے
مرے سینے میں پنہاں عظمت ازواج وعترت ہے
خدا بھیجے سلام اور جبرئیل آئیں اجازت سے
یہ ازواجِ نبی کی شان ہے یہ ان کی عزت ہے
لقب ہے اُمہات المومنیں ازواج کا ان کی
مرا کہنا نہیں ہے بلکہ یہ قرآں کی آیت ہے
جو شہزادے ہیں آقا کے وہ آقا ہیں زمانے کے
فضائل ان کے لکھ پائے قلم میں کب یہ طاقت ہے
سبھی شہزادیاں سرکار کی افضل ہیں برتر ہیں
کہ ان میں سے ہر ایک اپنی جگہ خاتونِ جنت ہے
اب اس سے بڑھ کے اونچائی کوئی ہو تو بتا دیجئے
حسن راکب ہیں مرکب دوش سرکار رسالت ہے
مصائب لاکھ آئیں حق پہ تم ثابت قدم رہنا
یہی درسِ حسینی ہے یہی شانِ عزیمت ہے
ہیں کشتی اہل بیت ان کے جو بیٹھا پہنچا منزل پر
گرا کٹ کر جو بس اس کے لیے قعرِ مذلت ہے
ہے سب مخلوق میں بعدِ رُسل جو اعظم و اکرم
وہ اصحاب شہِ والا کی نورانی جماعت ہے

ہے راضی رب صحابہ سے یہ ہے ارشادِ قرآنی
بارشادِ نبی ان میں ہر اک نجمِ ہدایت ہے
ابوبکر و عمر عثمان و حیدر قصرِ ملت کے
ستوں ہیں اور ایسے جن پہ قائم یہ عمارت ہے
مرے آقا کی شانیں خوب چمکیں چار یاروں میں
صداقت ہے، عدالت ہے، سخاوت ہے شجاعت ہے
نبی سے جن کو دنیا ہی میں جنت کا ملا مژدہ
یقیناً ان دسوں کے واسطے مشتاق جنت ہے
ہیں عمِّ مصطفیٰ، شیرِ خدا، شاہِ شہیداں وہ
شہادت کو ہے جس پر ناز حمزہ کی شہادت ہے
صحابہ کے غلام اور اہلِ بیت پاک کے عاشق
ہمیں ہیں اور ہمارا ہی لقب تو اہل سنت ہے
امامِ بو حنیفہ ہے امامِ اعظمِ اُمت
سبھی ابنائے فارس میں وہ مصداقِ بشارت ہے
ہو اک عالم مقلد جس کا وہ ذاتِ گرامی تو
امامِ کل ائمہ ہے، سراجِ دین و ملت ہے
وہ خیرالخلق ہیں، خیرالبشر ہیں، ان کے صدقے میں
کہ تمامی اُمتوں میں ان کی اُمت ،خیرِ اُمّت ہے
غلامِ آل و اصحاب اور گدا ہے غوثِ اعظم کا
ذرا دیکھو تو کتنے اوج پر سالمؔ کی قسمت ہے

☆☆☆

درشانِ غوثِ اعظم

بحمد اللہ مرا آقا وہ سلطانِ ولایت ہے
جو شیخ الکل ہے غوث دو جہاں ذیشان وشوکت ہے
وہی غواص دریائے شریعت اور طریقت ہے
وہی تو شہسوار راہِ عرفان و حقیقت ہے
ہے اس سے دین زندہ و محیِ دین و ملت ہے
اسی کے دم قدم سے سب بہار باغ سنت ہے
وہی ہے قطب ربانی وہی غوثِ صمدانی
وہی محبوبِ سبحانی وہی محبوبِ خلقت ہے
اسے حسنین کا پیارا علی کا لاڈلا کہیے
وہی تو وارثِ حال شہنشاہِ رسالت ہے
ہمارے بخشوانے کے لیے محشر میں بس کافی
اسی کے جدّ امجد کی سفارش ہے شفاعت ہے
قدم اس کا ہے سارے اولیا اللہ کے سر پر
یہی ارشاد جملہ رازدارانِ حقیقت ہے
وہ ہے شیخ المشائخ سید السادات کیا کہنا
وہی مسند نشین مسندِ رشد و ہدایت ہے
بدلوا دے مقدر جو قضا کو خواب میں بدلے
اسی میں تو یہ طاقت ہے یہ قدرت ہے یہ ہمت ہے

ذرا دیکھو نسب اس کا اسی کے خانوادے میں
نبوت ہے، ولایت ہے، شہادت ہے، امامت ہے
اسی سے سب ملا ہم کو وہی سب کچھ ہمیں دے گا
وہی آقائے نعمت ہے وہی دریائے رحمت ہے
و اعلامی علی راس الجبال سے ہوا ثابت
اسی کا جھنڈا اونچا ہے اسی کی بادشاہت ہے
نیابت میں نبی کی اب زمینوں آسمانوں میں
قیامت تک حضورِ غوث اعظم کی حکومت ہے
ڈریں دنیا کے شیروں سے یہ ہم سے ہو نہیں سکتا
خوشا قسمت ہمیں بغداد کے کتوں سے نسبت ہے
ہماری عرض پہنچا دے صبا بغداد والے تک
محی الدین کی پھر دین کو بے حد ضرورت ہے
اباً عن جد گدا ابن گدا ہوں غوث اعظم کا
بحمد اللہ حاصل مجھ کو یہ موروثی نسبت ہے
غلاموں کا ہمیشہ خاتمہ ایمان پر ہوگا
یہ وعدہ ہے ذرا دیکھو تو ہم پر کیسی شفقت ہے
جو سالکؔ کام آئے گی ترے دُنیا و عقبیٰ میں
وہ تیری قادریت ہے وہ تیری قادریت ہے

☆☆☆

درشانِ پیرانِ سلسلہ

ہمیشہ لب پہ میرے مدح پیرانِ طریقت ہے
انھیں کے ذکر سے تو میرے گھر میں خیر و برکت ہے
بحمداللہ مجھے اس مرشدِ کامل سے بیعت ہے
جو ہندوستان کا والی معینِ دین و ملت ہے
حضور خواجۂ اجمیر کا احسان کیا کہیے
دیارِ ہند میں اسلام آج ان کی بدولت ہے
زیارت کا شرف حاصل ہوئے گو ایک جگ بیتا
مگر نظروں میں میری آج تک وہ پیاری صورت ہے
مرے آقا بہا الدین انصاری، کا کیا کہنا
امام الاولیا ہے ساقئ صہبائے وحدت ہے
سماں جنگل میں منگل کا جو چاہے دیکھ لے جا کر
جو دیوگیر تھا وہ اب مرکزِ حسنِ عقیدت ہے
ابوالفضل آلِ احمد شمس دیں اچھے میاں صاحب
یہ پیارا نام تو آنکھوں کی ٹھنڈک، دل کی راحت ہے
ہے نام اچھا، ہے کام اچھا، ہے تن اچھا، ہے جاں اچھی
مرے اچھے میاں کی اچھی صورت، اچھی سیرت ہے
حضورِ شاہِ عین الحق کا رُتبہ ہو بیاں کیسے
ہمارے فہم ناقص سے ورا ان کی حقیقت ہے

وہ اپنے وقت کے منصور بھی ہیں بو حنیفہ بھی
بقولِ شیخ ان کے ظرف میں اس درجہ وسعت ہے

مٹایا نجدیت کو، زورِ اسماعیل کو توڑا
مقابل ٹھہرے سیف اللہ کے یہ کس کی ہمت ہے

سقانی الحب کے ساقی نے دیا خود وصل کا ساغر
جبھی تو میرا ساقیؔ مست صہبائے محبت ہے

فقیرِ قادری کہلائے جانے پر جو نازاں ہو
وہی تو اعلیٰ حضرت اور امام اہلِ سنت ہے

ہے نسبت غوث سے اور غوث کے ہمنام سے ہم کو
اکہری سب کی ہے پر اپنی دوہری قادریت ہے

ملی مسند نشینی جس کو بابِ غوثِ اعظم کی
یقیناً غوث کا نائب ہے شایانِ وزارت ہے

جھکا کر سر کو سجدے میں اُٹھانا سر نہ سجدے سے
عبادت ہی نہیں ہے بلکہ معراجِ عبادت ہے

پدر تاج الفحول اور فخرِ جدّ و اب پسر اُن کا
ہمارا پیر و مرشد تاجدارِ اہل سنت ہے

نظر آتے ہیں بے پردہ حضورِ غوث کے جلوے
حضورِ قادری دولہا کی کیا نورانی صورت ہے

ولی کامل، محدث اور مفسر، مفتیؔ اعظم
یہ شانیں جمع ہیں اک ذات میں اللہ کی قدرت ہے

زباں پر ان کا نام اور دل میں ان کی یاد ہے سالکؔ
یہ میری زندگی اس یاد ہی سے عبارت ہے

☆☆☆

نذرِ عقیدت بہ دربارِ امام رضا مشہد مقدس

کرم ہے یہ ہم پر ہمارے خدا کا
بنایا ہمیں اُمّتی مصطفیٰ کا
کریں شکر جتنا بھی کم ہے خدا کا
کہ در مل گیا ہم کو غوث الوریٰ کا
ہے یہ لطف سرکارِ غوث الوریٰ کا
دکھایا ہمیں دَر امامِ رضا کا
نبی و علی کے یہ لختِ جگر ہیں
ہے کیا پوچھنا ان کی جود و سخا کا
نہ کیوں مجھ سے راضی خدا و نبی ہوں
کہ ہوں نام لیوا امامِ رضا کا
یہ پیروں میں ہیں قادری سلسلے کے
ہے غل قادریوں میں ان کی عطا کا
ہے سونے کی زنجیر یہ سلسلہ یوں
کہ ہے اہلِ بیتِ شہِ انبیا کا
یہ فیضِ رضا ہے کہ کرخی کے در پر
مجرّب ہے مقبول ہونا دُعا کا
کرم مجھ پہ ہے میرے مرشد کا سالمؔ
کہ دامن ہے ہاتھوں میں غوث الوریٰ کا

☆☆☆

شہنشاہِ جیلاں نگاہِ کرم

نگاہِ کرم ہاں نگاہِ کرم
شہنشاہِ جیلاں نگاہِ کرم

نبی کے دل و جاں نگاہِ کرم
مرے پیرِ پیراں نگاہِ کرم

ہو صدقہ حسین و حسن کا عطا
پئے شاہِ مرداں نگاہِ کرم

غریبوں کا تیرے سوا کون ہے
پناہِ غریباں نگاہِ کرم

پریشاں بہت ہیں غلام آپ کے
بحالِ پریشاں نگاہِ کرم

بڑا پیر کہتے ہیں سب آپ کو
بسوئے مریداں نگاہِ کرم

یہ ہے دم بہ دم عاشقوں کی صدا
ہو محبوب سبحاں نگاہِ کرم

تمہیں تو ہو غوث اور فریادرس
پئے جن و انساں نگاہِ کرم

ہیں گھیرے ہوئے آفتیں المدد
کھڑا ہوں میں حیراں نگاہِ کرم

سفر ہے طویل اور خطرناک ہیں
ہوں بے ساز و ساماں نگاہِ کرم

پئے آل احمد پئے عینِ حق
شہنشاہِ جیلاں نگاہِ کرم

بفضلِ رسول و محبِّ رسول
شہنشاہِ جیلاں نگاہِ کرم

پئے مقتدر بہرِ عبدالقدیر
شہنشاہِ جیلاں نگاہِ کرم

کہوں تم سے کیا تم پہ روشن ہیں سب
مرے دل کے ارماں نگاہِ کرم

قدم رکھ کے آنکھوں پہ سر پر مرے
کرو مجھ پہ احساں نگاہِ کرم

وہ دن جلد آئے کہ بغداد میں
بنوں تیرا مہماں نگاہِ کرم

زمانہ کو ٹھکراؤں اور میں بنوں
ترے در کا درباں نگاہِ کرم

وہاں سے ہو طیبہ کی پھر حاضری
بہ شاہِ رسولاں نگاہِ کرم

میں سالمؔ ہوں مجھ پر خدا کے لیے
مرے شاہ و سلطاں نگاہِ کرم

آنِ پیغمبری کی بات کریں

شانِ ظلّ اللّٰہی کی بات کریں
آنِ پیغمبری کی بات کریں

نورِ عینِ نبی کی بات کریں
سرورِ ہر ولی کی بات کریں

اپنے دل کی لگی کی بات کریں
ان کی پیاری گلی کی بات کریں

جانِ زہرہ و دلبرِ حیدر
فخرِ آلِ نبی کی بات کریں

سبطِ سبطینِ صاحبِ لولاک
نوبرِ ہاشمی کی بات کریں

جو ولی ہے تمام ولیوں کا
کیوں نہ ایسے ولی کی بات کریں

بانٹے خیرات میں ولایت جو
اس کی دریا دلی کی بات کریں

پائیں جو بھیک غوث سے پھر وہ
کیوں بھلا مفلسی کی بات کریں

ہو چکے بات جب ہر اک در کی
تب درِ قادری کی بات کریں

کریں دولہا کی عظمتوں کی بات
سجدۂ آخری کی بات کریں

کاش سالمؔ ہم اپنی ساری عمر
یوں ہی غوث و نبی کی بات کریں

☆☆☆

کہ قادر ہیں حضورِ غوث اعظم، قادری ہم ہیں

مصائب کے پہاڑوں میں بھی مصروفِ خوشی ہم ہیں
کہ قادر ہیں حضورِ غوث اعظم، قادری ہم ہیں
ہیں لاکھ آزادیاں قربان، اس پیاری اسیری پر
ازل ہی سے اسیرِ حلقۂ موئے نبی ہم ہیں
وہ خیر الخلق ہیں اور خیرِ اُمت ہیں غلام ان کے
ہمیں ہے ناز، محبوبِ خدا کے اُمّتی ہم ہیں
نہ کیوں ہوں مشکلیں سب حل ہماری فضلِ مولا سے
غلامِ حضرتِ مشکل کشا مولا علی ہم ہیں
ہیں موروثی گدائے آستانِ شاہِ جیلانی
ازل سے قادری ہم ہیں ابد تک قادری ہم ہیں
ہیں ہندی ہم تو دیکھو والیٔ ہندوستاں ہیں وہ
حقیقت ہے کہ زیرِ سایۂ ہندالولی ہم ہیں
بھروسہ ہے ہمیں دونوں جہاں میں آلِ احمد کا
خوشا قسمت خوشا قسمت کہ آلِ احمدی ہم ہیں
نہ کیوں ہو خادمانِ غوث کے زمرے میں نام اپنا
فقیرے از فقیرانِ فقیرِ قادری ہم ہیں
حضورِ غوثِ اعظم نے جسے بھیجا غلاف اپنا
اسی عاشق کے عاشق تو بفضلِ ایزدی ہم ہیں
رسائی ہے شۂ بغداد تک فیضان مرشد سے
فدائے پیر ہیں سالؔم گدائے قادری ہم ہیں

دل بندِ نبی بغداد میں ہے، فرزند علی بغداد میں ہے

دل بندِ نبی بغداد میں ہے، فرزندِ علی بغداد میں ہے
شبیر کا ہے جو نورِ نظر، ایسا حسنی بغداد میں ہے
ہر بات میں غوثِ اعظم کی، ہے رنگ مدینے والے کا
طیبہ کا گماں ہوتا ہے جہاں، اک ایسی گلی بغداد میں ہے
ہیں دونوں ہی کتنے پیارے نگر، قربان ہے ان پر قلب وجگر
نبیوں کا نبی ہے طیبہ میں، ولیوں کا ولی بغداد میں ہے
کیا شان ہے عرس کی محفل کی، محسوس ہمیں کچھ ایسا ہوا
جیسے کہ ہمارا پیارا نبی مکی مدنی بغداد میں ہے
وہ غوث جہاں، وہ شیخ الکل، وہ قطبِ دو عالم محی الدیں
القاب یہ سجتے ہیں جس پر، ہاں آقا وہی بغداد میں ہے
جنت کی ہواؤں کے جھونکے اور نور کی بارش کیا کہنا
کس درجہ سہانہ موسم یہ اللہ غنی بغداد میں ہے
اک کیف کا عالم طاری ہے اور وجد میں ہے رُوحِ زائر
مسرور ہے دل، ٹھنڈا ہے جگر، ہونٹوں پہ ہنسی بغداد میں ہے
ہو مانگنے والا گر ضدّی پڑ جائے گی پھر جھولی چھوٹی
ہر چیز وہاں سے ملتی ہے کس شے کی کمی بغداد میں ہے
ہوں یوں تو بدایونی سالم، پر اصل میں، میں بغدادی ہوں
رہنے کو کہیں بھی کیوں نہ رہوں، پر رُوح مری بغداد میں ہے

☆☆☆

میں ہوں اے میرے غوث الوریٰ آپ کا

آپ کا ہاں فقط، آپ کا آپ کا
میں ہوں، اے میرے غوث الوریٰ آپ کا

آپ ہیں نائبِ سرورِ انبیا
ہے لقب سرورِ اولیا آپ کا

غوث اعظم ہیں جب آپ پھر کیوں نہ ہو
فرش سے عرش تک غلغلہ آپ کا

اک نظر سے بنایا ولی چور کو
کوئی کیا لکھ سکے مرتبہ آپ کا

کیا ڈرے گا زمانے کے شیروں سے وہ
جس کی گردن میں پٹہ پڑا آپ کا

وہ خدا کا ہوا، جو نبی کا ہوا
وہ نبی کا ہوا، جو ہوا آپ کا

ہے یقیں وہ دُعا رَد نہ ہوگی کبھی
جس دُعا میں بھی ہو واسطہ آپ کا

کیسے کہہ دوں مرے پاس کچھ بھی نہیں
ہے مرے پاس سب کچھ دیا آپ کا

ہو نگاہِ عنایت پئے مقتدر
میرے آقا وہ ہے لاڈلا آپ کا

جس کو بھیجا غلاف آپ نے بالیقیں
وہ ہے محبوب غوث الوریٰ آپ کا

سالِمؔ قادری گائے گا عمر بھر
گیت اے میرے آقا سدا آپ کا

☆☆☆

غوث الاعظم غوث الاعظم غوث الاعظم

غوث الاعظم غوث الاعظم   غوث الاعظم غوث الاعظم

افضل و اعلیٰ اعظم و اکرم   حسنِ سراپا خلقِ مجسم
کیوں نہ ہو اونچا ان کا پرچم   وہ ہیں وارثِ سرورِ عالم
غوث الاعظم غوث الاعظم   غوث الاعظم غوث الاعظم

صاحبِ تخت و تاج یہی ہیں   راجہ اور مہاراج یہی ہیں
کل بھی تھے اور آج یہی ہیں   کل بھی ہوں گے مونس و ہمدم
غوث الاعظم غوث الاعظم   غوث الاعظم غوث الاعظم

کتنا اچھا ان کا شجرہ   جڑ مضبوط اور شاخیں اعلیٰ
احمد و حیدر دادا نانا   شبّر اور شبیر کا سنگم
غوث الاعظم غوث الاعظم   غوث الاعظم غوث الاعظم

کتنے اچھے شاہِ جیلاں   جن کا لقب محبوبِ سبحاں
ان پر صدقے ان پر قرباں   میں ہی کیا یہ سارا عالم
غوث الاعظم غوث الاعظم   غوث الاعظم غوث الاعظم

بات ہے ان کی حکمِ شریعت   ذات ہے ان کی آیۂ رحمت
ہاتھ ہے ان کا دستِ قدرت   نام ہے ان کا اسمِ اعظم
غوث الاعظم غوث الاعظم   غوث الاعظم غوث الاعظم

ہم کو اب بغداد بلاؤ   روضۂ پُر انوار دکھاؤ
گتھی مقدر کی سلجھاؤ   اور مٹاؤ سب دُکھ سب غم
غوث الاعظم غوث الاعظم   غوث الاعظم غوث الاعظم

ہاتھ میں ہے دامانِ قدیری   رشک شاہی ہے یہ فقیری
کیوں نہ ہو پھر ٹھوکر میں امیری   جب ہو کرم سالمؔ پر ہر دم
غوث الاعظم غوث الاعظم   غوث الاعظم غوث الاعظم

مجھ کو یا غوث مصیبت سے چھڑاؤ جلدی

سخت مشکل میں ہوں بغداد سے آؤ جلدی
مجھ کو یا غوث مصیبت سے چھڑاؤ جلدی

آؤ بغدادِ معلّٰی کی ہواؤ جلدی
رو رہا ہوں مجھے تم آ کے ہنساؤ جلدی

اک اشارے سے تمہارے ہوئے مردے زندہ
قلبِ مردہ کو ہمارے بھی جلاؤ جلدی

آنے والے ہیں مرے گھر مرے غوث الاعظم
دُور ہو جاؤ مرے گھر سے بلاؤ جلدی

ابھی مٹ جائیں گے سب درد و الم رنج و محن
مجھ کو "میرا"[۱] کا قصیدہ تو سناؤ جلدی

حشر میں دوڑیں گے ہم ان کی طرف یہ کہہ کر
اپنے دامن میں غلاموں کو چھپاؤ جلدی

میں نے مانا کہ برا حد سے برا ہوں لیکن
صدقہ اچھوں کا مجھے اچھا بناؤ جلدی

آنکھیں بے حد ہی ترستی ہیں زیارت کے لیے
مجھ کو اب روضۂ اقدس پہ بلاؤ جلدی

میں وہ سالمؔ ہوں جو خادم ہے تمہارا یا غوث
اپنے خادم کو تم آفت سے بچاؤ جلدی

☆☆☆

۱۔ اعلیٰ حضرت تاج الفحول قدس سرّہ کے قصیدے "مہرباں مجھ پہ ہے اللہ تعالیٰ میرا" کی طرف اشارہ ہے۔

پیر ہے سارے پیروں کا اور غوث و قطب ربانی ہے

وہ ہے ولی سب ولیوں کا اور شیر خدا کا جانی ہے
پیر ہے سارے پیروں کا اور غوث و قطب ربانی ہے
غوث کی میرے شان تو دیکھو کیا کہنا سبحان اللہ
نانا ہیں محبوبِ خدا وہ محبوبِ سبحانی ہے
میری مدد کو تین ہیں کافی اور یہ تینوں یکتا ہیں
ایک ہے اللہ، ایک محمد، ایک شہِ جیلانی ہے
زمزم اور تسنیم و کوثر، نہرِ زرقا، آبِ حیات
سب کا مزہ مل جاتا ہے بغداد کا کیسا پانی ہے
جاتے ہیں کہاں ہم اس در سے یہ غوث کا در ہے غوث کا در
جینا بھی یہیں، مرنا بھی یہیں، یہ جی میں اب تو ٹھانی ہے
بنتا ہے نظر سے چور ولی اور خاک ہے ضامن جنت کی
کیا ان کی نظر بابرکت ہے، کیا خاکِ در نورانی ہے
پیر ہے میرا غوث کا مظہر، اس جیسا بھی کوئی نہیں
غوث بھی میرا لاثانی اور مرشد بھی لاثانی ہے
اس در کی گدائی پائی ہے الحمدللہ سالمؔ نے
جس در کے گدا کی ٹھوکر میں شاہی ہے سلطانی ہے

☆☆☆

ہم اب بغداد جائیں گے

ہم اب بغداد جائیں گے، ہم اب بغداد جائیں گے
وہاں دھومیں مچائیں گے، وہاں خوشیاں منائیں گے
حضورِ غوث کے قدموں کو چومیں گے عقیدت سے
کبھی سو جان سے ہوں گے تصدق ان کے روضہ پر
کبھی ہم جالیوں پر غوث کی قربان جائیں گے
کبھی سرکار کے قدموں کے نیچے لوٹ جائیں گے
کبھی دیوان خانے میں جمے گی محفلِ مستاں
کبھی ان کے درِ اقدس پہ ہم دُھونی رمائیں گے
وہ قدرت ربِّ قادر سے ملی ہے عبدِ قادر کو
کہ ان سے ان کے خادم جو بھی مانگیں گے وہ پائیں گے
فقیر قادری کے آستانے کے فقیروں کو
شہ بغداد و جیلاں اپنے دامن میں چھپائیں گے
منے گا گیارھویں کا جشن پوری شان و شوکت سے
ہم اپنے پیارے غوثِ پاک کی شادی رچائیں گے
بلائیں گے ہمیں سرکار ہر سال اپنی خدمت میں
خدا کے حکم سے ہر سال ہم بغداد جائیں گے
حضورِ قادری دولہا نے بھیجا ہے ہمیں سالم
ہمیں انعام بھی وہ غوثِ اعظم سے دلائیں گے

☆☆☆

اب قیامت تک حکومت ہے شہِ بغداد کی

جو نبی الانبیا ہے وہ ملا مجھ کو نبی
اور ولی الاولیا ہے میرا والی و ولی

میری قسمت دیکھئے کتنی بڑی نسبت ملی
قادری ہوں قادری ہوں قادری ہوں قادری

جن کے آگے ہر ولی وقطب کی گردن جھکی
ایسا عالی مرتبہ ہے صرف میرا غوث ہی

ان کا نامِ پاک سُن کر کھل گئی دل کی کلی
ان کا نامِ پاک لینے سے مصیبت ٹل گئی

سہروردی نقشبندی یا رفاعی سنجری
سلسلہ کوئی بھی ہو ہے سب میں ان کی روشنی

ان کا جھنڈا ان کی نوبت ان کا سکہ ان کی بات
اب قیامت تک حکومت ہے شہِ بغداد کی

کھا رہے ہیں پی رہے ہیں ان کا دانہ پانی ہم
گا رہے ہیں گیت ان کے اس لیے ہم ہر گھڑی

ہیں شہ بغداد فخرِ خاندانِ مصطفیٰ
اور شمعِ دودمانِ حضرتِ مولیٰ علی

تھا برا لیکن مجھے اچھے نے اچھا کر دیا
قادری ہوں میں خوشا قسمت اور آلِ احمدی

دل دیا جس کو تو سمجھو اس کو سب کچھ دے دیا
دل لگا لینے کو ہرگز مت سمجھنا دل لگی

قادری دولہا کے صدقے میں خدا کا شکر ہے
ہوتی ہے سالم کی بھی بغداد و طیبہ حاضری

☆☆☆

مرے غوث کا یہ کرم دیکھ لو

مرے غوث کا یہ کرم دیکھ لو
ہیں سب دور درد و الم دیکھ لو

جھکائے ہے گردن کو ہر اک ولی
ذرا ان کی شانِ قدم دیکھ لو

وہ کتنی بھی اونچی ہو چوٹی مگر
فضاؤں میں ان کا علَم دیکھ لو

جو لکھ دیں مقدر کی تحریر ہے
قلم ہے انھیں کا قلم دیکھ لو

مرا غوث ہر دم مرے ساتھ ہے
یہ دیکھو خدا کی قسم دیکھ لو

سفر، حادثہ اور مرض الاماں
پریشاں نہیں پھر بھی ہم دیکھ لو

یہ سالمؔ تمہارا ہے یا غوث اسے
ذرا بہرِ شاہِ اُمم دیکھ لو

☆☆☆

مری سمت غوث الوریٰ دیکھ لو

مرے غوث کا مرتبہ دیکھ لو
جھکے ہیں سرِ اولیا دیکھ لو

وہ ہیں نائبِ مصطفیٰ دیکھ لو
وہ ہیں وارثِ مرتضیٰ دیکھ لو

جو چاہا وہی ہو گیا دیکھ لو
ولی چور کو کردیا دیکھ لو

بھلا شان بغداد کی کیا لکھیں
یہ ہے جنت اولیا دیکھ لو

منور منور ہیں دیوار و در
معطّر معطّر فضا دیکھ لو

فقط اک نظر ہاں فقط اک نظر
اِدھر بھی شہِ اولیا دیکھ لو

خدا کے لیے اک نگاہِ کرم
برائے حبیبِ خدا دیکھ لو

ہے کتنا کرم مجھ پہ سرکار کا
مجھے پھر َبلا سے جدا دیکھ لو

دیا میرے باوا نے مجھ کو تمہیں
مرا رب میرا اور بھلا دیکھ لو

میں ہوں آپ کا سالم قادری
مری سمت غوث الوریٰ دیکھ لو

☆☆☆

چارسو ہے بارشِ فضلِ خدا بغداد میں

چار سو ہے بارشِ فضلِ خدا بغداد میں
جلوہ گر ہے جانشینِ مصطفیٰ بغداد میں

ہے علی کے لاڈلوں کا لاڈلہ بغداد میں
شیر ہے اک وارثِ شیرِ خدا بغداد میں

مشکلیں حل کرتے ہیں مشکل کشا بغداد میں
رَد بلا کرتے ہیں شاہِ کربلا بغداد میں

پائے تختِ بادشاہِ اولیا ہے اس لیے
سر کے بل آتے ہیں سارے اولیا بغداد میں

بوئے طیبہ سے مہکتی ہے فضا بغداد کی
آتی ہے فردوس سے ٹھنڈی ہوا بغداد میں

غوث کے صدقے میں سب پاتے ہیں منھ مانگی مراد
رَد نہیں ہوتی کبھی کوئی دُعا بغداد میں

ہے کرم یہ قادری دولہا کا اس کے حال پر
ان کا سالمؔ آج ہے نغمہ سرا بغداد میں

☆☆☆

سُن اے فریادرس، تیرے گدا فریاد کرتے ہیں

ستم ہر دم نئے اہلِ ستم ایجاد کرتے ہیں
سُن اے فریادرس، تیرے گدا فریاد کرتے ہیں

کرم اتنا غلاموں پر شہِ بغداد کرتے ہیں
اسیرِ عشق کو ہر قید سے آزاد کرتے ہیں

انہیں پر ناز ہے ہم کو، انہیں سے پیار ہے ہم کو
انہیں کو یاد کرتے ہیں، انہیں کو یاد کرتے ہیں

مدد کو کون آتا ہے، مدد یہ کون کرتا ہے
شہِ بغداد آتے ہیں، شہِ بغداد کرتے ہیں

غلاموں کو قیامت تک، نہ ہو خوف و خطر کوئی
حضورِ غوث اعظم، لاتخف ارشاد کرتے ہیں

حضور غوث کی تصویر پھر جاتی ہے آنکھوں میں
شہِ عبدالقدیرِ پاک کو جب یاد کرتے ہیں

کمی کس چیز کی سالم تجھے کس بات کا غم ہے
ترے آقا تری ہر بات پر تو صاد کرتے ہیں

☆☆☆

میرا حامی میرا ناصر، عبدالقادر عبدالقادر

اُوپر نیچے، یامن و یاسر، عبدالقادر عبدالقادر
اول و آخر، باطن و ظاہر، عبدالقادر عبدالقادر
میرا والی جگ کا داتا، شیخ الکل، ولیوں کا مولا
عبدالقادر عبدالقادر عبدالقادر عبدالقادر
عبدالقادر نام ہے تیرا بگڑی بنانا کام ہے تیرا
تجھ سے عیاں ہے قدرتِ قادر، عبدالقادر عبدالقادر
دنیا جو بھی چاہے سمجھے، مجھ کو بالکل تنہا جانے
میرا حامی میرا ناصر، عبدالقادر عبدالقادر
دشت و جبل میں، بحر و بر میں، اُتر دکھن، پورب پچھّم
ہر جا ہے تو حاضر و ناظر، عبدالقادر عبدالقادر
چوروں کو ابدال بنایا، مفلس کو خوشحال بنایا
ایسے ہیں کتنے ہی نظائر، عبدالقادر عبدالقادر
شان کا تیری خاک بیاں ہو، عجز ہی ان کا بلکہ عیاں ہو
لکھیں گر دُنیا کے شاعر، عبدالقادر عبدالقادر
پیرِ پیراں، میرِ میراں، غوث الاعظم، شاہِ جیلاں
باز اشہب، قطبِ دوائر عبدالقادر عبدالقادر
عین و معین و مظہر حق اور مقتدر آقا، قادری دولہا
سب ہیں تیرے نام کے ذاکر عبدالقادر عبدالقادر
سالؔم جلدی بغداد آؤ، جالی ہماری صاف کراؤ
اب تو یہ فرمان ہو صادر عبدالقادر عبدالقادر

اور مدد ان کی ہر گھڑی دیکھی

شان یہ پائے غوث کی دیکھی
سب کی گردن جھکی ہوئی دیکھی

پست ہے جس کے سامنے ہر اوج
واہ کیا شانِ قادری دیکھی

کوئے طیبہ کو اس نے دیکھ لیا
جس نے بغداد کی گلی دیکھی

ہم نے غوث الوریٰ کے قبضے میں
دیکھی ہاں موت و زندگی دیکھی

ان کو پایا ہمیشہ اپنے پاس
اور مدد ان کی ہر گھڑی دیکھی

اچھے صاحب کی ہے یہ شانِ کرم
اچھی کردی جو شے بری دیکھی

لب پہ آتے ہی نامِ فضلِ رسول
ہم نے باطل میں ابتری دیکھی

مقتدر کی نماز کیا کہنا
کس نے کب ایسی بندگی دیکھی

اپنے مرشد میں ہم نے اے سالم
شانِ غوث و علی نبی دیکھی

☆☆☆

راجدھانی تو یہ دونوں ہی ہیں طیبہ بغداد

کیا بتائے گا بھلا کوئی ہے کیسا بغداد
جو بھی تعریف ہو ہے اس سے زیادہ بغداد

قبلۂ جان و جسد طیبہ و بطحا کے سوا
ہم کو لگتا ہے ہر اک شہر سے اچھا بغداد

واں نبیوں کے نبی ہیں یہاں ولیوں کے ولی
راجدھانی تو یہ دونوں ہی ہیں طیبہ بغداد

ہم تو بغداد کے، بغداد کے، بغداد کے ہیں
ہاں ہمارا ہے، ہمارا ہے، ہمارا بغداد

ہے یہ احسانِ عظیم ان کا کہ تجھ کو سالمؔ
خود ترے قادری دولہا نے دکھایا بغداد

☆☆☆

مبارک ہو کھلا ہے بابِ میخانہ مبارک ہو

مبارک ہو پھر آیا جشنِ سالانہ مبارک ہو
سجایا غوث نے دربارِ شاہانہ مبارک ہو

کمی کس چیز کی ہے غوثِ اعظم کے خزانے میں
لٹانا ان کی عادت ہے ہمیں پانا مبارک ہو

حضورِ غوث ساقی ہیں ملے گی قادری صہبا
مبارک ہو کھلا ہے بابِ میخانہ مبارک ہو

بلایا ہے شہِ بغداد نے تم کو تو آئے ہو
مبارک قادریوں تم کو یہ آنا مبارک ہو

مریدی لاتخف سن کر نہ کیوں سب قادری خوش ہوں
ہمارے حق میں آقا کا یہ فرمانا مبارک ہو

ہم اب بغداد سے طیبہ کو جائیں گے خوشا قسمت
یہاں آنا مبارک تھا وہاں جانا مبارک ہو

مبارک باد دو سالکم انہیں جو در پہ حاضر ہیں
مبارک ہو انہیں دیدارِ جانانہ مبارک ہو

☆☆☆

مٹ جائیں گے سارے رنج والم، بغداد چلو بغداد چلو

مٹ جائیں گے سارے رنج والم، بغداد چلو بغداد چلو
لہرائیں گے خوشیوں کے پرچم، بغداد چلو بغداد چلو

فریاد رساں بغداد میں ہے، امداد کناں بغداد میں ہے
بغداد میں ہیں غوث الاعظم، بغداد چلو بغداد چلو

بغداد کو جس دم جائیں گے، قسمت پہ بہت اترائیں گے
گائیں گے خوشی میں جھوم کے ہم، بغداد چلو بغداد چلو

وہ قبہ زرقا دیکھیں گے، وہ جالی زیبا دیکھیں گے
چومیں گے شہِ جیلاں کے قدم، بغداد چلو بغداد چلو

دُکھ درد سبھی مٹ جاتے ہیں، بغداد کا پانی پینے سے
لگتا ہے کہ پیتے ہیں زمزم، بغداد چلو بغداد چلو

بغداد کے جانے والوں کو طیبہ سے بلاوا آتا ہے
خوش ہوتے ہیں ان سے شاہِ اُمم، بغداد چلو بغداد چلو

بغداد جو سالم جاتا ہے گن غوث کے اپنے گاتا ہے
ہے قادری دولہا کا یہ کرم، بغداد چلو بغداد چلو

☆☆☆

کیجئے ان کو کچھ عطا میرے حضورِ غوثِ پاک

ہوتے ہیں رُخصت اب گدا میرے حضورِ غوثِ پاک
کیجئے ان کو کچھ عطا میرے حضورِ غوثِ پاک

خیر سے گھر کو جائیں ہم لوٹ کے پھر سے آئیں ہم
دے دو ہمیں تو یہ دُعا میرے حضورِ غوثِ پاک

جیسے ہم آئے ہیں یہاں، سوئے مدینہ ویسے ہی
جائے ہمارا قافلہ، میرے حضورِ غوثِ پاک

جیسے بھی ہیں برے بھلے، ہیں تو حضور آپ کے
بس ہے تمہارا آسرا، میرے حضورِ غوثِ پاک

نانا ہیں پیارے مصطفیٰ، دادا علی مرتضیٰ
دادی تمہاری فاطمہ، میرے حضورِ غوثِ پاک

صدقۂ مقتدر قدیر، دیجئے پیر دستگیر
اچھے میاں کا واسطہ، میرے حضورِ غوثِ پاک

سالمؔ قادری کو دو آج تو بھیک اس قدر
جائے خوشی سے جھومتا، میرے حضورِ غوثِ پاک

☆☆☆

کرم کی مجھ پہ کردو اک نظر یا شاہِ جیلانی

کرم کی مجھ پہ کر دو اک نظر، یا شاہِ جیلانی
تمہارا ہو کے میں جاؤں کدھر، یا شاہِ جیلانی

تمہارے نام لیوا ہیں، تمہارے در کے خادم ہیں
مرے اجداد اور میرے پدر، یا شاہِ جیلانی

تمہارا ہوں، تمہارا ہوں،، تمہارا ہوں، تمہارا ہوں
اباً عن جد غلامِ معتبر، یا شاہِ جیلانی

تمہارا نامِ نامی رات دن کا وِرد ہے میرا
وظیفہ ہے یہی شام و سحر، یا شاہِ جیلانی

لگایا نعرۂ یا غوث، جب بے ساختہ میں نے
ٹلی مشکل، ملی فتح و ظفر، یا شاہِ جیلانی

مجھے ہم نام کا اب جشنِ صد سالہ منانا ہے
بظاہر تو ہوں میں بے بال و پر، یا شاہِ جیلانی

اُٹھا کر ناز تم نے ہی مری عادت بگاڑی ہے
کراؤ معرکہ اب یہ بھی سر، یا شاہِ جیلانی

بنیں سب کام بگڑے اور پوری سب مرادیں ہوں
زمانہ دنگ ہو یہ دیکھ کر، یا شاہِ جیلانی

بس اب اس کے سوا سالمؔ کو کچھ کہنا نہیں تم سے
کہ تم کو تو ہے خود سب کچھ خبر، یا شاہِ جیلانی

☆☆☆

والیِ ہندوستاں غریب نواز

بنایا رب نے تمھیں بے گماں غریب نواز
سنو غریبوں کی اب داستاں غریب نواز

اسی لیے تو ہم آئے ہیں آپ کے در پر
ہیں آپ والیِ ہندوستاں غریب نواز

یہ سب غریب نوازی ہے آپ کی ورنہ
کہاں ہیں ہم سے غریب اور کہاں غریب نواز

کرم ہے غوث کا یہ قادری غلاموں پر
کہ اِن غلاموں پہ ہیں مہرباں غریب نواز

لیا ہے ہاتھ جو ہاتھ میں اپنے سالمؔ کا
تو اس کی لاج بھی رکھنا ہے ہاں غریب نواز

☆☆☆

سلطان الہند غریب نواز

نادار ہیں ہم، لاچار ہیں ہم، سلطان الہند غریب نواز
کر دیجیے خدارا ہم پہ کرم، سلطان الہند غریب نواز

ہاں ہند کے تم ہی راجہ ہو اور نائبِ شاہِ بطحا ہو
ہو جان و دلِ غوث الاعظم، سلطان الہند غریب نواز

اجمیر میں یوں محسوس ہوا، بغداد میں جیسے بیٹھے ہیں
یا دیکھ لیا طیبہ کا حرم، سلطان الہند غریب نواز

یوں آپ کے ہوتے ساتے بھی اب ہند میں جینا دوبھر ہے
ہے کیسا ستم بالائے ستم سلطان الہند غریب نواز

سب کام ہمارے بنتے ہیں اک جنبشِ چشم و ابرو
اب دیر ہے کیوں حیران ہیں ہم، سلطان الہند غریب نواز

بغداد کو پہلے بھجواؤ پھر گنبدِ خضرا دکھلاؤ
ہو اتنا کرم تو کم سے کم، سلطان الہند غریب نواز

بچپن سے مرید و خادم ہے دیکھو یہ وہی تو سالم ہے
رکھنا ہے تمہیں کو اس کا بھرم، سلطان الہند غریب نواز

☆☆☆

شاہِ ہندوستاں

خواجۂ خواجگاں، شاہِ ہندوستاں، آپ کی شان و شوکت کی کیا بات ہے
نائبِ مصطفیٰ، ابنِ مشکل کشا، جانِ غوث الوریٰ آپ کی ذات ہے

ہم ہیں درباں درِ دولت آباد کے، نام لیوا ہیں ہم شاہ بغداد کے
اور پھر ہے ہماری یہ خوش قسمتی، اپنے ہاتھوں میں خواجہ کا بھی ہاتھ ہے

ہیں عطائے رسول اور ہندالولی، فخر کون و مکاں چشتی و سنجری
آپ کے دم قدم سے ہی اجمیراب، مرکزِ رشد ہے دار حسنات ہے

حاضرِ عرس ہیں یہ غلام آپ کے، آج مہماں ہیں سب خاص و عام آپ کے
سب کے دامن مرادوں سے بھر دیجیے، در پہ آئی غلاموں کی بارات ہے

آج قل ہے شہنشاہِ اجمیر کا آج دن ہے بڑی برکت و خیر کا
کیوں نہائیں نہ جی بھر کے ہم آج جب، ان کے لطف وعنایت کی برسات ہے

ہند کی راجدھانی ہے اجمیر میں، خیر دارین بٹتی ہے اجمیر میں
شان اجمیر کی ہم بھلا کیا لکھیں، یہ تو شہر فیوض اور برکات ہے

سالمؔ قادری یاد کر تو ذرا، تجھ کو بچپن میں کیسا نوازا گیا
کل بھی تو ان کے دامن کے سائے میں تھا، آج بھی ان کی شفقت ترے ساتھ ہے

☆☆☆

شاہنشۂ ہندوستاں

خوشا قسمت ہم ان کے میہماں ہیں
کہ جو شاہنشۂ ہندوستاں ہیں

جھلک بغداد کی طیبہ کے جلوے
ترے دربارِ عالی سے عیاں ہیں

یہاں ہوتی ہے سیرِ لا مکانی
عجب درگاہِ والا کے مکاں ہیں

یہی تو ہیں ولی ہم ہندیوں کے
نہ کیوں ہو والیٔ ہندوستاں ہیں

یہ وہ در ہے کہ جو مانگو وہ پاؤ
کہاں ہیں مانگنے والے کہاں ہیں

اگر ہمت ہے آ اب سامنے آ
غمِ دوراں خبر ہے ہم کہاں ہیں

ارے سالؔم نہ گھبرا بے کسی سے
کہ خواجہ چارہ سازِ بے کساں ہیں

☆☆☆

بوئے جنت سے مہکتی ہے فضائے اجمیر

کیا لکھے کوئی بھلا عز و علائے اجمیر
بوئے جنت سے مہکتی ہے فضائے اجمیر

یوں بسے دل میں اور آنکھوں میں سمائے اجمیر
دیکھوں جس سمت مجھے بس نظر آئے اجمیر

میرے اجداد تھے سب دل سے فدائے اجمیر
میں نے پائی ہے وراثت میں ولائے اجمیر

مرکزِ ہند کہیں کیوں نہ اسے اہل ولا
والیٔ ہند ہے وہ فرماں روائے اجمیر

طیبہ بغداد کے جانے کا طریقہ ہے یہی
جس کو جانا ہو وہاں پہلے وہ جائے اجمیر

جھالرے کا مجھے پانی دو اگر چاہو شفا
دے دو اجمیر کے عاشق کو دوائے اجمیر

ہے یہ سب قادری دولہا کا تصدق سالمؔ
ہیں جو ہم جیسے گنہ گار گدائے اجمیر

☆☆☆

مدینہ لگتی ہے بستی معین الدین چشتی کی

نرالی شان یہ دیکھی معین الدین چشتی کی
ادائیں سب ہیں البیلی معین الدین چشتی کی

شہِ بطحا کے جلوے ہیں شہِ اجمیر سے ظاہر
مدینہ لگتی ہے بستی معین الدین چشتی کی

نسب ہے جس قدر اعلیٰ معین الدین چشتی کا
ہے نسبت اس سے بھی عالی معین الدین چشتی کی

فلک ہے تابعِ فرماں معین الدین چشتی کا
زمیں ہے حکم کی بندی معین الدین چشتی کی

عجب محبوبیت ہے ان میں یکساں دل میں رکھتے ہیں
محبت قادری چشتی معین الدین چشتی کی

بندھے ہیں ہاتھ میرے سلسلے میں غوثِ اعظم کے
پڑی ہے پاؤں میں بیڑی معین الدین چشتی کی

پکڑ کر ہاتھ میرے مسکرانا اور دعا دینا
ادا وہ یاد ہے اب بھی معین الدین چشتی کی

یہ دونوں نسبتیں کام آئیں گی دارین میں سالمؔ
حضورِ غوثِ اعظم کی، معین الدین چشتی کی

☆☆☆

خواجۂ ہندالولی

ہمارے خواجۂ ہندالولی کی شان کیا کہنا
یہی ہیں ہاں یہی ہیں ہند کے سلطان کیا کہنا

نبی کے لاڈلے لختِ دل زہرا یہی تو ہیں
علی کی جان ہیں یہ اور مرا ایمان کیا کہنا

دکھایا خواب میں جلوہ، بنایا اپنا شیدائی
ترا احسان ہے احسان ہے احسان کیا کہنا

ترے دربار میں ہر سو تجلی ہے مدینہ کی
نظر آتی ہے بغداد و نجف کی شان کیا کہنا

کرو مشکل مری حل نائبِ مشکل کشا تم ہو
جو ہے مشکل مجھے وہ ہے تمہیں آسان کیا کہنا

بہ فیضِ غوث اور فیضانِ سرکارِ دو عالم ہے
ہوا سالم بحمداللہ ترا مہمان کیا کہنا

☆☆☆

چاند ہے طیبہ میں اور ہے چاندنی اجمیر میں

ہے پھلا پھولا گلستانِ نبی اجمیر میں
کھل گئی عشاق کے دل کی کلی اجمیر میں

فاطمہ کا لعل ہے ابنِ علی اجمیر میں
ہے چراغِ خاندانِ ہاشمی اجمیر میں

شان آتی ہے نظر بغداد کی اجمیر میں
اس لیے مسرور ہے ہر قادری اجمیر میں

اپنی دولت ہو تو اس کا تذکرہ بھی ہو سکے
دین اور دنیا کی ہر دولت ملی اجمیر میں

اولیائے ہند آتے ہیں یہاں سب اس لیے
ہے مزارِ خواجۂ ہندالولی اجمیر میں

قرب دیکھو شاہِ طیبہ سے شہِ اجمیر کا
چاند ہے طیبہ میں اور ہے چاندنی اجمیر میں

اُن کا خادم ہے یہ سالکؔ کیوں نہ آئے بار بار
ہوتے تھے حاضر فقیر قادری اجمیر میں

☆☆☆

صابر نے نبی کے جلووں کی، کی جلوہ نمائی کلیر میں
پھر فیض کی غوث و خواجہ کے اک نہر بہائی کلیر میں

تم گنجِ شکر کے پیارے ہو اور غوث کے راج دلارے ہو
خواجہ نے بنایا ہے خواجہ، مسند ہے سجائی کلیر میں

کیا رُتبہ خدا نے بخشا ہے یہ کیسا خدا کا بندہ ہے
اللہ کا بندہ ہو کر بھی کرتا ہے خدائی کلیر میں

☆☆☆

ذرا پردہ اُٹھا دو تو مزہ دیدار میں آئے

بہاء الدین والملت کے جب دربار میں آئے
تو گویا ہم شہِ بغداد کی سرکار میں آئے

خدارا اس طرف بھی اک نگاہِ لطف فرما دو
دُرِ مقصود اب تو دامنِ حضار میں آئے

غلاموں عاشقوں اور نام لیواؤں سے کیا پردہ
ذرا پردہ اُٹھا دو تو مزہ دیدار میں آئے

نہ جائیں گے بنا پائے، نہ جائیں گے، نہ جائیں گے
بڑی مدت میں یہ منگتا تری سرکار میں آئے

فدا ہو کر ترے رُخ پر ہر اک عاشق یہ کہتا ہے
''سرِ تسلیم خم ہے جو مزاجِ یار میں آئے''

میں سالم ہوں، میں سائل ہوں، کرم مجھ پر یہ فرما دو
خزاں ہرگز نہ میرے گلشنِ بے خار آئے

☆☆☆

شانِ ہندوستاں بہاء الدّیں

جانِ غوثِ جہاں بہاء الدّیں | شانِ ہندوستاں بہاء الدّیں
ہندیوں کے لیے تو ہے بغداد | یہ ترا آستاں بہاء الدّیں
کیا لکھیں ان کی ہم ثناء و صفت | ہم کہاں اور کہاں بہاء الدّیں
ہے مری روح تم سے تابندہ | اے مرے جانِ جاں بہاء الدّیں
جو بظاہر تھے مرحلے مشکل | حل ہوئے بے گماں بہاء الدّیں
راہِ بغداد جلد کھلواؤ | بھیجو ہم کو وہاں بہاء الدّیں
دولت آباد اے خدا آباد | بہرِ غوثِ زماں بہاء الدّیں
شان و شوکت سے ہو یہ عرس شریف | آئیں پھر ہم یہاں بہاء الدّیں
حاضرِ در ہیں جو تمہارے غلام | سب رہیں شادماں بہاء الدّیں
شاد آباد عبدقیوم اور | اس کا کل خانداں بہاء الدّیں

اور ان سب کے صدقے میں سالؔم
پائے سوزِ نہاں بہاء الدّیں

☆☆☆

بغدادی خزانہ

ہماری خوبیٔ تقدیر کا اب کیا ٹھکانہ ہے
کہ ہم ہیں اور امام الاولیا کا آستانہ ہے
جہاں سے فیض یابِ قادریت اک زمانہ ہے
یہی وہ آستانہ ہے یہی وہ آستانہ ہے
مئے بغداد چلتی ہے یہ پینے کا زمانہ ہے
فضا میں کیف و مستی ہے عجب موسم سہانہ ہے
سنا ہم نے بھی ان کی جود و بخشش کا فسانہ ہے
ہمیں بھی آج اس در پر مقدر آزمانا ہے
شہِ بغداد کے خادم یہ سن کر دوڑ کر آئے
بہاء الدین کے ہاتھوں میں بغدادی خزانہ ہے
بنا دو سب کے بگڑے کام اک ادنیٰ اشارے سے
مرے مولا تمہارا کام ہی بگڑی بنانا ہے
ہمارے قادری دولہا کی سج دھج کیا نرالی ہے
مجیدی تاج سر پر، تن پہ بغدادی شہانا ہے
غلاموں کی تمہارے حاضری بغداد میں ہو اب
غلاموں کو یہی فرمان اب تم سے کرانا ہے
کرم کا منتظر تنہا یہ سالمؔ ہی نہیں حضرت
ہر اک زائر یہاں محتاجِ چشمِ خسروانہ ہے

☆☆☆

فیض کا دریا

ترا دربارِ عالی شان کیا کہنا بہاء الدّیں
ریاضِ خلد ہے یا آپ کا روضہ بہاء الدّیں

حمیٰ کے کربلا کے اور نجف کے ہیں یہاں جلوے
یہی بغداد ہے ہم کو یہی طیبہ بہاء الدّیں

مرے مولا مرے سرور مرے والی مرے رہبر
مرے آقا مرے سردار مولانا بہاء الدّیں

ضیا سے تیری ہی پُرنور ہے مارہرہ و بانسہ
بدایوں میں ہے تیرے فیض کا دریا بہاء الدّیں

دکھائے گردشِ دوراں نگاہیں یوں غلاموں کو
ارے دیکھا بہاء الدّیں ارے دیکھا بہاء الدّیں

جئیں ہم قادری ہو کر مریں ہم قادری ہو کر
کرم اتنا طفیلِ قادری دولہا بہاء الدّیں

نہ کیوں آئیں بھکاری قادری دولہا کے اس در پر
یہاں بٹتا ہے غوثِ پاک کا صدقہ بہاء الدّیں

انھیں دو کا سہارا دونوں عالم میں ہے سالمؔ کو
شہِ عبدالقدیرِ پاک و مولانا بہاء الدّیں

☆☆☆

حضورِ غوث کی آنکھوں کے تارے ہیں بہاء الدیں

خدا و مصطفیٰ حیدر کے پیارے ہیں بہاء الدیں
حضورِ غوث کی آنکھوں کے تارے ہیں بہاء الدیں

درِ دولت پہ حاضر غم مارے ہیں بہاء الدیں
کرم کر دو کہ ہم آخر تمہارے ہیں بہاء الدیں

ہے ہر دم طیبہ و بغداد کا منظر نگاہوں میں
ترے روضے کے وہ دلکش نظارے ہیں بہاء الدیں

بدل سکتے ہیں جو چشم زدن میں گردشِ دوراں
وہ تیری چشمِ ابرو کے اشارے ہیں بہاء الدیں

یہی کہتے ہیں رزّاقی و برکاتی مجیدی سب
ہمارے ہیں، ہمارے ہیں، ہمارے ہیں بہاء الدیں

بدایوں، کالپی، مارہرہ، بانسہ، دیوہ میں جاری
ترے ہی فیض بے پایاں کے دھارے ہیں بہاء الدیں

ہیں صوفی اور علامہ ترے حلقہ بگوشوں میں
ترے خادم تو یہ سارے کے سارے ہیں بہاء الدیں

بہت ہی سال بھر تک یاد آئیں گے غلاموں کو
ترے قدموں میں جو لمحے گزارے ہیں بہاء الدیں

شہِ عبدالقدیر پاک کے صدقے میں اے سالمؔ
بہاء الدین کے ہم ہیں، ہمارے ہیں بہاء الدیں

☆☆☆

گلزارِ جناں

بظاہر تو بہاء الدین کے ہم آستاں میں ہیں
مگر یہ لگ رہا ہے جیسے گلزارِ جناں میں ہیں

نہ اتنا بس کہ ان کے تذکرے ہندوستاں میں ہیں
بہاء الدین کے چرچے مکان و لامکاں میں ہیں

جدھر دیکھو ادھر بس شورشیں، ہر سو جہاں میں ہیں
مگر ان کے گدا خوش ہیں، مزے میں ہیں، اماں میں ہیں

کچھ ایسا فیض ہے اُن پر نبی کا، غوثِ اعظم کا
کہ ان کے فیض کی دُھومیں زمین و آسماں میں ہیں

جو یہ کہہ دیں وہی ہوگا، وہی ہوگا، وہی ہوگا
یہ تاثیریں خدا کے فضل سے ان کی زباں میں ہیں

گدا کو شاہ کرتے ہیں بدوں کو نیک کرتے ہیں
عجب شانیں، عجب جلوے، مرے اچھے میاں میں ہیں

کرم ہے قادری دولہا کا یہ سالم حقیقت میں
کہ ہم حاضر دیارِ نائبِ غوثِ جہاں میں ہیں

☆☆☆

پلائیں گے مئے کوثر کا پیمانہ بہاء الدیں

مچی دُھومیں، سجا دربارِ شاہانہ بہاء الدیں
مبارک ہو مبارک، جشنِ سالانہ بہاء الدیں

صدا دیتے ہیں در پر ہم فقیرانہ بہاء الدیں
ادھر ہو جائے اک چشمِ کریمانہ بہاء الدیں

جسے کہتی ہے دنیا تیرا کاشانہ بہاء الدیں
وہ ہے بغداد و طیبہ کا جلوخانہ بہاء الدیں

عطا ہو آج پیمانے پہ پیمانہ بہاء الدیں
رہے آباد دائم تیرا مے خانہ بہاء الدیں

ہمیں اب دیکھنا ہے روئے جانانہ بہاء الدیں
دکھا دو روئے زیبا بے حجابانہ بہاء الدیں

اسے تو راستہ معلوم ہے بس آپ کے در تک
کہاں جائے بھلا اس در سے دیوانہ بہاء الدیں

ترے لنگر کے دانے میں ہے لاکھوں سیر کی برکت
عطا ہو جائے ہم کو ایک ہی دانہ بہاء الدیں

ہمارا دل، ہماری جاں، ترے قرباں، ترے صدقے
غریبوں کا ہو یہ مقبول نذرانہ بہاء الدیں

زباں پر جوشِ مستی میں ہو القادر کا نعرہ ہے
نرالی شان کا ہے تیرا مستانہ بہاء الدیں

جدھر دیکھو اُدھر عکسِ جمالِ رُوئے انور ہے
ترا روضہ ہے یا ہے آئینہ خانہ بہاء الدیں

سلامِ رُخصتی کے بعد بس یہ عرض ہے تم سے
ہمیں اگلے برس پھر در پہ بلوانا بہاء الدیں

حضورِ قادری دولہا کے صدقے میں تجھے ساؔلم
پلائیں گے مئے کوثر کا پیمانہ بہاء الدیں

☆☆☆

بہاء الدین بے شک نائبِ سلطانِ جیلاں ہے

بہاء الدین لطف ایزدی ہے فضلِ رحماں ہے
بہاء الدین محبوبِ شہنشاہِ رسولاں ہے

بہاء الدین دل بند علیؑ شاہِ مرداں ہے
بہاء الدین بے شک نائبِ سلطانِ جیلاں ہے

بہاء الدین شیخ الاولیا ہے قطبِ دوراں ہے
بہاء الدین آقا تاجدارِ ملکِ عرفاں ہے

بہاء الدین ہندوستان پر قدرت کا احساں ہے
بہاء الدین ہم ہندی غلاموں کا نگہباں ہے

یہ وہ در ہے جہاں ہر درد کا دُکھ کا درماں ہے
یہ وہ در ہے جہاں سے جلوۂ قدرت نمایاں ہے

اُجالا جس کا چاروں سمت پھیلا ہے زمانے میں
بہاء الدین نورِ حق کی وہ شمعِ فروزاں ہے

بہاء الدین کا دربار فیضِ غوثِ اعظم سے
شریعت کا چمن ہے اور طریقت کا گلستاں ہے

یہ دربارِ مقدس جس کو سب دُربار کہتے ہیں
ہمارا کعبۂ دل ہے، ہمارا قبلۂ جاں ہے

یہاں کا ذرہ ذرہ رشکِ خورشید و قمر دیکھا
یہاں کا چپہ چپہ دیکھئے جنت بداماں ہے

یہاں بٹتی ہے دولت غوثِ اعظم کے خزانے کی
یہاں سے بھیک پا کر ہر گدا قسمت پہ نازاں ہے

طلب سے بھی سوا بھرتا ہے جو دامن غلاموں کا
ہمارے ہاتھ میں ایسے سخی داتا کا داماں ہے

شہِ بغداد تک فریاد پہنچا دو غلاموں کی
یہ کہہ دو نرغۂ اعدا میں اب ہندی مسلماں ہے

خدارا عرض کر دو یہ شہنشاہِ مدینہ سے
مدد کا وقت ہے سرکار کی اُمت پریشاں ہے

یہ جشنِ عرس ہے اب فیض کی برسات ہو جائے
کہ تیری میزبانی ہے زمانہ تیرا مہماں ہے

عطا ہو اس کو دوہرا حصہ اے آقا کہ یہ سالم
غلامِ قادری دولہا، گدائے شاہِ جیلاں ہے

☆☆☆

انہوں نے ہی ہمارے بختِ خفتہ کو جگایا ہے

بہاء الدین نے دربارِ شاہانہ سجایا ہے
کرم کی لطف کی بارش میں ہر خادم نہایا ہے
خدا نے سال بھر کے بعد پھر یہ دن دکھایا ہے
غلاموں نے درِ دولت پہ اک میلا لگایا ہے
بہاء الدین کا رب نے ہمیں منگتا بنایا ہے
ہمارے واسطے رب نے انہیں داتا بنایا ہے
درِ پاک اِمام الاولیاء کی شان کیا کہنا
بہت اونچا حدِ ادراک سے اس در کا پایا ہے
بہاء الدین کا رُتبہ کوئی سمجھے تو کیا سمجھے
نبی کا لاڈلا غوثِ دو عالم کا یہ جایا ہے
یہی وہ ہیں جنہوں نے خلق کی بگڑی بنائی ہے
یہی وہ ہیں جنہوں نے اپنے روتوں کو ہنسایا ہے
انہوں نے دولتِ دنیا و دیں دی ہم غلاموں کو
انہوں نے ہی ہمارے بختِ خفتہ کو جگایا ہے
سخی ہے کس قدر آقا مرا اس کے غلاموں نے
جو چاہا ہے ہوا ہے اور جو مانگا ہے وہ پایا ہے
پڑی ہیں ایسی خورشیدِ رسالت کی یہاں کرنیں
کہ دربارِ بہاء الدین چم چم جگمگایا ہے

نہ بھولے گا کبھی ہم کو نہ نکلے گا کبھی دل سے
سبق عشق نبی کا آپ نے ایسا پڑھایا ہے

یہ دروازہ کھلا سمجھو مقدر کھل گیا اپنا
بڑی ہی آس لے کر ہم نے یہ در کھٹکھٹایا ہے

رہے گا اب تو گھر بیٹھے حضوری کا شرف حاصل
نگاہوں میں وہ نقشہ تیرے روضہ کا سمایا ہے

بنا کر قادری ہم کو بہاء الدین آقا نے
شرابِ عشق غوثِ پاک کا ساغر پلایا ہے

امام الاولیا ہیں یہ ہمارے رہنما ہیں
انھوں نے ہی ہمیں بغداد کا رستہ دکھایا ہے

کوئی تاج الفحول ان میں، کوئی بحر العلوم ان میں
غلاموں نے ترے کیا نام دُنیا میں کمایا ہے

اسی کا صدقہ اب سارے برس کھائیں گے گھر بیٹھے
جو لنگر غوثِ اعظم کا تمہارے در پہ کھایا ہے

اسے پھر دیجئے صدقہ حضور غوثِ اعظم کا
یہ سالم دور سے آیا ہے خالی جھولی لایا ہے

☆☆☆

امام الاولیاء شاہ بہاء الدیں

ہیں محبوبِ خدا و مصطفیٰ شاہِ بہاء الدیں
علیِ مرتضٰی کے دِل رُبا شاہِ بہاء الدیں

لقب ہے یوں امام الاولیا شاہِ بہاء الدیں
ہیں بیشک نائبِ غوث الوریٰ شاہِ بہاء الدیں

درِ دولت پہ حاضر ہیں گدا شاہِ بہاء الدیں
عطا ہو بھیک کچھ بہرِ خدا شاہِ بہاء الدیں

تمہاری شانِ عالی کو سمجھ پائیں یہ ناممکن
خرد، فہم و ذکا، فکر رسا شاہِ بہاء الدیں

ہو حاکمِ ہند کے حکمِ حضور غوثِ اعظم سے
کوئی کیا سمجھے رُتبہ آپ کا شاہِ بہاء الدیں

بدایوں دیوہ و مارہرہ بانسا کالپی والے
ہیں سب کے سب ترے در کے گدا شاہِ بہاء الدیں

حضورِ احمدِ جیلاں کے صدقے میں کرم سے تم
دکھاؤ ہم کو بغداد و حمیٰ شاہِ بہاء الدیں

پریشانی سے چھٹکارا ہو بیماری سے صحت ہو
اٹھا دیجئے ذرا دستِ دُعا شاہِ بہاء الدیں

طفیلِ قادری دولہا، بحقِ مقتدر آقا
کرو دارین کی دولت عطا شاہِ بہاء الدیں

اجازت واپسی کی دو مگر یہ بھی گزارش ہے
ہم آئیں آپ کے در پر سدا شاہِ بہاء الدیں

تمہارا ہے یہ سالم اور تمہیں کو لاج رکھنا ہے
یہ مانا ہے بُرا، حد سے بُرا، شاہِ بہاء الدیں

☆☆☆

کرم سے بازِ اشہب کے بنا شاہیں بہاء الدیں

کرم سے باز اشہب کے بنا شاہیں بہاء الدیں
نرالا ہے گلِ گلزار محی الدیں، بہاء الدیں

عجب خوشبو ہے اس در پر ہوئے ہیں جس سے شرمندہ
گلاب و یاسمیں اور سنبل و نسریں بہاء الدیں

رچے شادی، مچیں دھومیں، گدا سب کیف میں جھومیں
چلیں ساغر کہ ہے یہ فصل فروا دیں بہاء الدیں

مرے مولا ادھر بھی اک نگاہِ لطف ہو جائے
غلاموں نے بہت ہی سختیاں جھیلیں بہاء الدیں

صداؤں پر، نداؤں پر، دُعاؤں پر، غلاموں کی
خدارا آج فرما دیجیے آمیں بہاء الدیں

تمہیں سے مجھ کو لینا ہے تمہیں تو میرے آقا ہو
میں کیا جانوں زمانے بھر کے آن و ایں بہاء الدیں

یہی صبح ومسا اور رات دن میرا وظیفہ ہے
بہاء الدیں، بہاء الدیں، بہاء الدیں، بہاء الدیں

غذائے خلد ہے یا ہے ترے دربار کا لنگر
یہ زمزم ہے کہ تیرا چشمۂ شیریں بہاء الدیں

چہار ارکانِ دینِ مصطفیٰ اللہ کے پیارے
محی الدیں، شہاب الدیں، معیں الدیں، بہاء الدیں

یہ برکاتی و رزّاقی، مجیدی، وارثی خادم
ترے ہی آستانے کے ہیں خوشہ چیں بہاء الدیں

بدل دو غم کو فرحت سے الم کو اس کے راحت سے
نظر آتا ہے سا آلم آج کل غمگین بہاء الدیں

☆☆☆

ہے قسمت اس کی قسمت وہ مقدر کا سکندر ہے

خوشا قسمت کہ اس در پہ جبیں سائی میسر ہے
جو دروازہ درِ بغداد اور طیبہ کا مظہر ہے
نہیں ہے کوئی غم ہم کو نہ اب ہم کو کوئی ڈر ہے
کہ اب قسمت سے ہم ہیں اور بہاء الدین کا در ہے
یہ صدقہ ہے بہاء الدین آقا کی غلامی کا
کہ دامانِ شہِ بغداد ہم سب کے سروں پر ہے
یہ مانا کچھ نہیں ہیں ہم یہ مانا ہم نکمّے ہیں
مگر آقا بڑا ذرّہ نواز و بندہ پرور ہے
زہے قسمت کہ مل جائے تمہاری خاکِ در جس کو
ہے قسمت اس کی قسمت وہ مقدر کا سکندر ہے
جہاں سے بھیک ملتی ہے وہ در ہے غوثِ اعظم کا
وہاں کا رستہ ملتا ہے جہاں سے وہ یہی در ہے
ہے جس لنگر کے ہر دانے میں لاکھوں سیر کی برکت
وہ لنگر تو شہِ بغداد کے روضہ کا لنگر ہے
اجازت اب ہو جانے کی بشارت دو پھر آنے کی
یہی سالم کے دل میں ہے، یہی سالم کے لب پر ہے

☆☆☆

رحمتِ رحماں بہاءالدّیں

ہمارے حق میں ہیں اک رحمتِ رحماں بہاء الدّیں
نبی کے لاڈلے جانِ شہِ مرداں بہاء الدّیں
ہوا محسوس یہ دل کو یہاں ہر آں بہاء الدّیں
کہ خود موجود ہوں جیسے شہِ جیلاں بہاء الدّیں
کیا ہم پر بڑا یہ آپ نے احساں بہاء الدّیں
بنایا خادموں کو اپنے گھر مہماں بہاء الدّیں
بلایا ہے ہمیں تم نے تو ہم نے بھی یہ ٹھانی ہے
یہاں سے جائیں گے ہم بھر کے اب داماں بہاءالدّیں
تمہیں مشکل کشا کا واسطہ صدقہ محمد کا
غلاموں کی ہوں اب سب مشکلیں آساں بہاءالدّیں
ہے فیضِ قادری جاری تمہارے آستانے سے
تمہارے در پہ ہیں بغداد کے ساماں بہاء الدّیں
یہ کہہ کر احمدِ جیلاں نے بھیجا ہند کی جانب
ہے اب تیرے حوالے ملکِ ہندوستاں بہاء الدّیں
یوں ہی اس عرس میں آئے ہمیشہ آپ کا سالمؔ
کرم اس پر ہو یہ بہرِ شہِ جیلاں بہاء الدّیں

☆☆☆

مدد کو اس کی ہر دم صاحب بغداد آتے ہیں

ولی اقطاب اور ابدال اور افراد آتے ہیں
شریکِ جشن ہونے کو یہاں اوتاد آتے ہیں
سنا ہے عرس میں شاہنشۂ بغداد آتے ہیں
جبھی تو لے کے سب اپنی یہاں فریاد آتے ہیں
یہاں آتی ہے ہم کو یاد بغدادِ معلیٰ کی
ہمیں بغداد میں جلوے یہاں کے یاد آتے ہیں
ذرا دیکھو تو اس شانِ کرم کا کیا ٹھکانہ ہے
گدا دلشاد جاتے ہیں اگر ناشاد آتے ہیں
جہاں میں جو بھی بیدادِ زمانہ کے ستائے ہوں
وہ سب اس آستاں پر اپنی پانے داد آتے ہیں
نہ ہونے دیجئے ہم کو شکارِ گردشِ دوراں
تعاقب میں ہمارے دیکھئے صیاد آتے ہیں
مرے مولا تمہارے آستاں کے یہ حسیں منظر
غلاموں کو تمہارے سال بھر تک یاد آتے ہیں
برا ہے لاکھ سالم پھر بھی قسمت ہے بہت اچھی
مدد کو اس کی ہر دم صاحبِ بغداد آتے ہیں

☆☆☆

بڑی اُمید سے ہم در پہ آئے ہیں بہاء الدیں

بہت ارمان و حسرت دل میں لائے ہیں بہاء الدیں
بڑی اُمید سے ہم در پہ آئے ہیں بہاء الدیں

بلا کر اپنے مہمانوں کو خالی ہاتھ مت بھیجو
بلایا ہے ہمیں تم نے تو آئے ہیں بہاء الدیں

یہ قدرت دی ہے قادر نے حضورِ عبدِ قادر کو
انھوں نے ڈوبتے بیڑے ترائے ہیں بہاء الدیں

انھیں کے تم بھی نائب ہو بچا لو ہم کو اے آقا
دُکھی ہیں ہم زمانے کے ستائے ہیں بہاء الدیں

یہ جشنِ عرس ہے شادی رچی ہے دھوم مچتی ہے
مبارک باد دینے کو سب آئے ہیں بہاء الدیں

پلا دو ہم کو وہ ساغر جو تم کو غوثِ اعظم نے
مئے ''کاسِ وصالی'' کے پلائے ہیں بہاء الدیں

حضور قادری دولہا کا صدقہ ہے کہ سالمؔ نے
تمہارے ہاتھ سے انعام پائے ہیں بہاء الدیں

☆☆☆

شمعِ قادریت

تری جود و سخا کے سُن کے افسانے بہاء الدیں
گدا آئے ہیں در پر ہاتھ پھیلانے بہاء الدیں

جلائی ہے وہ شمعِ قادریت، ہند میں تم نے
کہ ہیں سارے جہاں میں جس کے پروانے بہاءالدیں

بیاباں کو گلستاں کر دیا ہے تیرے قدموں نے
مٹا دے اب مرے بھی دل کے ویرانے بہاء الدیں

یہاں تک گرتے پڑتے آ گئے ہیں تیرے دیوانے
اب اس کے آگے اپنا کام تو جانے بہاء الدیں

رسول اللہ کے عاشق ہیں اور ہیں غوث کے کتّے
یہ دنیا گر ہمیں جانے تو یوں جانے بہاء الدیں

حضورِ احمدِ جیلاں کا صدقہ جھولیاں بھر دو
یہی نعرہ لگاتے ہیں یہ مستانے بہاء الدیں

ترا در ہی ترے سالؔم کی اُمیدوں کا مرکز ہے
کہیں کیوں جائے وہ اب دل کو بہلانے بہاءالدیں

☆☆☆

محی الدین جیلانی، بہاء الدین انصاری

مری تقدیر ہے اچھی، بہاء الدین انصاری
ملی ہے آپ کی ڈیوڑھی، بہاء الدین انصاری

غلامِ غوث ہم کہلائے جاتے ہیں زمانے میں
یہ ہے تیری مہربانی، بہاء الدین انصاری

انھیں دو کا سہارا ہم کو کافی ہے زمانے میں
محی الدین جیلانی، بہاء الدین انصاری

یہ عیدِ عرس ہے خود دیجیے ہم کو دلا دیجئے
شہِ بغداد سے عیدی، بہاء الدین انصاری

بلایا ہے ہمیں تم نے تو ہم اب لے کے مانیں گے
مرادیں اپنی من مانی، بہاء الدین انصاری

پہنچ جائیں گھروں کو خیریت سے میہماں سارے
نظر ہو لطف کی ایسی، بہاء الدین انصاری

ہمیشہ اپنے سالمؔ پر نگاہِ لطف ہی رکھنا
طفیلِ احمدِ جیلی، بہاء الدین انصاری

☆☆☆

عام اس آستانے کی خیرات ہے

چھایا ابرِ کرم آج کی رات ہے
فضل و جود و عنایت کی برسات ہے
آج کی رات کی واہ کیا بات ہے
آج کی رات تو عرس کی رات ہے
اے خوشا ہاتھ اپنے وہ ہات آ گیا
غوثِ اعظم کے ہاتھوں میں جو ہات ہے
فرق اپنے پرائے کا کوئی نہیں
عام اس آستانے کی خیرات ہے
در پہ یکساں ہیں سارے امیر و غریب
خوب ہی سب کی خاطر مدارات ہے
قادریت ملی، راہِ سُنّت ملی
واہ وا کیسی اس در کی سوغات ہے
دولت آباد ہے پایۂ تخت اب
آپ کا راج ہے آپ کی بات ہے
کیوں نہ مسرور ہو سالؔم قادری
اس کے سر پر بڑے پیر کا ہات ہے

☆☆☆

مرکزِ فیض اب دولت آباد ہے

جوش پر آج فیضانِ بغداد ہے
مرکزِ فیض اب دولت آباد ہے

قادریوں کو کس بات کا خوف ہو
''لاتخف'' غوثِ اعظم کا ارشاد ہے

جشنِ سالانہ ہے آج پھر دور میں
جامِ طیبہ ہے، صہبائے بغداد ہے

اب ہوئی ان کی چشمِ کرم اب ہوئی
اس توقع پہ ہر اک گدا شاد ہے

یوں تو ہر شہر ہے خوب اپنی جگہ
دولت آباد پھر دولت آباد ہے

دیکھو جنگل میں منگل کا منظر یہاں
جیسے دنیا میں اک جنت آباد ہے

دولت آباد میں کیوں نہ ہوں دولتیں
گنجِ طیبہ یہاں، کنزِ بغداد ہے

یادِ شطاری، غوث و علی و نبی
دل اسی یاد سے شاد و آباد ہے

یہ عجب عرس ہے جس میں صبح ومسا
محفلِ منقبت، وعظ و میلاد ہے

منقبت سُن کے یہ سالمِ قادری
خوش ہے آقا ترا مائل داد ہے

☆☆☆

اسمِ اعظم مرے غوث کا نام ہے

گرتے گرتے بھی لب پر ترا نام ہے
آگے تو جانے جو بھی ترا کام ہے

عرشِ اعظم پہ ہیں جن کے نقشِ قدم
مشعلِ راہ اُن کا ہر اک گام ہے

میرے ہر کام میں کام آتا ہے یہ
اسمِ اعظم مرے غوث کا نام ہے

اک نظر، اک نظر، بس تری اک نظر
دافعِ جملہ آفات و آلام ہے

خاص و عام آئے ہیں آج دربار میں
بخششِ خاص بر مجمعِ عام ہے

کیوں نہ ہو، کیوں نہ ہو، عرس کا جشن ہے
بلکہ یوں کہیے شادی کا ہنگام ہے

آج مل جائیں سب کو مرادیں دلی
آج ہر اک کا پورا ہو جو کام ہے

بے لیے در سے یہ ٹلنے والے نہیں
آج پختہ یہی عزمِ خدام ہے

پڑھ کے سالمؔ مناقب ترے عرس میں
موردِ لطف و انعام و اکرام ہے

☆☆☆

دیکھو دیکھو مرے سرکار کا روضہ دیکھو

بخشش و جود کا بہتا ہوا دریا دیکھو
دیکھو دیکھو مرے سرکار کا روضہ دیکھو

غوثِ اعظم کا یہاں بٹتا ہے باڑا دیکھو
دولت آباد میں بغداد کا جلوہ دیکھو

ان کے دربارِ مقدس کا کرشمہ دیکھو
مردہ دل آ کے یہاں ہوتے ہیں زندہ دیکھو

گر ستائیں تمہیں آفاتِ جہاں رنج و الم
دل سے یا غوث کہو اور تماشہ دیکھو

دولت آباد میں ہے دولتِ دین و دُنیا
غوثِ اعظم کا یہاں پر ہے خزانہ دیکھو

اچھے صاحب کی غلامی بھی عجب نعمت ہے
ہر غلام ان کا نظر آتا ہے اچھا دیکھو

بے لیے آج چلے جائیں یہ نا ممکن ہے
دیئے جاتے ہیں صدا در پہ جو منگتا دیکھو

ان دنوں کچھ نظر آتا ہے پریشاں سالمؔ
اس کی جانب بھی ذرا قادری دولہا دیکھو

☆☆☆

ہر برس دے حاضری یوں ہی مدام

ڈھل چلا دن آ رہی ہے سر پہ شام
در سے رُخصت ہو رہے ہیں اب غلام

ہم تو جانے کے نہیں ایسے حضور
دو نہ جب تک حاضری کا پھر پیام

بھیک لیں گے ہم تمہارے ہاتھ سے
بے لیے ٹلنا نہیں ہے اپنا کام

گرتے پڑتے ہم یہاں تک آ گئے
آگے اب سرکار جانیں اپنا کام

یا بہاء الدین صدقہ غوث کا
دیجئے ہم کو سہارا گام گام

ہے لقب جن کا امام الاولیاء
ہیں انھیں کے ہم غلامانِ غلام

آپ سے جاری ہے فیضِ غوث آپ
نائبِ غوث الوریٰ ہیں لا کلام

دور میں بغداد کا ساغر رہے
یا خدا جب تک ہے دورِ صبح و شام

یوں ہی دربارِ بہاء الدین سے
فیض پائیں رات دن سب خاص و عام

فیض کے قائل ہمیشہ فیض یاب
اور جو سمجھیں حرام ان پر حرام

آپ کے در پر یہ سالمؔ آپ کا
ہر برس دے حاضری یوں ہی مدام

☆☆☆

دربارِ مخدوم صفی

درِ مخدوم کتنا جاں فزا معلوم ہوتا ہے
یہاں مسرور ہو جاتا ہے جو مغموم ہوتا ہے

بڑے مخدوم ہیں یہ شانِ مخدومی کا کیا کہنا
کہ خادم بھی یہاں کا ہر جگہ مخدوم ہوتا ہے

نظر آتے ہیں جلوے طیبہ و بغداد و سنجر کے
یہاں کا ذرّہ ذرّہ پُر ضیا معلوم ہوتا ہے

یہی فریاد سنتے ہیں یہی امداد کرتے ہیں
یہاں حاضر سدا ہر بیکس و مظلوم ہوتا ہے

☆☆☆

دربارِ حضور میر عبدالواحد بلگرامی

جانشینِ امیر حضرتِ میر
جانِ پیرانِ پیر حضرتِ میر

آج آ ہی گئے ترے دَر پر
تیرے در کے فقیر حضرتِ میر

تشنہ کاموں کو اب عطا کر دو
جامِ خُمِّ غدیر حضرتِ میر

کیوں ڈروں دشمنوں سے جب میرے
ہیں معین و نصیر حضرتِ میر

ہم مجیدی ہیں اور برکاتی
اپنے ہیں دستگیر حضرتِ میر

بھر دو سالمؔ کا خالی دامن آج
بہرِ عبدالقدیر حضرتِ میر

☆☆☆

دربار کالپی شریف

مسکنِ اولیاء مرکزِ قادری
کالپی کالپی کالپی کالپی

کل بھی تھا مرجعِ خلق یہ آستاں — فیض بخش جہاں ہے یہ در آج بھی
رب کی رحمت برستی ہے آٹھوں پہر — بھیک پاتے ہیں منگتا یہاں ہر گھڑی
جو بڑے میر ہیں ان کا کیا پوچھنا — ہے بڑے پیر کی ان میں جلوہ گری
سید احمد کا ہوں آلِ احمد کا ہوں — ہوں بہرحال میں قادری احمدی
ہیں ز سر تا بپا شاہ فضلِ اللہ — فضل ہی فضل ہی فضل ہی فضل ہی
کیوں نہ اس کو کہیں گلشنِ اولیاء — جلوہ فرماں جہاں ہوں خدا کے ولی
یہ وہ میخانۂ عشق ہے دوستو — عشق کی مے جہاں پیرِ عشقی نے پی
زیبِ سجادۂ خانقاہِ شریف — یادگارِ سلف شہ ضیاء ترمذی
ان کا سایہ ہمارے سروں پر رہے — یا الٰہی بحقِ نبی و علی

کچھ عطا ہو اسے اب خدا کے لیے
حاضرِ دَر ہے یہ سالمِؔ قادری

☆☆☆

درشانِ بزرگانِ مارہرہ

ادا کیا شکر ہو اللہ کے انعامِ بے حد کا
بنایا بندۂ درگاہ ہم کو آلِ ا حمد کا

حضورِ صاحب البرکات کی برکت نمایاں ہے
یہاں بٹتا ہے صدقہ حضرتِ آلِ محمد کا

مزہ جب ہے مرے اعداء بھی تھوڑا سا مزہ چکھیں
جنابِ حضرتِ حمزہ کی شمشیر مہنّد کا

مرے اچھے میاں اچھا بنا دیتے ہیں دم بھر میں
انھیں آسان ہے اچھا بنا دینا ہر اک بد کا

ترے دربار میں جینا، ترے دربار میں مرنا
یہی مطلب ہمیں معلوم ہے عیشِ مخلّد کا

ہمارے پیر کے ہاتھوں ہمارے ہاتھ، ہاتھ آیا
خدا کا، مصطفیٰ کا، غوث کا اور آلِ احمد کا

ترا سا آلم ترے ہوتے ہوئے کیوں کر پریشاں ہو
کرم ہے اس پہ تیرا اور تیرے جدّ امجد کا

☆☆☆

میرے اچھے میاں

ہو تمہاری ثنا، مجھ سے کیوں کر بیاں، میرے اچھے میاں، میرے اچھے میاں
تم ہو ابنِ شہنشاہِ کون و مکاں ، میرے اچھے میاں، میرے اچھے میاں
آپ کا تخت ہے، آپ کا تاج ہے، آپ کی بات ہے، آپ کا راج ہے
آپ ملکِ ولایت کے ہیں حکمراں، میرے اچھے میاں، میرے اچھے میاں
ہے یہی نام تسکینِ قلب و جگر اور وظیفہ ہے میرا یہ آٹھوں پہر
میرے اچھے میاں، میرے اچھے میاں، میرے اچھے میاں، میرے اچھے میاں
کتنی اونچی ہے یہ قادری بارگاہ، اچھے ستھرے محل، مسجد و خانقاہ
ہیں یہ پیارے مکاں مظہرِ لامکاں، میرے اچھے میاں، میرے اچھے میاں
ہم جو پہنچے درِ دولت آباد تک اور وہاں سے شہنشاہِ بغداد تک
ہیں تمہاری ہی یہ لطف فرمائیاں، میرے اچھے میاں، میرے اچھے میاں
شاہِ عین الحق و شاہ فضلِ رسول اور محبّ رسول و مطیع الرسول
میرے آقا ہیں اور آپ کے جانِ جاں، میرے اچھے میاں، میرے اچھے میاں
ہوں برا مجھ کو اچھا بنا دیجئے، اپنے خادم کی عزت بڑھا دیجئے
از پئے عاشقِ سرورِ دو جہاں، میرے اچھے میاں، میرے اچھے میاں
سالم قادری وہ غلام آپ کا جس نے سیکھا بزرگوں سے نام آپ کا
للہ الحمد ہے حاضرِ آستاں، میرے اچھے میاں، میرے اچھے میاں

☆☆☆

حضورِ غوث کا دربار ہے دربارِ مارہرہ

تعالیٰ اللہ علوّ و شانِ فیض آثارِ مارہرہ
حضورِ غوث کا دربار ہے دربارِ مارہرہ

بحمداللہ کھلا پھر خانۂ خمارِ مارہرہ
منائے کیوں نہ خوشیاں آج میخوارِ مارہرہ

رہے تا حشر یوں ہی گرمیِ بازارِ مارہرہ
پھلا پھولا رہے یارب سدا گلزارِ مارہرہ

حضورِ صاحب البرکات کی شانِ کرم دیکھو
ہے پیہم بارشِ برکات برزوّارِ مارہرہ

شہ آلِ محمد سے عیاں شانِ محمد ہے
نبی زادے علی کے جانشیں سردارِ مارہرہ

حضورِ سیدِ حمزہ کی جو سیفِ یمانی ہے
دو دھاری ہے وہ تیغِ بے اماں تلوارِ مارہرہ

اسی میں حضرتِ اچھے میاں جیسا ولی بھی ہے
بڑی سرکار ہے بیشک بڑی سرکار مارہرہ

حضورِ شمسِ مارہرہ کی کرنوں سے منور ہیں
ابھی تک سب گلی کوچے درودیوارِ مارہرہ

خوشا قسمت مجیدی ہوں مرے آقا و مولا ہیں
حضورِ عین حق وہ محرمِ اسرارِ مارہرہ

زمانہ کہتا ہے آلِ رسولِ احمدی جن کو
ہیں جانِ آلِ احمد طرۂ دستار ماسرہرہ

جنابِ بوالحسین احمدِ نوری کا کیا کہنا
میاں[1] صاحب حقیقت میں ہیں اک مینارِ مارہرہ

شہِ مہدی حسن آلِ نبی، چھمّا میاں صاحب
یہی ہیں لعل و الماس و درِ شہوارِ مارہرہ

معین الحق ہوں یا تاج الفحول و مقتدر آقا
ہیں مخدومِ جہاں اور خادمِ دربارِ مارہرہ

خدا کا شکر کر سالؔم کہ تجھ کو تیرے مرشد نے
بنایا خادمِ دربارِ گوہر بارِ مارہرہ

☆☆☆

ا۔ ''میاں صاحب'' حضرت ابوالحسنین احمد نوریؔ کی عرفیت ہے۔

یا آلِ احمد خُذ بیدی

فریاد کو سنیے اب میری یا آلِ احمد خُذ بیدی
بڑھنے لگی اب تو حد سے بدی یا آلِ احمد خُذ بیدی

ہاں عین و معین و مظہر حق اور مقتدر و عاشق کے لیے
یا سیدِ حمزہ کن مددی یا آلِ احمد خُذ بیدی

سنتا ہوں بہت ہی تعریفیں میں سیفِ حضورِ حمزہ کی
دُشمن پہ چلے اب یہ سیفی یا آلِ احمد خُذ بیدی

ہوں میں تو غلامِ مارہرہ مجھ کو یہ شرف قسمت سے ملا
کیوں کوئی اُڑائے میری ہنسی یا آلِ احمد خُذ بیدی

اب جانے تو اور کام ترا سالم کے ہے لب پر اتنی صدا
یا آلِ احمد خُذ بیدی یا آلِ احمد خُذ بیدی

☆☆☆

کتنا کرم ہے اچھے میاں کا

دنیا میں پرتو باغِ جناں کا
ہے آستانہ اچھے میاں کا

کتنا کرم ہے اچھے میاں کا
ہم کو بنایا غوثِ جہاں کا

ہیں کیسے پیارے یہ نام دونوں
غوث جہاں کا اچھے میاں کا

دربارِ عالی کی شان دیکھو
جلوہ مکاں میں ہے لامکاں کا

یا آلِ احمد اچھا وظیفہ
تسکینِ دل کا آرامِ جاں کا

الحمد للہ میں ہوں مجیدی
دامن ملا ہے اچھے میاں کا

ہاتھوں میں دستِ عاشق ہے سالم
خادم ہوں عشقیؔ کے آستاں کا

☆☆☆

بہت ہی ارفع واعلیٰ مقام آلِ احمد ہے

بہت ہی ارفع و اعلیٰ مقامِ آل احمد ہے
فلک سے پوچھئے کیا شان بامِ آلِ احمد ہے
جو روتوں کو ہنسا دے وہ کلامِ آلِ احمد ہے
جو مُردوں کو جِلا دے وہ خرامِ آلِ احمد ہے
نہ پہنچے گرد تک جس کی ولی ان کے زمانے کے
وہی تو راہوار تیزگامِ آلِ احمد ہے
ہیں مستِ بادۂ بغداد آل احمدی سارے
کہ جامِ غوثِ اعظم ہی تو جامِ آلِ احمد ہے
صدائے المدد یا آلِ احمد کام ہے میرا
مری بگڑی بنا دینا یہ کامِ آلِ احمد ہے
گزر ہو کس طرح اس میں وساوسِ ہائے دُنیا کا
ہمارے خانۂ دل میں قیامِ آلِ احمد ہے
وہ اچھے نام اچھا جان وتن حال و مقال اچھے
ہیں اچھے اچھے حیراں وہ مقامِ آلِ احمد ہے
وہ جس کو آلِ احمد نے خطابِ عینِ حق بخشا
وہی تو نائب و قائم مقامِ آلِ احمد ہے
وہ سالمؔ جو کہ جھاڑو کش ہے دربارِ مجیدی کا
خوشا قسمت کہ موروثی غلامِ آلِ احمد ہے

☆☆☆

درِ حضور کے جو بھی فقیر ہوتے ہیں

نبی کی زلف کے جو بھی اسیر ہوتے ہیں
وہ لوگ خاصۂ ربِّ قدیر ہوتے ہیں

درِ حضور کے جو بھی فقیر ہوتے ہیں
فقیر ہو کے بھی دل کے امیر ہوتے ہیں

خدا کی رحمتیں ہوتی ہیں ہر قدم ان پر
رہِ حجاز کے جو راہ گیر ہوتے ہیں

جہاں کے ساغر و صہبا سے کیا غرض ان کو
جو مستِ بادۂ خم غدیر ہوتے ہیں

لوائے حمد کے سائے میں ہوں گے محشر میں
جو زیرِ سایۂ پیرانِ پیر ہوتے ہیں

ہے میرے ہاتھ میں دامانِ شاہِ عین الحق
مری مدد پہ جنابِ امیر ہوتے ہیں

دُعائیں دیتے ہیں اچھے میاں ہمیں سالم
جو مدح عینی میں ہم ہم صغیر ہوتے ہیں

☆☆☆

آپ کی صورت ہے تصویرِ نبی عبدالمجید

آپ کی آواز صوتِ سرمدی عبدالمجید
آپ کی صورت ہے تصویرِ نبی عبدالمجید

ہیں سخاوت میں اگر ابن غنی عبدالمجید
علم اور عرفاں ہیں ہیں آلِ علی عبدالمجید

ہے عنایت آپ پر یہ غوث کی عبدالمجید
آپ سے جاری ہے فیضِ قادری عبدالمجید

ہے یہ تیری مولویت ہی کہ میرے پیر کو
غوثِ اعظم نے کہا ہے 'مولوی' عبدالمجید

بن گیا ہے آپ کی درگاہ کا جاروب کش
مل گئی سالکؔ کو یہ نعمت بڑی عبدالمجید

☆☆☆

کتنا اونچا ہے بامِ عین الحق

کیسے بُھولے غلامِ عین الحق　　کیفِ شربِ مدامِ عین الحق
اس سے ملتا ہے غوث کا لنگر　　ہے جو دارالطعامِ عین الحق
آج کا دن تھا اچھے صاحب کا　　اور شب ہے بنامِ عین الحق
ہے حقیقت میں ساغرِ بغداد　　جس کو کہتے ہیں جامِ عین الحق
غیر حق کیسے سمجھیں اس کو جو　　ہو ملقب بنامِ عین الحق
مجھ سے خوش ہیں حضورِ اچھے میاں　　کیوں کہ میں ہوں غلامِ عین الحق
اس کو دیکھو تو ٹوپیاں گر جائیں　　کتنا اونچا ہے بامِ عین الحق
نام لیتے ہی کام بنتا ہے　　اسمِ اعظم ہے نامِ عین الحق
ہے بدایوں جو قبّۃ الاسلام　　شہرِ با احترامِ عین الحق
ہے یہ جاگیر اچھے صاحب کی　　ہے یہاں انتظامِ عین الحق

میرے آقا ہیں عینِ حق سالمؔ
اور میں ہوں غلامِ عین الحق

☆☆☆

ہیں حقیقت میں نشانِ بے نشاں عبدالمجید

عینِ حق اور جلوۂ حق بے گماں عبدالمجید
ہیں حقیقت میں نشانِ بے نشاں عبدالمجید

آئیں گر حرکت میں تیری انگلیاں عبدالمجید
سلجھیں قسمت کی یہ اُلجھی گتھیاں عبدالمجید

غیر حق سمجھوں جو تم کو یہ کہاں میری مجال
عین حق فرمائیں جب اچھے میاں عبدالمجید

جیتے جی تو خاک چھوٹے گا کہ بعد مرگ بھی
ہم نہ چھوڑیں گے تمہارا آستاں عبدالمجید

آپ کی درگاہ کا جاروب کش ہوں اس لیے
لوگ کہتے ہیں مجھے سالم میاں عبدالمجید

☆☆☆

اللہ رے مقامِ عینِ حق

اللہ رے مقام عینِ حق کا
ہے چرخ پہ بام عینِ حق کا

پی لو کہ ہے یہ رحیق مختوم
دیکھو یہ ہے جام عینِ حق کا

بغداد و نجف میں جا کے دیکھا
ہاں ہم نے مقام عینِ حق کا

کہہ سکتے ہیں اس کو اسمِ اعظم
وہ نام ہے نام عینِ حق کا

ہیں بادہ و جام عین حق کے
ہے دور مدام عینِ حق کا

ہے فرش پہ دھاک عینِ حق کی
ہے عرش پہ نام عینِ حق کا

وہ کام کیے ہیں عینِ حق نے
ہے آج بھی نام عینِ حق کا

آواز دو شاہ عین حق کو
نام آتا ہے کام عینِ حق کا

میرا تو یہ حق ہے عین حق پر
لوں جام پہ جام عینِ حق کا

ہے اس کو تو کام عینِ حق سے
جو بھی ہے غلام عینِ حق کا

سالمؔ کے امام عینِ حق ہیں
سالم ہے غلام عینِ حق کا

☆☆☆

مست ہیں خود جام و مینا میکدے میں مست کے

جشنِ سالانہ ہے برپا میکدے میں مست کے
آئے ہیں اسرا کے دولہا میکدے میں مست کے
ہوتا ہے کیا کیا نظارہ میکدے میں مست کے
ہیں علی و غوث و خواجہ میکدے میں مست کے
ملتی ہیں صہبائیں کیا کیا میکدے میں مست کے
کوثر و تسنیم و زرقا میکدے میں مست کے
ساقیِ کوثر سے آدابِ رموزِ مے کشی
آئے ہیں سینہ بسینہ میکدے میں مست کے
رند جو مدہوش ہیں دیتے ہیں ہشیاروں کو درس
ہم نے دیکھا یہ کرشمہ میکدے میں مست کے
مست ساقی اس قدر ہے مست صہبائے الست
مست ہیں خود جام و مینا میکدے میں مست کے
برکفے جامِ شریعت برکفے سندانِ عشق
یہ اگر دیکھا تو دیکھا میکدے میں مست کے
جام مئے میرے لیے اور نجدیوں کے واسطے
زہر قاتل کا پیالا میکدے میں مست کے
سچ ہے سالمؔ الفت غوث و رسول اللہ کی
ہم نے پی گھٹّی میں صہبا میکدے میں مست کے

☆☆☆

وارثِ مرتضیٰ معین الحق

نائبِ مصطفیٰ معین الحق — وارثِ مرتضیٰ معین الحق
تم سے جاری ہوا معین الحق — فیضِ غوث الوریٰ معین الحق
ساقیِ میکدہ معین الحق — مستِ جامِ ولا معین الحق
چھائی غم کی گھٹائیں معین الحق — المدد جَدُّنا معین الحق
حکمِ حق سے وہ بات ہو کے رہی — تم نے جو کہہ دیا معین الحق
جامِ بغداد میں ہمیں دے دو — بادۂ چشتیہ معین الحق
ہم کو پہنچایا غوثِ اعظم تک — آپ کا شکریہ معین الحق
فرش سے عرش تک پہنچتا ہے — آپ کا سلسلہ معین الحق
سیفِ جبار سے ہوا تھا قتیل — فرقِ نجدیا معین الحق
آج پھر نجدیت کا حملہ ہے — سیف اب پھر چلا معین الحق

سالمؔ قادری بحمد اللہ
ہے غلام آپ کا معین الحق

☆☆☆

آلِ رسول وہ ہیں یہ فضلِ رسول ہیں

اچھے میاں کے باغ کے دونوں ہی پھول ہیں — آلِ رسول وہ ہیں یہ فضلِ رسول ہیں
اندازہ کیجیے کیا شہِ فضلِ رسول ہیں — ان کے جو جانشیں ہیں وہ تاج الفحول ہیں
پوچھے جو کوئی کیا مرے تاج الفحول ہیں — کہہ دو امامِ وقت محبّ رسول ہیں
کیا لکھیں مدحِ کامل و فرد و امام کی — ہم جو کہ ناقص اور ظلوم و جہول ہیں
اعدائے دیں کے واسطے شمشیرِ برہنہ — اور سنیوں کے حق میں مہکتا وہ پھول ہیں
مستی پہ مست ساقی کی سو جاں سے ہیں نثار — دانشورانِ وقت ہیں جو ذی عقول ہیں
شمس و قمر ہیں عکسِ کفِ پائے مصطفیٰ — تارے مرے رسول کی قدموں کی دُھول ہیں
اک ہاشمی جوان پہ قربان ہیں تمام — عالم میں جس قدر بھی شیوخ و کہول ہیں
ہیں غوثِ پاک وارثِ حسنین و مصطفیٰ — اور فخر دودمانِ علی و بتول ہیں
ہم جانتے ہیں ان کو مطاعِ جہاں ہیں وہ — جو بھی مطیعِ شاہِ مطیعِ رسول ہیں
ہر ایک در پہ جا کے کبھی مانگتے نہیں — منگتا تو ہیں کچھ اپنے بھی لیکن اُصول ہیں

سالمؔ کے حامی و مرشدِ برحق ہیں عینِ حق
مستؔ و فقیر و شاہِ مطیع رسول ہیں

☆☆☆

برائے دُشمنِ دیں سیف مسلول خدا تم ہو

بیاں کیا کر سکے رُتبہ کوئی سرکار کیا تم ہو
کہ ہو فضلِ رسول اللہ اور فضلِ خدا تم ہو
معین الحق ہو، حق والوں کے سچے رہنما تم ہو
برائے دُشمنِ دیں، سیفِ مسلولِ خدا تم ہو
ہے جس مستی پہ قرباں ساری دانائی و ہشیاری
حضور مست وہ مست مئے جامِ ولا تم ہو
ہمارا ناز تم پر ہے، ہماری لاج تم کو ہے
ہمارے رہنما، حاجت روا، مشکل کشا تم ہو
لگا کر اپنے سینے سے عطا کی دولت عرفاں
حضور غوث نے جس کو وہ جانِ اولیا تم ہو
مثال غوث تم نے بھی کیا ہے دین کو زندہ
غلط کیا ہے کہوں گر نائبِ غوث الوریٰ تم ہو
مٹایا نجدیت کا ہند سے نام و نشاں تم نے
بلاشک حامئ دین محمد مصطفیٰ تم ہو
ملے جنت میں ہم کو بھی انہیں محلوں کی دربانی
جہاں عین الحق و اچھے میاں غوث الوریٰ تم ہو
ہیں جس کے زیرِ پا سب اولیا کی گردنیں سالم
خوشا اس بادشاہ اولیاء کی خاک پا تم ہو

☆☆☆

خوشا نصیب کہ میں ہوں گدائے فضلِ رسول

ادا ہو ہم سے بھلا کیا ثنائے فضلِ رسول
حضور غوث ہیں قدر آشنائے فضلِ رسول

گدائے غوث مجھے اس لیے سمجھتے ہیں
خوشا نصیب کہ میں ہوں گدائے فضلِ رسول

وہ جس سے راضی ہوں ہیں اس سے غوث بھی راضی
رضائے غوث ہے بے شک رضائے فضلِ رسول

ہے الفت آپ کی ہر قادری کے سینے میں
ہیں دل سے سارے قدیری فدائے فضلِ رسول

خدا کے فضل سے بے شک ہے ہر مرض کی دوا
ملے ذرا سی اگر خاکِ پائے فضلِ رسول

جناب حضرت عبدالقدیر کے ہاتھوں
ملا ہے ہم کو بھی جامِ ولائے فضلِ رسول

نبی کا لطف و کرم ہو ہمیشہ سالم پر
برائے عبدِ قدیر و برائے فضلِ رسول

☆☆☆

ہیں آپ مشائخ کی صف میں شیخ الفقراء عبدالقادر

ہیں آپ فقیرِ غوثِ وریٰ یا سیدنا عبدالقادر
کر دیجئے انہیں کے صدقہ میں منگتوں کا بھلا عبدالقادر

ہنگامِ مصیبت گھبرا کر جس وقت کہا عبدالقادر
آئے ہیں مدد کو فوراً ہی میری بخدا عبدالقادر

اوصاف و فضائل مجھ سے بیاں ہوں کیسے بھلا عبدالقادر
جب تم پہ کرم فرماتے ہیں خود غوث وریٰ عبدالقادر

ہمنامِ حضورِ غوث ہیں وہ اور وقت کے اپنے غوث بھی ہیں
ہیں غوثِ زمانہ بیشک اور ہیں غوث نما عبدالقادر

وہ مقتدر آقا جیسا ولی اور قادری دولہا جیسا سخی
ہیں دونوں ہی تیرے لختِ جگر کیا کہنا ترا عبدالقادر

ابدال کا کوئی شیخ ہوا افراد کا کوئی شیخ بنا
ہیں آپ مشائخ کی صف میں شیخ الفقراء عبدالقادر

جیلانی کہو اس کو یا پھر تم اس کو بدایونی کہہ دو
خادم ہوں میں عبدالقادر کا ہے آقا مرا عبدالقادر

ہوں قادری دوہری نسبت سے دیکھے کوئی میری قسمت کو
ہیں غوث بھی عبدالقادر اور ہے پیر مرا عبدالقادر

سالمؔ کو دکھا دو وہ جلوہ سالمؔ کو پلا دو وہ بادہ
جو سعیٔ صفا میں تم نے خود دیکھا و پیا عبدالقادر

☆☆☆

امامِ اہلِ سنت

امامِ اہل سنت زیبِ تختِ برتری تم ہو
فقیرِ غوث ہو اور ہم فقیروں کے ولی تم ہو
ہیں دادا عینِ حق اور والد و مرشد معین الحق
یہ حق ہے مظہرِ حق ہو ولی ابنِ ولی تم ہو

سخاوت تم نے عثمان غنی کی پائی ورثے میں
سخی ابنِ سخی ہو اور غنی ابنِ غنی تم ہو
تمہاری مدح گوئی کی ہر اک ادنیٰ و اعلیٰ نے
شرف میں افضل و اعلیٰ فقیرِ قادری تم ہو

ولی دادا ولی والد ولی خود اور ولی بیٹے
ولی سارا گھرانہ جس کا ہے ایسے ولی تم ہو
یہ نسبت بخشوائے گی قیامت میں تمہیں سالمؔ
مجیدی ہو معینی ہو قدیری قادری تم ہو

☆☆☆

فقیر نواز

فقیرِ درگہٗ غوث الوریٰ فقیر نواز
امیرِ قافلہٗ اولیاء فقیر نواز
نہ کیوں تمہارے محبّ ہوں گدا فقیر نواز
ہو تم محبِّ رسولِ خدا فقیر نواز
تمہیں بحالتِ سعیِ صفا فقیر نواز
ہوئی زیارتِ غوث الوریٰ فقیر نواز
فقیر دیتے ہیں در پہ صدا فقیر نواز
ادھر بھی کیجئے چشمِ عطا فقیر نواز
فقیرِ قادری خود کو بنا لیا تم نے
حضورِ غوث نے تم کو کیا فقیر نواز
حضور غوث سے تم کو ملا ہے کاسِ وصال
ہمیں بھی دُرُد ہو اس کی عطا فقیر نواز
ہو اعلیٰ کوئی کہ ادنیٰ مگر حقیقت ہے
تمہاری چاہتے ہیں سب رضا فقیر نواز
ہماری حاضری ہو جائے غوث کے در پر
کرو ہمارے لیے یہ دعا فقیر نواز
ہے دل سے خادمِ درگاہِ قادری سالمؔ
بُرا ہے کر دو تم اس کو بھلا فقیر نواز

☆☆☆

ہوں بحمد اللہ میں زیرِ لوائے قادری

واہ کیا رُتبہ ہے کیا عزو علائے قادری
ہر ولی کا سر جھکا ہے زیرِ پائے قادری

وہ تو خود دوڑتی ہے اس کے سامنے آتے ہوئے
گردشِ دوراں سے کیوں آنکھیں چرائے قادری

قادری ہے بس برائے خدمتِ دینِ مبیں
دین اور دنیا کی ہر نعمت برائے قادری

آئیں گے مغرب سے آقا دستگیری کے لیے
مشرقِ اقصیٰ میں بھی گر لڑکھڑائے قادری

تھا حضورِ قادری دولہا میں جلوہ غوث کا
دیکھتے تھے ان میں ہم ہر دم ادائے قادری

قادری دولہا کا یہ کتنا بڑا احسان ہے
مجھ کو دی گھٹی میں صہبائے ولائے قادری

گردشِ دوراں سنبھل کر آئے میرے سامنے
ہاتھ میں رکھتا ہوں میں اپنے عصائے قادری

پیر یوسف[1] نے دیا مجھ کو عمامہ غوث کا
پیر ابراہیم[2] نے دی ہے عبائے قادری

لشکری ہوں غوث کا سالم مجھے بھی فخر ہے
ہوں بحمد اللہ میں زیرِ لوائے قادری

☆☆☆

۱۔ السید الشیخ یوسف عبداللہ الگیلانی علیہ الرحمۃ، صاحب سجادہ آستانہ قادریہ بغداد شریف متوفی ۱۹۹۶ء
۲۔ قطب زماں حضرت سید ابراہیم سیف الدین الگیلانی نقیب الاشراف متوفی ۱۳۸۰ھ، صاحب سجادہ بغداد شریف

گناہ گاروں کا رکھ لیجئے بھرم باوا

ہوا ہے آج بڑا ہم پہ یہ ستم باوا
نہ آ سکے درِ دولت پہ آج ہم باوا

پڑا ہوں گھر میں مگر عالمِ تصور میں
کھڑا ہوں آپ کے قدموں میں چشمِ نم باوا

بپا ہے جشنِ وصال اور بٹیں گے کاسِ وصال
ہماری یاد رہے دل میں کم سے کم باوا

ہیں شاہِ عینِ حق و حضرتِ معین الحق
خوشی سے مائلِ الطاف اور کرم باوا

حضورِ مظہر حق کی خوشی کا کیا کہنا
کہ آپ ان کا بنے مظہرِ اتم باوا

بنا ہے مولوی دولہا تو مقتدر آقا
لُٹا رہے ہیں کنوزِ زر و نعم باوا

ادھر بھی ایک نظر میرے قادری دولہا
براتیوں پہ بھی ہو جائے اب کرم باوا

غلام حاضرِ در ہیں سلام کرتے ہیں
گناہ گاروں کا رکھ لیجئے بھرم باوا

نہیں ملے گا اگر آج گوہرِ مقصود
تو پیچھا چھوڑنے والے نہیں ہیں ہم باوا

اس اپنے سالمِ بیمار پر کرم کر دو
ہو جلد حاضرِ دربارِ محترم باوا

تو بے پردہ جمالِ حضرتِ غوث الوریٰ دیکھا

جو رُوئے حضرتِ عبدالقدیرِ با صفا دیکھا
تو بے پردہ جمالِ حضرتِ غوث الوریٰ دیکھا

بلایا ہے ہمیں بغداد میں غوثِ دو عالم نے
اسی باعث شریکِ حالِ لطفِ مصطفیٰ دیکھا

بیاں کیا مرتبہ ہو غوثِ اعظم کا کہ گردن پر
ہر اک مردِ خدا کی پائے اقدس غوث کا دیکھا

عیاں طیبہ کے جلوے ہیں دیارِ غوثِ اعظم میں
دیارِ غوث کیا دیکھا دیارِ مصطفیٰ دیکھا

مئے توحید ملتی ہے جہاں مستانِ اُلفت کو
نرالا ہم نے غوثِ پاک کا وہ میکدہ دیکھا

جو پہنچے کربلا ہم ہے عنایت غوثِ اعظم کی
خوشا قسمت کہ دربارِ شہِ کرب و بلا دیکھا

نجف پہنچے وسیلے سے حضورِ غوثِ اعظم کے
مزارِ باوقارِ حضرتِ شیرِ خدا دیکھا

محبانِ حضورِ غوث تو دیکھے بہت لیکن
نہ اپنے پیر سا محبوبِ غوثِ دوسرا دیکھا

طفیلِ مرشد برحق بحمد اللہ سالم نے
دوبارہ پھر مزارِ حضرتِ غوث الوریٰ دیکھا

☆☆☆

ملک بولے وہ دیکھو عاشقِ پیرانِ پیر آئے

جو محشر میں غلامانِ شہِ عبدالقدیر آئے
ملک بولے وہ دیکھو عاشقِ پیرانِ پیر آئے

کہا یا مقتدر جس دم وہیں بگڑی بنانے کو
حضورِ مقتدر آئے شہِ عبدالقدیر آئے

شرف حاصل ہے ہم کو نسبت غوث دو عالم کا
نہ کیوں پھر اپنے حصہ میں مئے حبّ امیر آئے

مراتب غوثِ اعظم کے کوئی کیا جان سکتا ہے
ازل سے آپ بن کر سارے ولیوں کے امیر آئے

نہیں خواہش ہے ہم کو تاج و تختِ بادشاہی کی
زہے قسمت جو قسمت میں ترے در کی حصیر آئے

نہ ایسا کوئی آیا ہے، نہ ایسا کوئی آئے گا
جنود اولیا میں غوثِ اعظم بے نظیر آئے

وسیلے سے فقیر قادری کے غوث کے در پر
فقیرِ قادری کے در کے ہم ادنیٰ فقیر آئے

جن آنکھوں نے رُخِ عبدالقدیرِ پاک کو دیکھا
تو اب کیا ان کی نظروں میں بھلا ماہِ منیر آئے

یہ سالؔم کی تمنا ہے حضورِ غوثِ اعظم سے
ترے در پر دوبارہ پھر تیرے در کا فقیر آئے

☆☆☆

نرالی شان و شوکت اہل بیتِ مصطفیٰ کی ہے

لبِ مومن پہ پہلی بات حمدِ کبریا کی ہے
پھر اس کے بعد ہر تعریف محبوبِ خدا کی ہے

ہمارے دل میں مہمانی تو سارے اولیا کی ہے
حویلی یہ حقیقت میں مگر غوث الوریٰ کی ہے

سیادت دوجہاں کی، چادرِ تطہیر ہے سر پر
نرالی شان و شوکت اہل بیتِ مصطفیٰ کی ہے

جو یارانِ نبی ہیں ان کی عزّ و شان کیا کہنا
نبی خوش ہیں سند حاصل رضائے کبریا کی ہے

بلایا جاتا ہے سالؔم کو بغداد و مدینے میں
عنایت یہ شہِ عبدالقدیر با صفا کی ہے

☆☆☆

قادری دولہا کا ایسا قادری دربار ہے

جو بھی محبوبِ خدا کا دل سے تابع دار ہے
ہے کلام اللہ ناطق اس سے رب کو پیار ہے

جو بھی اُن کا ہو گیا جنت کا وہ حق دار ہے
اور جو ان سے پھرا وہ دائماً فی النار ہے

غوثِ اعظم میں جمالِ احمدِ مختار ہے
غوثِ اعظم میں جلالِ حیدرِ کرّار ہے

جانشینِ مصطفیٰ ہے وارثِ مولیٰ علی
غوث دریائے ولایت کا در شہوار ہے

ہیں فضائل غوث کے اک بحر نا پیدا کنار
جس کا اک قطرہ کتابِ بہجۃ الاسرار ہے

مقتدر آقا کا سجدہ دیکھ کر بولے ملک
یہ نمازی در حقیقت محرمِ اسرار ہے

ہے در و دیوار میں انوارِ بغدادِ شریف
قادری دولہا کا ایسا قادری دربار ہے

☆☆☆

مجھ پہ کتنا فضل ہے یہ ایزدِ غفار کا

مجھ پہ کتنا فضل ہے یہ ایزدِ غفار کا
اُمّتی مجھ کو بنایا احمدِ مختار کا
لائے گا ثانی کوئی کیسے مرے سرکار کا
مثل ممکن ہی نہیں قدرت کے اس شہکار کا
نام لیوا ہوں جنابِ حیدرِ کرّار کا
اور دل و جاں سے گدا ہوں جعفرِ طیار کا
جعفرِ طیار یعنی ابنِ عمِ مصطفیٰ
جن پہ بے حد لطف تھا شاہنشہ ابرار کا
دم میں جب تک دم رہا اونچا کیا دیں کا علم
واہ وا کیا مرتبہ ہے اس علم بردار کا
ہیں چہیتے مصطفیٰ کے زید ابن حارثہ
ان کو بیٹا کہہ دیا یہ تھا کرم سرکار کا
ہیں صحابی بن رواحہ اور مداحِ رسول
پھر دیا سرکار نے عہدہ سپہ سالار کا
یہ وہی میدان ہے جس میں ملا شہ سے خطاب
خالدِ جاں باز کو اللہ کی تلوار کا
غوث پر قربان جائے کیوں نہ سالمؔ قادری
غوث نے کروا دیا نظارہ اس دربار کا

☆☆☆

یہ حق ہے بعد از خدا وہی ہیں یہ سچ ہے آقا خدا نہیں ہیں

ہمارے آقا کی شان سمجھو کہ کیا ہیں سرکار کیا نہیں ہیں
یہ حق ہے بعد از خدا وہی ہیں یہ سچ ہے آقا خدا نہیں ہیں

ہو بطحا طیبہ نجف کہ کربل ہو یا کہ بغداد و چشت و سنجر
انہیں کے جلوے ہر اک جگہ ہیں کہاں وہ جلوہ نما نہیں ہیں

انہیں کے در سے ملی ہیں سب کو یہ غوثیت خواجگی کی شانیں
جو ان کے در کے گدا ہیں دیکھو وہ حکمراں ہیں گدا نہیں ہیں

بہت بڑی شان اولیاء ہے کسی نے کیا خوب کہہ دیا ہے
ولی خدا کے خدا نہیں ہیں خدا سے لیکن جدا نہیں ہیں

ملا ہے دامن مجھے قدیری ہے رشک شاہی مری فقیری
وفائیں ہیں اپنے پاس سالم عناد و جور و جفا نہیں ہے

☆☆☆

وہ سبھی دستِ خیرالوریٰ سے ملا

ہم کو جو کچھ بھی فضلِ خدا سے ملا
وہ سبھی دستِ خیرالوریٰ سے ملا

مرحبو عنترو تم کو اچھا سبق
دستِ شیرِ خدا مرتضیٰ سے ملا

درسِ قربانی و صبر و حقانیت
ساری دنیا کو کرب و بلا سے ملا

ہر ولی کو ولایت کے گلزار میں
جو ملا دستِ غوث الوریٰ سے ملا

کتنے اچھے ہیں سرکار اچھے میاں
یہ پتہ ان کی ہر ہر ادا سے ملا

بندگی کیسی ہوتی ہے اس کا سبق
سجدۂ مقتدر مقتدا سے ملا

ساغرِ بادۂ عشقِ محبوبِ رب
ہم کو اک عاشقِ مصطفیٰ سے ملا

بادۂ چشت سالمؔ کو تقدیر سے
والیٔ ہند خواجہ پیا سے ملا

☆☆☆

تعلق غوث اعظم کا حبیب کبریا سے ہے

کمی کس بات کی اس کو بھلا فضل خدا سے ہے
جسے نسبت غلامانِ محمد مصطفیٰ سے ہے

بحمد اللہ ہمارا واسطہ اس رہنما سے ہے
کہ جو مشکل کشا فیضِ شہِ مشکل کشا سے ہے

بہاء الدین کو نسبت درِ غوث الوریٰ سے ہے
تعلق غوث اعظم کا حبیب کبریا سے ہے

سمجھتا بادشاہوں کو بھی وہ کمتر گدا سے ہے
تعلق جس گدا کا آپ کے دولت سرا سے ہے

ہوں اُمت میں، ولایت میں، خوشا قسمت مجھے نسبت
نبی الانبیاء سے ہے، ولی الاولیاء سے ہے

کرم کیوں غوث کا ہر دم نہ ہو ناچیز ساؔلم پر
اسے نسبت شہِ عبدالقدیر با صفا سے ہے

☆☆☆

منقبت درشان حضرت شاہ الحمید عبدالقادر المعروف بہ حضرتِ قادر ولی، گنج سوائی قدس سرہٗ ناگور شریف

قادری کہلاتے ہیں ہم حضرتِ قادر ولی
پھر ہمیں کس بات کا غم حضرتِ قادر ولی

نور چشم و راحتِ جانِ حبیبِ کبریا
جانشینِ غوثِ اعظم حضرتِ قادر ولی

سات صوبے اور ہزاروں میل چل کر آئے ہیں
آپ کے دربار میں ہم حضرتِ قادر ولی

بھیک میں خود دیجئے دادا سے بھی دلوایئے
ہم کو خیرِ ہر دو عالم حضرتِ قادر ولی

آپ کی درگاہ کے ادنیٰ گدا کے سامنے
جھکتے ہیں شاہانِ عالم حضرتِ قادر ولی

آستانِ پاک کا اللہ رے جاہ و جلال
لگتا ہے گردوں بھی ہے خم حضرتِ قادر ولی

قادری دولہا کا صدقہ مقتدر کا واسطہ
ہو کرم سالم پہ ہر دم حضرتِ قادر ولی

☆☆☆

شاہِ عبدالوہاب ابن غوث الوریٰ

خاصۂ کبریا نائبِ مصطفیٰ
شاہِ عبدالوہاب ابنِ غوث الوریٰ
وارثِ مرتضیٰ جانِ خیرالنساء
شاہِ عبدالوہاب ابنِ غوث الوریٰ

جانشین حسین و حسن آپ ہیں
اور گل گلشنِ پنجتن آپ ہیں
غوثِ اعظم کے ہیں دلبر و دلربا
شاہِ عبدالوہاب ابنِ غوث الوریٰ

آپ شہزادۂ شاہِ بغداد ہیں
زینت مسند رُشد و ارشاد ہیں
بھولے بھٹکوں کے ہیں رہبر و رہنما
شاہِ عبدالوہاب ابنِ غوث الوریٰ

دین و دنیا کی نعمت یہیں پائیں گے
بے لئے ہم تو ہرگز نہیں جائیں گے
ہیں تو آخر تمہارے ہی در کے گدا
شاہِ عبدالوہاب ابنِ غوث الوریٰ

یہ کرم اب تو للہ فرمایئے
غوث کے در پہ ہم سب کو بھجوایئے
اب تو کھلوایئے رستہ بغداد کا
شاہِ عبدالوہاب ابنِ غوث الوریٰ

ہم کو حاصل عطائے قدیری بھی ہے
رشکِ شاہی ہماری فقیری بھی ہے
صدقہ ہے سب تمہارے ہی اجداد کا
شاہِ عبدالوہاب ابنِ غوث الوریٰ

اپنے منگتا کو یوں ہی بلایا کرو
ہے برا پھر بھی اس کو نبھایا کرو
ہے یہ سالمؔ کی بس آپ سے التجا
شاہِ عبدالوہاب ابنِ غوث الوریٰ

☆☆☆

غوث الوریٰ کا ہم کو دکھائیں گے گھر ضرور

عبدالقدیر پاک کریں گے نظر ضرور
غوث الوریٰ کا ہم کو دکھائیں گے گھر ضرور

امید رکھتے ہیں کرمِ غوث سے یہ ہم
ہوگا سوئے مدینہ ہمارا سفر ضرور

غوث الوریٰ کی چشمِ کرم گر ادھر ہوئی
اللہ کے حبیب کی ہوگی نظر ضرور

بغداد سے مدینہ کو جانا نصیب ہو
یا رب عطا ہو میری دُعا میں اثر ضرور

جس سمت چشمِ لطف عطا مقتدر کی ہے
غوث الوریٰ کی چشمِ کرم ہے اُدھر ضرور

رکھے گا دُشمنی جو غلامانِ غوث سے
پائے گا حکم حق سے وہ انساں ضرر ضرور

سالمؔ خموش! حدِ ادب! اطمینان رکھ
ہیں تیرے دل کی بات سے وہ باخبر ضرور

☆☆☆

قطعات

شافع و مشکل کشا ودستگیر
مصطفیٰ و مرتضیٰ پیرانِ پیر
آلِ احمد عینِ حق فضلِ رسول
پیر و مرشد رہنما روشن ضمیر

شمسِ دیں کا لاڈلا پیارا مرید
حاملِ شانِ جنید و بایزید
ہر ادا میں جلوۂ غوث الوریٰ
عینِ حق قطب زماں عبدالمجید

افضل ہر عبید کہتے ہیں
سعد و اسعد سعید کہتے ہیں
ہاں وہی تو ہیں شاہِ عین الحق
جن کو عبدالمجید کہتے ہیں

سب شیوخ و کہول کہتے ہیں
سارے اہل عقول کہتے ہیں
وہ تو ہیں حق کی برہنہ تلوار
جن کو فضل رسول کہتے ہیں

باغِ طیبہ کا پھول کہتے ہیں
اور محبّ رسول کہتے ہیں
تاجور ہیں وہ اہلِ سنت کے
جن کو تاج الفحول کہتے ہیں

مظہرِ کردگار کہتے ہیں
ظلِّ پروردگار کہتے ہیں
تم کو اے میرے مقتدر آقا
صاحب الاقتدار کہتے ہیں

مرشدِ بے نظیر کہتے ہیں
پیرِ روشن ضمیر کہتے ہیں
ہیں یہی نائبِ حضورِ غوث
جن کو عبدالقدیر کہتے ہیں

پھر وہیں آج یادش بخیر آ گئے
باغِ اُلفت کی کرنے کو سیر آ گئے
ہے کچھ ایسی کشش آپ کے شہر میں
لیجئے کہ آج پھر ہم جنیر آ گئے

☆☆☆

خداوندا کرم سے تیرے اب وہ شبھ گھڑی آئے
بلانے کو مجھے بغداد سے اک اردلی آئے
انہیں سے بھیک ملتی ہے یہاں لاکھوں فقیروں کو
بظاہر گرچہ وہ بن کر فقیر قادری آئے
وہی ہے مولوی جو مولوی ہے غوث اعظم کا
جہاں میں یوں تو آنے کو ہزاروں مولوی آئے

سفینہ زیست کا جب بھی سرِ منجدھار آیا ہے
زباں پر میری ان کا نام ہی ہر بار آیا ہے
میں جب نعتِ نبی پڑھتا ہوا پہنچوں گا محشر میں
کہیں گے سب غلامِ احمدِ مختار آیا ہے

☆☆☆

افتتاحِ مکان جناب حافظ عبدالقیوم صاحب قادری

کھڑکی پونہ، ۳۰ر نومبر ۱۹۹۰ء، ۱۱ر جمادی الاول ۱۴۱۱ھ

ہے مسرور رُوحِ سعیدِ رسول
دُعا اس کی کر لی خدا نے قبول

ہیں حافظ کی سب کوششوں کے یہ پھل — کھلے ہیں جو گلشن میں خوشیوں کے پھول
بحمدِ خدا و بہ نعتِ نبی — ہے آغاز یہ خیر و برکت شمول
ہمیشہ ہی آباد یہ گھر رہے — بحکمِ خدا اور بفضلِ رسول
مکیں اس مکاں کے سدا خوش رہیں — بحقِّ بتول اور آلِ بتول
مبارک ہو اس گھر میں آنا انہیں — طفیلِ حضورِ مطیعِ رسول
یہ تاریخ گیارہ یہ جمعہ کا دن — بھلا کیوں نہ ہو رحمتوں کا نزول
شہنشاہِ بغداد کے فیض سے — ہوں احباب شاد اور دُشمن ملول
غلاموں کا ہو عینِ حق کے جو گھر — ہیں اس گھر کے بارے میں فکریں فضول
کرم قادری دولہا کا ساتھ ہے — ہے سایہ فگن دستِ تاج الفحول

ہمیشہ رہے لب پہ مرشد کا نام
یہ ہے سالمِ قادری کا اُصول

☆☆☆

سہرا بموقع رسمِ بسم اللہ خوانی اُسامہ رزّاقی سلّمہٗ
(نواسہ حضرتِ اقدس)

سجے سر پر ہمیشہ تیرے عزّ و جاہ کا سہرا
ہو بسم اللہ سہروں کی یہ بسم اللہ کا سہرا

حسیں چہرے پہ سہرا دیکھ کر ہر اک یہ کہتا ہے
زمیں پر آج دیکھو رشکِ مہر و ماہ کا سہرا

لوحِ مزار مدّاح حبیب جناب سعید رسول سوداگر قادری
جنیر ضلع پونہ

مہکتی بوئے اخلاص ووفا محسوس ہوتی ہے
جھلکتی خوئے تسلیم ورضا محسوس ہوتی ہے
خدا کی رحمت بے انتہا محسوس ہوتی ہے
فضاؤں میں درودوں کی صدا محسوس ہوتی ہے
سراسر مرکز نور و ضیا معلوم ہوتی ہے
یہ قبرِ نعت خوانِ مصطفیٰ معلوم ہوتی ہے

☆☆☆